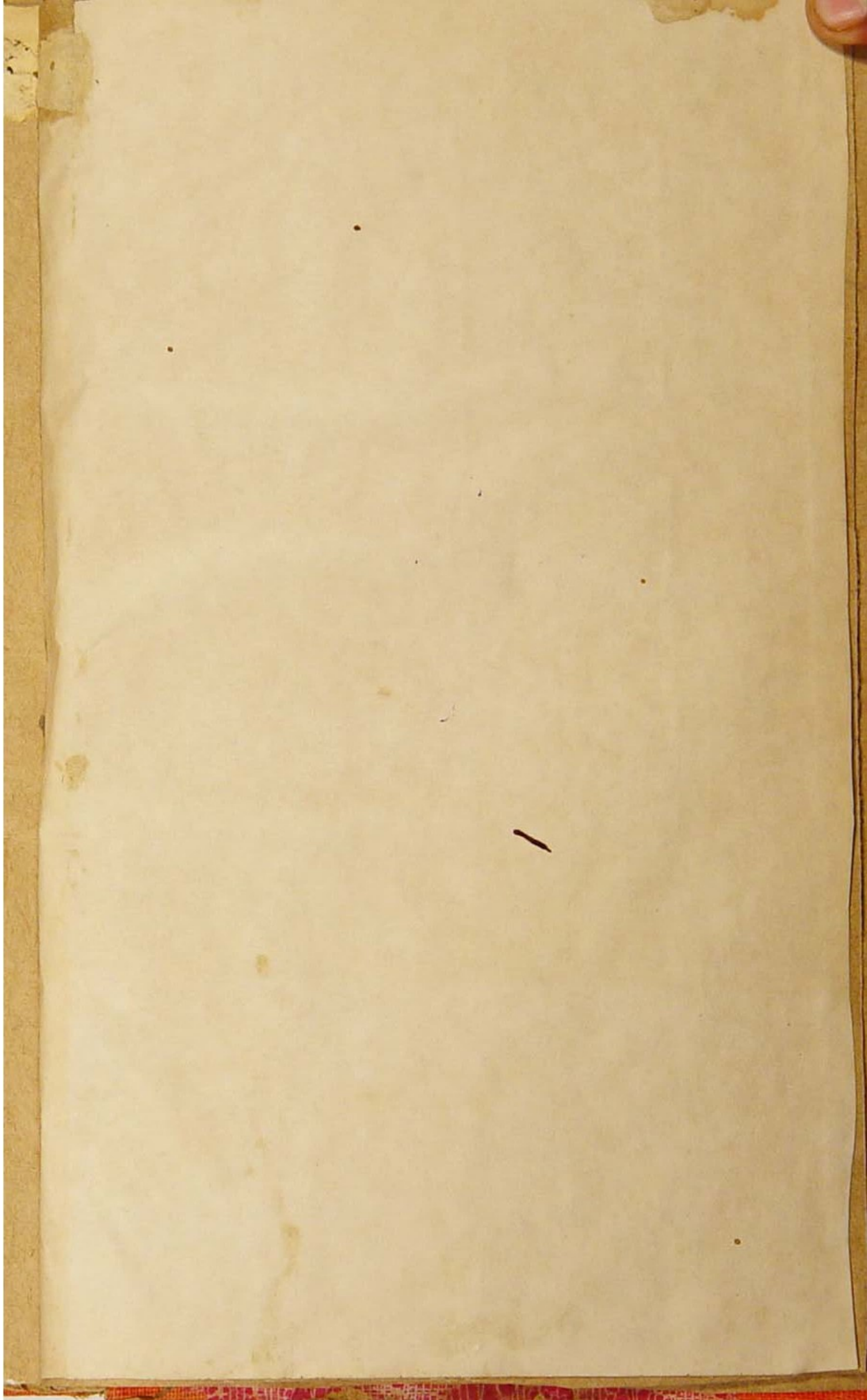


لوفر
مجلس



اطلاعتی بر این

موضوع

نزل الدبرار

لقبیدایه البسمه

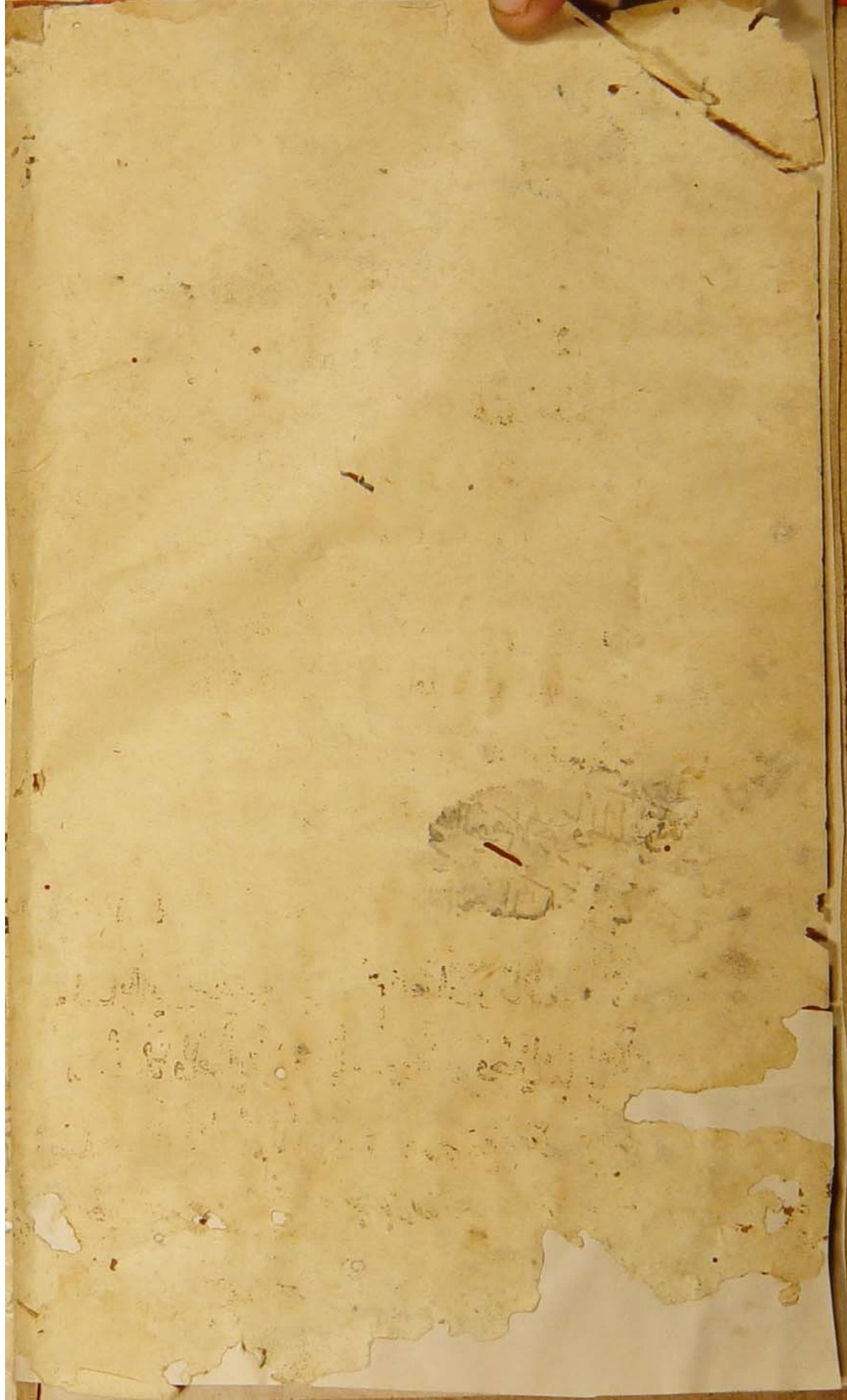
سولف

سولف اسکندریه محمد بن طاهر

زین الدین (عازلی بود)

آخر حدیثی (عازلی بود)

۱۳ از التور



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا على شريق سخطا ودعانا الى كلمة سواء واعاننا في الشكر واللباس و
اعاننا في النعمة والالاواء ودلنا على شريعة سحاء المرسلة مع صفا البطا الذي انشأنا
من محاسن الهلاك في ظلمات الجهالة الجاهلاء وانا لما ظلم دياجير الضلالة الظلمات الطيب
الارض ونفى الرداء المعوت الى كافة الامم بالهداية والاهتداء النبي الامين
مطلع عند العرش ملكين الى الفاسد محمد حسا السيف واللواء المذكور صفاته في
صفحة الانبياء والمبين البينة على السن الامناء صلى الله عليه وعلى عترته الاقبياء
واسرة الاصفاء وذرية الاولياء وفرسان الكرماء والافراء وطلست
العرفاء مملوكة مامنة ذليلة راجحة راجحة راجحة ماضية المستواء واللبا
وتسبب الوعول والضياء على اللعلاء والبيداء وتعد فقد قال الله تعالى
في محكم كتابه وبين خطابه بسم الله الرحمن الرحيم ليس التران قولوا هو
قبل المشرق والمغرب ولكن الذين امن بالله واليوم الآخر وملتسقا بكتبا
والنبيين واتى المال على حبة ذوق القرب واليتامى والمساكين وابن
السبل والتائلين وفي الرقاب واقام الصلوة واتى الزكوة والمؤمنون
هم اذا اعانوا والصابرين في الباس والضراء وحتى اليأس واليأس
ان صدقوا واليأس هم المقفون ثم ينزل من السماء ماء فيخرج
شجر يخرج من جوفها ماء فيخرج من جوفها ماء فيخرج من جوفها ماء
فيخرج من جوفها ماء فيخرج من جوفها ماء فيخرج من جوفها ماء

مسافرین و غلامان

دعا کہیں برکت میں ہے۔ نماز قائم کی ہے اور زکوٰۃ ادا کی ہے اور جگہوں کی تدفین کی ہے
وہی کہیں کہیں ہے اور جگہ کہیں کہیں ہے اور جگہ کہیں کہیں ہے اور جگہ کہیں کہیں ہے
وقت بہت دور ہے جو صدق میرا اور میری بیٹی
یہ آیت قرآن مجید کے خود دوم میں ہے۔ اور جگہ کہیں کہیں ہے اور جگہ کہیں کہیں ہے
جو بڑے خفیہ۔ ان جگہوں میں بیان کے جائز ہے۔

۱۔ پہلے یہ دیکھنا ہے کہ وہاں اس آیت کو کون سے جگہوں میں لکھا ہے
۲۔ لفظ تفسیر ہے اور خبریں ہیں حدیث میں کی اور (ان تو لو) نام ہے
میں ہونے کے سبب اور اس اسم پر۔ اور بعض جگہوں میں (ان تو لو) نام ہے
اور اس اسم۔ اور (ان تو لو) خبریں ہیں حدیث میں کی اور (ان تو لو) نام ہے
حسن بن ابی بنی اور فرما ہے کہ کلو احدی من السمن فی خبرها معقہ فاذا
اجتمعوا فی التعریف کافائی کون احدهما سماً والاخر خبر کما تکانا النکرات
میں جہاں حکمہ و وزن لفظ معقہ ہے اور جواب یہ کہ اخبار میں ہے کہ جہاں ان کے نام
قرارداد ہے خبر۔ جب کہ اس صورت میں یہی حکم ہے جگہ و وزن میں کہ
اسکی مندرجہ ہے جسے آدم ابوہا جب آدم پر موزن ہے اور ابوہا بہر لیت کے نام
نوع میں خبر ہے کہ آدم پر اسم کہیں اور ابوہا کو خبر یا ابوہا کو خبر یعنی اور آدم کو خبر
اور یہ سب علم و خبر میں ہو چکا ہے۔

۲۔ ہر کام میں وسعت۔ عطف۔ جہاں سب سے بڑا فقر اور صدق کا ہے۔ اور جگہ
ایک جگہ ہے کہ جہاں جو مفاد میں خبر کے بولہ ہے (جگہ) ہے
اور یہ ان میں سے ناویہ ہر ایک صیغہ کو سننے میں ہے ہر ایک جگہ

دو طرفی فوٹو اس کے لیے ہے۔ لیکن یہ اور اس کے طرف مشرق و مغرب کا طرف نہ کر کے فوٹو لینا
اور اس کے لیے دو ایمان ہے جو اس کے آگے نہ آ رہے۔

زور جانیں تو حسان کا مگر میں نہیں اور لیکن میں نے خوب مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنا
لیکن خوب ہے جو اس نے نہ کرے۔ علیٰ ہذا الفیہ صدف لغت و غیب کو جس کے لیے میں
لیکن تا بد غور میں تمام تر ہے اور خدا اس سے فرما ہے **وَلَكِنَّ الْبَرَّ مِنْ أَصْحَابِ اللَّهِ**

الکونم الا نحو اس مقام پر میں اس خبر کے جو کہ اور اس کے بنا پر میں نے تو مانیں اور
تو وہ لوگ میں بادہ شخص ہے جو خدا پر ایمان لایا اور دنیا سے ہر اور جگہ دنیا سے ہر ایمان
اور ان کے گمانا۔ حالانکہ یہ مصدق اس کے اعتبار سے اور اس کے اطلاق شخص کا نہیں ہو سکتا۔
خبر یہ نہ اس آدمی کی ہے۔ یا آدمی احسان ہے۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا شخص ہے
خدا کا شخص نہیں کہ اس کے لیے نہ یہ کہ اس شخص کے لیے ہے ورنہ نہ اس کے افعال خدا کا فعل
وہ دونوں ایک جہاں ہیں اور اس کے اطلاق دوسرے پر بھی ہے اس کے معنی کا درست

نہ اس کے لیے علم کا نہیں جس کے لیے یہ کہ اس کے لیے اس کے فعل ہے۔ خبر تو کہ
اس کے بارے میں اور اس کے لیے اس مقام کے مخالف نہیں کہ میں نے خدا کا فعل
نہ اس کے اس قدر عمل کیا کہ اس کے عمل کے لیے جب اس کے ایک اور مقام پر ہو تو اس کے
نہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

وہ حق فرمایا ہے کہ اس کے لیے اس مقام پر فرمایا ہے علیہ السلام میں رؤف رحیم
نہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
نہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

وہی ہیں مومن ہیں جو

متر بہرے کہ انہیں صرف جہنم کے لئے نہیں مقرر کیا گیا ہے بلکہ مقرر ہوئے ہیں کہ ان کی طرف سے
متر کر کے نماز پڑھیں اور جہنم کے لئے جو اللہ اور جہنم اور دنیا کے لئے ہے۔
لہذا ہے۔ اور آپ اور آپ کے بعد الیہم۔

۲۔ یہم البتہ من ذی البر کے ہو۔ لیکن یہ حق ہے کہ اس میں بہت سے نقص ہیں۔
لیکن اہل ایمان کے لئے لیکن ذی البر من امن ان اس میں بہت سے نقص ہیں۔
۳۔ یہم البتہ من امن ہے جس کے متر بہرے ہیں اور انہیں صرف جہنم کے لئے نہیں مقرر کیا گیا ہے۔
اور منہ و مرقی کہ وہ نہ کہ نماز پڑھیں اور جہنم کے لئے نہیں مقرر کیا گیا ہے۔
جو آپ کے خدا پر اور قیامت و عذاب و قرآن و نبیوں سے ہے۔

ہر نقطہ کو قرآن مجید میں اور چند مقام پر بھی رد کیا گیا ہے اور اس میں
خدا ہے کہ یہم البتہ من امن ہے لیکن البتہ من امن ہے تفقوا ما تحبون
اس میں انہیں تم کو (بت) کو نہیں پاسکتے جیسے کہ وہ خبر میں ہے خدا اس میں
نکرو جہنم کو رکھو۔ اس مقام پر بت کے متر نفی کے لئے ہیں اور بعض
حسب کے متر بہرے ہیں جب انہیں عیسایہ اور مجاہدہ موروں سے۔ اور بعض طاعنوں
لکھتے ہیں کہ میں اور بعض نے ابراہیم و صالحین کے متر نہیں کہا ہے۔ جب اس میں
ہے نقول ہے۔ ہر صورت ایک شخص کے مطابق یہ مطلب ہے کہ اس میں انہیں
ہدائی اور مہربانی اور اللہ کو چاہیے کہ انہیں طاعت کے ارشادوں کیلئے منہ و مرقی
نہ پاسکتے جیسے کہ انہیں پاسکتے ہیں اور جہنم کو دوست رکھتے ہیں
بزرگ کے باہر یہ متر بہرے ہیں کہ انہیں عیسایہ اور مجاہدہ موروں سے۔

۲
بہرے منہ و مرقی
نقول ہے

۳۰
انے محراب الہی کو سوا خدا من نہ فرماو۔ تشریح قول کہ تبار میں نہ ہوگا
حافظ خدا اور بقول کونین یا کہنے کس اور متفق اور طاعت خدا من سمجھ جائے
جنت الہی خود جو تبار جو تبار یہ مطلب ہوگا کہ ہم کو اگر ابراہیم صالح
سمجھ جنت الہی نہ ہو۔

اس آیت میں مانتوں کے مراد لفظن کے مطلق مال یا سر کو نہ عموماً مانتوں کو
معرّب بنامہ اور لفظن کے نام کے لکھے اور اس کا اچھے مال میں غیر وہ مال جو نفس میں
حسب اگر راہ خدا میں ہو کہ روئے تبت صرف بوسیدہ و نوا و بے قیمت چیزوں کو
صرف اگر کہ حسب کے متفق نہیں ہو سکتے جب کہ اور مقام پر درجہ عالم ناقص

فرزین لوم کو بیان کرنے میں اراکیم کی ہے وائل علیہم نبأ انی آدم اذ قرأ القرآن
فقبل من احدهما ولم تقبل من الاخر لیرای ہمارے قول ان روزگار کے لئے دونوں
فرزین لوم کے قصے اور خبر کو بیان کر دیکھ اذن دونوں نے راہ خدا میں تصدیق فرمایا
و ایک تصدیق فرمائی اور دوسرا تصدیق قبول نہ کیا۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے انہیں کو کشفہ نہیں کئے وہ ان اور زمانہ کے کشفہ
مکمل تھی کہ نہ سنا نہ حافز کیا اور ہاں کہ رسیدہ وہ اب اس کی
ولایت کے لئے تیار کیا۔ جو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو سنا کہ
وہ مقدم تھا اور یہ سمجھ لیا کہ ہمارے خدا کو سنا علیہ السلام کی
بے شک وہ خدا تعالیٰ کو سنا کہ ہمارے خدا تعالیٰ کو سنا کہ
اس لئے کہ ہم نے سنا کہ ہمارے خدا تعالیٰ کو سنا کہ

سویا خدای تعالیٰ بر مصلحت و مصلحت او نہی فرمایا منظور لای او قابل
کی فرمایا منظور کی - گوید وہ تقویٰ کے ساتھ نہ تھا اور یہ تقویٰ خالی تھی
جیہاں ایک قول آمینہ ہے انا نقبل اللہ من المتقین خدا کا حق قبول
تقویٰ کے قبول تھا مگر اگر کسی عذر میں تقویٰ نہ ہو اور محض رو داری یا قبول
عدم ایسا و افلا صحت نہ ہو وہ لکھنا یا جاہ انہی درستی ہو سکتا -
اس مقام پر مگر ایک دفعہ یا آجیے ایک سیرہ لکھا ہے انا نقبل اللہ من المتقین
نہ راہی ایک شخص کو جو تقویٰ و معرفت الہیہ میں مخلص و مخلص نہ ہو یا انا نقبل اللہ من
بہتاد و تقویٰ کے کھڑا ہو اور تمہیں انا نقبل اللہ من المتقین کی سیرہ انہی درستی ہو
دیکھ انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے - انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر
سیرہ اور دانی کے خندہ روٹھا کر لکھا ہے یا انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے
وہ درازہ کچھ سیرہ اور انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے - انا نقبل اللہ من المتقین کے
نقصان ہے اس سیرہ کو کتب سبب درستی کی - انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے
کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے
نہی لکھا اور اس کو سیرہ لکھا ہے انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے
مثلاً اوچک کر ایک سیرہ لکھا ہے انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے
مگر اس سیرہ میں انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے
اور جو سیرہ کے نقل جائیگا تو جسے خالصتہ میرے نے لکھا ہے - حضرت نے فرمایا
عزیرہ انا نقبل اللہ من المتقین کے اوٹھا کر زبردستی لکھا ہے انا نقبل اللہ من المتقین کے

و لا یقیموا الخبیثه تنفقون
 و لا یقیموا الخبیثه تنفقون
 و لا یقیموا الخبیثه تنفقون

بجمله یقین است که این کتاب از آنست که در آنجا که

کند و خد کند اورا و اثر نظام کما فیکم حوریه (تفسیر مجمع جہ) ارجح است منزل سحر

که لن نالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون ثم اصابهم البطلان فاعزلوا انبا امب شاع

و غرضها آنست که او را بخشنند و تقسیم کرد یا حبس کرد یا مرگ داد که سزاوارتر است

بموجب این حال راجع است که سبب منتهی الی علم و تحقیق است

نہایت عجز و ادب سے عرض کیا کہ اس کا سودا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اس نے غصے سے عرض کیا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في خلقه حكمة وفضل

زیر این خانه بود آئین مسجد و فرس و خوراک و چوکی و کتب و کعبه و کعبه

و در عصر که دولت در حال هلاک و سبیل است و در راه خدا و دین و دایه

وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا اور وہی ہے جس نے اسے مراد دیا۔

... (کتابت) ...

از من زبیر سر جو اس کو دیا تو اس کے طلب پر اس کو اس کو دیا اور اس کو دیا
کرنے لیس نقد قضا و منفرد اور معروف بھی تھا اور غیر بھی۔

اسی طرح جو بیابان کا ایک بڑا رہ جو اس کو محبوب بھی تھا اور اس کو دیا
اور اس کو اس کی ملکوت کا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
من دیا ہے اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

من از اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
قاب اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

من تو منی کے امور میں شغول رہا تم باہر حاکم اور اس کے امور میں شغول رہا
لا در غایت غفلت میں اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

کسی دن اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
الہیہ لیسوم اوضع نے حق تعالیٰ پر عزت کا دن تو اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
البرہنہ نفقوا مما تحبون، مقصد ہے اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا
نہ اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا اور اس کو اس کے بچے بچاں نہ دیا

خود را که راه خدا می نهد و از این راه که از او می آید و از او می آید
اشاره علی نفسه اثره الله يوم القيامة بالجنته ومن احب شيئا فجعله الله قال الله
يوم القيامة قد كان العباد كجافون فما بينهم بالمعروف وانا اكافيك اليوم بالجنته
مهرجو که این نفس بر دو دو کو بر صبح دنیا به او می رود و بار عالم می خست که ستم
مهرج دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد و هر دو کو که می خرد و هر دو کو که می خرد
که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد و هر دو کو که می خرد
من این راه که از او می آید و از او می آید و از او می آید و از او می آید

این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد

اسرار این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد

و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد
و این سخن به این معنی است که خداوند است و دنیا به او می آید و هر دو کو که می خرد

[illegible]

[illegible]

بکد ازل تک بقدر ہے۔ لیسیم و اہم حسن برت کہ بہا بقدر نور
بیان کیا ہے۔ اور کا کو دین نصرت مرفہ بیان کیا ہے کہ یہ فہم فہم ہے اور
کی عکس کا ذکر ہے احباب سے نور اور سے خوف ہضم دیا کہ نہ نہیں جیسے نور فہم نور ہے
کما ارسلنا الی فرعون امرا فقال فعض من عوذ الرسول

نور مہم و اہم معقول و خداست کہ یہ ہے محمد وال محمد بتائے میں حبیب اللہ
ارد کسبت مرد ہے محمد ال محمد الہ اب اللہ میں اور اگر ان سببت میں آنا حاسر آنہ
در روزے کا خوف ہے اور۔ اور اسکا کہ خوف صریح رسول معروض آنا دال
و علی بالہا سن مکان حکمت میں اور جسے اور کما و دانہ ہے اور دو حد
نور ہے امامت العلم و علی بالہا من اراد العلم فلیات بہ من بابہ

لسر حال است۔ برادر نہیں ہے تو نور محمد دار علم میں داخل ہونا و نور محمد
نیز بنی خلف سے ایک جگہ تصور دیر ہے خدا سے درو اور درو زمر کا
داخل ہو۔ جو اوکل بنی موافق ہے اور اس میں اسرار اس طلب کی طرف
بنی ابی طالب کھد اس خانہ علم و حکمت کے مخالف نہیں اس کے علم کتنا علم و کتنا
کوصت مع کرنا ہے۔ لہذا ہے علم رک کی اور بنی خدا کی خوشن جو اسکا ہے علم و کتنا
ابی طالب علم سے شکر ہے اور ہر رستم حق شکر ہے اور ہر فریب علم کتنا ہے
سے کما۔ فصل اول علی محمد دال محمد۔ و الحمد للہ الذی هدانا لهذا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَمُنُّونَ بِجَنَابِ اللَّهِ وَتَرَفَّتْ قِبَابُهَا خَلَقَتْ لِعَالَمٍ مَعَانِدٍ وَاحْزَنُوا وَبَرِيتَ النَّمَرُ
فَقَدَرَتْهَا قَدَرًا وَنَصَبَتْهَا نَصَابًا وَجَعَلَتْ لِلطَّيْعِينَ مَلَأَ أَرْحَامَهُمْ ثَوَابًا وَلِلْعَاصِينَ
مَلَأَ أَعْيُنَهُمْ عَذَابًا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ الَّذِي اشْتَعَبَهُ مِنْ بَيْنِ الْبَرِيَّةِ انْتِخَابًا وَ
انْتَدَبَهُ لِيَنْتَدِبَ أَوْ هِيَ أَلَهُ اسْمًا فَاتَّعَبَ سَابًا حَتَّى بَلَغَ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ وَاقْرَبَ
مِنْ سَاحَةِ قَرِيبٍ اقْتَرَبَا الطَّهْرُ الطَّاهِرُ لِلخُرُوجِ مِنَ الطَّاهِرِينَ رَحَامًا وَاصِلًا بِالْمَقْضَبِ
مِنَ النَّجْمِينَ الْخِيَارُ مَبْدُومًا وَعَلَى أَلْيَاسَةِ الْأَمْنَاءِ مِنْ عَمْرَةِ الَّذِينَ كَانُوا الْفَلَاحَ
الشَّعْبِ اقْطَابًا وَلَيْتَ لَا سَلَامَ أَصْحَابًا سَيِّمًا عَلَى وَصِيٍّ الَّذِي أَغْلَى أَعْنَاقَ الْفُجْجَةِ النَّسَاءِ
طَعَانًا وَضَرَبًا وَأَغْرَجَنِي اللَّهُ وَذَلَّلَهُمْ مَكَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ صَعَابًا وَازَالَ عَنْهُمْ مَنَافِعَ
حَوَارِثَ وَأَوْصَابًا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ لِمَدِينَتِهِ عِلْمًا بِأَبَا وَاصْطَفَاهُ رَبِّهِ مِنْ عِنْدِهِ سِفَا
عَبْرَ قُرْمَابَا وَوَعْدَ الْحَبِيرِ مَفَازًا حَدَاقَ وَأَعْنَابًا وَكَوَاعِبَ تَرَابًا وَلِبَغْضِيَّةِ اللَّهِ
عَلَى كَانُوا لَا يَرَوْنَ حُسْبَا وَكَذَبُوا بِأَيَاتِهِ كَذَابًا جَعَلَهُمْ يَصْلُوهَا لَا شَيْءَ فِيهَا أَحْقَابًا
عَلَيْهِمْ نِيْظُ الْمَرْغُومِ قَدْ ضَمِنَ يَدُ الْتَشْرِكِ تَرَابًا وَبَعْدَ فَقْدِ قَالَ اللَّهُ تَرَفَّعَ فِي
وَيَقُولُ الْكَافِرُ
عَلَيْهِمْ بِالْحَكِيمِ وَخَطَابُ الْعَظِيمِ لَيْسَ التَّوَانُ تَوَلَّوْهُ وَجْهَهُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنْ
بِالْإِسْمِ مِنَ الْهَرَبِ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمُلْكَةِ وَالْكَتَابِ الْبَيْنِينَ إِلَى الْمَالِ عِلَالِ
صَبْرٌ دُونَ الْقَرْبِ وَالْيَتَامَى وَلِمَا كُنْ وَابْنُ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الزُّرْقَابِ
لَهُمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّامِ

[illegible]

یہی صورت از حکام الہیہ کی ہے۔ اگر وقت میں جب کہ مصلحت ایسی ہو جائے کہ اگرچہ
بے شک جب ذی سبیل اور حبیب بن ابی امام بنظر فضل کا حکم در او وقت جہاد عسکری اور
کفری نہ ہو یا لام از خود لای و جہاد برکات و فتنہ کرنا بیج ہے۔ بے شک روزہ روزه
چشمہ مر اور الی حسنہ کی فدا کرتے خود صدقہ کی گمان میں نہ ہو الصوم لی
کہ اگر اس میں خود و کس یا یہ کہ

مگر عبد بن قیس کہو کہ وہ دن سال میں انہیں نفس کی راحت پہنچا اور ایک دو سال
مقرر کیا گیا۔ اور روزِ نفس پر تنگی کرنا عقل کے ضد ہے۔ لہذا ان دنوں
بھی قیس ہے۔ یا تا کہ مرگ و موت حسن ہے مگر مرگ غم۔ یا وہاں حضرت یا ہر
میں مکر و قیس ہے۔ جب یہ جو تین احکام و امور کی ہیں تو ممکن ہے کہ ایک وقت
مصلحت ہر بات کا مدد بھی ہو خداوند نے ایک حکم نافذ کیا یا دوسرے وقت
یہ مصلحت ملتی رہے اور کسے منع کیا وہاں سب اس پر یہ اعتراض نہیں ہوتا
فرد مدد سے نہ تو مشورے کہوں کیا گیا اور اگر مدد سے نہ تھا تو یہ سب کس نے کیا
اسو کہ اگر وقت میں جو وقت حکم دیا تھا اور وقت ضرورت اسکا کی بھی اور
منوع نہ یا اور وقت اسکا کہ ضرورت بھی اسکا منع کیا جا۔ اور
احکام و دفع میں بھی دیکھئے میں کہ کسی وقت ایک حکم کا کرنا مصلحت ہو یا
دوسرے کہ جبکہ کسی کو جانے کا ضرورت ہو یا نہ حفاظت معقود ہو اور دوسرے
بھی دوسرے کہ جبکہ خلاف اور مذموم ہے جبکہ مدد ضرورت اور نہ کسی حکم کا
و جبکہ ہم انہیں زندہ کیا کہ امور میں ایک حکم کو ایک وقت حسن اور ایک وقت قیاس
اسی طرح خدا کا احکام میں بھی ہوتا ہے کہ ہر مصلحتوں پر نظر کرنے سے اسکا حکم
مدد سے نہ اور نہ نافذ کیا جا اور دوسرے وقت مذموم ہو اور کسے منع یا ہر
اور نبی احکام میں سے جو ایک وقت کے خارج اور دوسرے مصلحت کے خلاف
محول شدہ بھی ہے۔ لیکن اگر حسب وقت نبی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ ہم کو
کی طرف سے نہ کرنا نہ ہو اور دوسرے وقت اسکا حکم بھی اور حسب وقت

[illegible]

نور منیر از آب حکیم علی بن ابی طالب منور گردید و چون در آنجا رسید جب اس سے اس کے نور
قد زنی قلب و جھک فی السماء فلیقولنک قبلہ نرضاها قول و جھک شفا
المسح الحرام و حیثما کنتم فقولو و جھک شطرہ و ان الذین اوثوا الکلمۃ لیس
انہ الحق من ربکم و ما اللہ بغافل عما تعملون (جو خود دینی مفسرین نے فکر کیا ہے
خاتم عالمی صلی علیہ و آلہ و سلم کو کہہ جائید تو نہایت عجیب ایک مرتبہ میری ہدایت
و دوستی ان اللہ صریحاً عن قبلہ السجود محمد بن ابی بکر صلی علیہ و آلہ و سلم
مجھے ہرگز نہ سمجھتا تھا جب میری خدمت میں آیا انا انا عبد مثاک و انت لرم علی
فادع ذلک و اسئلہ میں بھی نہ تھا کہ ایک منہ خدا پرست ہر سادہ من میں کہیں
سکے خود ان کا خوف و کھانہ انہ میں لایا ہے اس کے آواز سے دعا میں سادہ
کا خود شریفی یہ جھک میری ہدایت لکھ لکھ اور حضرت آسمان کی طرف دیکھتا تھا
اور وہ عالم کا حکم میری ہدایت میں میری ہدایت میں اور آسمان کی طرف
کی ایک دیکھ لکھ میری ہدایت میں دعا کی ہفت است المقدس کا منہ بدل دیا جا
آپ کو اس کا انتظار نہ اور آسمان کی طرف نظر فرمائیے جبے کو منظر سمجھ کر
انہ اس کے منہ کا خیال ہو اور خوف سے رکھتا ہے۔ دو مرتبہ ہر پاکی سے اور
میر دینی کا منہ لکھتا اور خوشی میں آواز کہ منہ و آواز لکھ خود نما کو سوال
نہیں نہیں جیسا کہ انہ سے اس وجہ سے آپ سوال کو کرنا تھا اور
بدل دیا جا بلکہ آسمان کی طرف لکھ نظر فرمائیے مانع خیال اگر اواز سے سوال
اور میری ہدایت میں اب نازل ہوا اور رسول میری ہدایت میں لکھتا رہتا تھا

سینہ ہے۔ لبر انجم انباری کہ کی طرف اور۔ اور اصل نون م علی بانوہ کھجور کم کلا
سار لبر و۔ اینی عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ از لبر خانہ کہ حضرت ابراہیم کا قبضہ تھا اور نیز ایک
بیابان کا نام ہے اس میں ایک چوہا بستر تھا اور قبضہ جو برائے فرار و بھاگ ہے اور وہاں
خجور کا ہے اور سودا گرانے کے لیے اور ہمارے دینی کی تو فحاشی کرتے ہیں مگر قبضہ ہمارا اختیار کر لیا
اور اس میں زندہ تھا اور دیکھو مگر کو اور اس کے احباب کو قبضہ کی بالکل خبر نہ تھی اس کی طرف نہ
ملی نہ کہ ناز و غمی چاہے جب نے انبیاء میں مقدس کی طرف سے کہ ناز و غمی نہیں
کا کھم ہوا۔ بفر نے یہ بھی لکھا کہ از لبر خانہ کہ عوان کو سب مرغوب اور وہ اس کی
سب سے کرتے تھے اور حضرت کہ جو اس میں اگر قبضہ ہر فرار کا اور ملک اس کی طرف
تھی و تر چھ گین نوروشی ہا طرف مسکن و کما اور وہی محبت کرتے تھے اور اس میں
اور وہی اسلام کا تر پیدا ہوا سان ہو گا۔ کہ کہ آب کو سب سے اور کی غبت تھی اور کلا
اور اس میں مقبض پنج بہر صورت ان میں سے جو وہ ہر سو با سب کی سب سے ہر طرف
اور وہی کو با جماعت نہیں ہے۔ سب سے خوف کو بہ جایاں تھا اور وہی قبضہ کیا مگر سب
ہر قدم احزان کے آجرات کرتے تھے۔ بہت سے تر و کاند نامت تمام ملک نظر
سب سے مقدس اور ناز و غمی تھے۔ اور وہی میں آند کہ وہی غیور سترہ میں تھے
اور وہی میں تھے۔ اور وہی سولہ یا سترہ میں تھے جب کہ ہر اس عازر کا تھا اور وہی
اور وہی میں تھے اور وہی سولہ یا سترہ میں تھے جب کہ ہر اس عازر کا تھا اور وہی
اور وہی میں تھے اور وہی سولہ یا سترہ میں تھے جب کہ ہر اس عازر کا تھا اور وہی

حضرت زیدؑ خواتم الصلوة الی الکعبة بعد ما صلوا النبی بکاء ثلثة عشر مرة الی
 وبعد ما جوتہ الی المذنبہ صلی الی بیت المقدس سبعة اشهر قال نعم وجبرہ اللہ الی
 جبرہ صلی الی مکہ من غیرہ لکن حضرت بیت المقدس کی طرف تازہ تر ہے رخ اور ہوا
 کے لیے بہت مہینے تک یہ نہیں پھر اس طرف تازہ تر ہے۔ جو خدا نے اوفو کہہ کر طرف
 اور بیت المقدس بنا دیا اور حضرت عیسیٰؑ نے خدا کے فضل سے تم کو ہمارے قریب
 اور اسی طرف تازہ تر ہے۔ اس کے خوف کو ملک سے خفا نہ کہ ایک شب کو خوف کو
 سے بڑھلے اور آسمان کی طرف تازہ تر ہے۔ دیکھو ہر حصہ میں اور تازہ تر ہے
 تو اس نے مسیہ بن ساع میں تازہ تر ہے خلیفہ کا اچھو دو رکعت ستر تازہ تر ہے
 اس میں تازہ تر ہے اور حضرت کے بازو کو بڑھ کر کہہ کر طرف پھر دیا اور یہ اس کے
 نقیب ہیں انہی کے ہاتھوں سے قبۃ منیٰ بنا دی تھیں تازہ تر ہے حجاب لفظ حصہ
 طرف لہو کیا اور لفظ حصہ بیت المقدس کی طرف۔

نقیب ہر سمت ملک بہ بھی اور ان کے حوزہ خانہ کے منبت میں اور کہ امتنان
 انکو بہ حکم دیا گیا اس بیت المقدس کی طرف تازہ تر ہے اور جب تک امتنان میں
 اور رسول کے اصحاب ہر راضی ہو گئے۔ تو جو ہر راضی قید ہو حضرت ابراہیمؑ کا
 طرف گھٹنوں تازہ تر ہے حکم ہوا۔ لیکن اسے قبول کیا یا نہ ہوا تو کوئی نہیں کر سکا
 چھوٹے ہونے اور لوگ نے سنا کہ انہی کے حکم کی سب سے اعلیٰ قید یا قبول کر
 خاتمہ ہے رازدار عام اگر آپ میں ریا و نامہ سے بقول الفقہاء و ماوا
 عن قتادہ انہی کا قیام علیہا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

الحمل ارجاء وافداً بانه كلام من الجنة - كونه الزاوية من مرور سماعين
ابن عبد الله بن علي السلام في وقت كان قال كل طين محرم على بني آدم مطلقاً
كل من قبره بعد الله من اكله من وجع شفاء الله - ثم لا يصدق من ذكره رسول الله
من طين الارضى يؤخذ للكسير المبطون يحمل اخذ قال لاس به اما ان الله من طين قبر
في القرنين وطين قبر الحسين خضرته

[illegible]

۱۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۲۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۳۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۴۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۵۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۶۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۷۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۸۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۹۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔
 ۱۰۔ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے لیے لکھا ہے۔

افقار احمدی
در بیاضینا کرد
از ناسخ و غرض

کئی زمانہ پہلے

عن عبد الله بن سنان قال سمعت ابا عبد الله يقول قبر الحسين بن علي عليه السلام
ذراعاً في عشرين ذراعاً مكسرة روضة من رياض الجنة منه معراج الى
قالب ملك مقرب ولا نبي مرسل الا وهو ليل الله ثم ان يرون ففوجهم
وفوج يصعد - (مزار كبار)

مل محمد بن جعفر عن محمد بن الحسين عن محمد بن سنان عن ابي محمد الطاهر
عن عمر بن يزيد يباع الى كبر في اسبوعين ان ارض الكعبة قالت من مشى
وقد نسي الله على ظهري يا ميسر الناس من كل فج عني وعملت
حرم الله وامنته فادحى الله اليها ان كف وقرى ما فضل ما ضلكت
به فيما اعطيت ارض كبرياء الا بمنزلة الآخرة غرست في البحر
من ماء البحر ولو لا تربة كبرياء ما فضلتك ولو لا ما قضت ارض كبرياء
ما خلقتك ولا خلقت السب الذي بانقرت فقرى واستقرى وكما
ذنباً مواضعاً ذليلاً مهيناً مستكبراً ولا متكبراً ولا كبرياً ولا
سختك وهو ياتك في النار جهنم عن ابي جعفر عليه السلام قال
خلق الله تبارك وتعالى ارض كبرياء قبل ان يخلق الكعبة ما رتبة وعشرين الف
وقد سماها وما كبرياء فانه لو لم يخلق الله ارض كبرياء لم يخلق الكعبة
كذلك في محبة الله انفس ارض الجنة وانفس ارض الدنيا
تربة او با رفة في الجنة - قال ابو جعفر عليه السلام العاقبة هي العاقبة

عن عمر بن الخطاب

لما استودع الله نبياً الوفاء وانبأ نبيه فزوروا قبورنا
بالغاصرة - عن ابي عبد الله عليه السلام في حديث طويل قال قلت له فما لمن
اقام عنده لعنة الحسين عليه السلام فذكرهم يوم بعثت شهر - قال فما للفق

عن نوره عليه السلام والفق عن قال في رسم الف درهم -
قال امرت عليه السلام من زار قبر ابي عبد الله و كان كمن زار رسول الله
الله ان رسول الله ودد ان يموت من فضله ثم قال لي من زار قبر ابي عبد الله
لشباط الفرات كان كمن زار الله فوق عرشه - عن ابي عبد الله عليه السلام قال
زيارة الحسين بعد ثل عشر من حجة و افضل من عشر من حجة

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له ما لمن اتى قبر الحسين زائراً عادفاً حقه غير مشكك
و قد تنكف قال يكتب له الف حجة ~~مقبولة~~ مقبولة و الف حجة مبرورة
وان كان نقياً كتب له عبد او لم ينزل نحو من في راحة الله عز وجل
قال الحسيني لما اختلفت هذه الروايات في قدر الفضل لله استعملت على هذا
الذي خلاصه وادخل في قوله الخوف و المنة و ذكرتها فان كل عمل في اعمال الخير
تختلف تراها بخلاف و انما الله صمد لا يزول و الثبوت و استمرارية
الشيء بخلاف ما اعلم على انه لا يمحى من الدنيا انهم كانوا يراون على حال
انهم في ضيق و حزن و موتة لم يبق لهم سبياً و لكان و لفر و انهم كانوا

بنیادی اگر کسی شخص پر امر ہو کر ہے کہ کوئی مرد دروغ عالم نے نفرتی مشرق و مغرب کی طرف سے
 ناز و برکت کے برہنہ ہو چکی حالانکہ یقیناً ناز و برکت میں ہے اور وہ کہ جواب ہے کہ ان کے
 بقدر یہ استغفار ہے کہ فرما دے اس سے تمام برکت - نہ صرف وہاں تک کہ اس نفرت سے
 صرف ناز و برکت ہو بلکہ پورا دنیا و برکت میں ہے کہ اس میں ناز و برکت کی اور ناز و برکت
 ناز و برکت سے ہر غافل و برکت ہو رہا ہے جو اس کے بعد مذکور جمیع اکتفا ناز

اور ایک اور وجہ یہ ہے کہ ناز و برکت و ناز و برکت میں ہے بلکہ ناز و برکت
 ناز و برکت میں ہے جبکہ اور ناز و برکت سے نہ ناز و برکت میں ہے بلکہ ناز و برکت
 ناز و برکت میں ہے قال علیہ السلام علی خمس اقام الصلوة واناؤ الذکوة و حج البيت
 خصوصاً شہر رمضان والولایۃ لانا اهل البيت فحفل فی اربع منہا رخصۃ و ہم بل
 لوفیہ الولاۃ رخصۃ من لہ ما لہ لکن علیہ الزکوۃ و من لم یکن فی مال فلیس
 لہ شیء و من کان مریضاً صلاً فاعلاً وافر شہر رمضان والولاۃ صحیحاً کان
 مریضاً او ذامالاً او مالہ فی لازمہ ، اسلام کی بنا پہنچ کر پہلے ایک ناز و برکت
 ناز و برکت کا اور کرنا ہے جو شہر رمضان یا جو من ہم البیت کی کتب میں
 ناز و برکت کے ناز و برکت و ناز و برکت ناز و برکت ناز و برکت ناز و برکت
 ناز و برکت ناز و برکت ناز و برکت ناز و برکت ناز و برکت ناز و برکت

[illegible]

[illegible]

حضرت کو سب سے پہلے سمجھنی اور ان کی نفسی گزیر نہ یہ کہ آپ کا انما و فیض تھا اور
 نفسی گزیر - لہذا حاصل یہ ہوا کہ اگر تیرے دستان و فکر و توجہ پر اثر نہ ہو تو سب سے
 بعد تیرے دستان کو ان کے اصل میں ملے اور ان کے دھڑکے سے اس کا لہجہ اور لہجہ
 جو خدا ہی پر ایمان لگائے اور تیرے کوسری سمجھے ہیں - اور علی کے نفسی
 در کتب انبیا کی نفسی گزیر ہیں - اور خود انبیا کی نفسی کی خفیت کا اور ان کے
 نماز کو قائم کرنے اور ان کے کلمہ اور تیرے میں غم و غم و غم - اور علی کے
 ان تیرے نفسی میں موجود ہے - لہذا ان کے دستان کو سب سے پہلے سمجھنی
 و فیض ہے نہ ان کے دستان کے جان اور فیض کے گزیر کیا گیا۔

دراستہ یہ ہے کہ لفظ تیرے بے الجبر و دوسروں کے دستان سے بھی
 و علی کے عدد بھی دوسروں سے - فیہر کے عدد ۹۲ اور علی کے عدد
 اور مجموعہ دوسروں (۱۱۲) لیسر عدد ایک کے نامت تیرے دستان
 لفظ سے بھی دونوں تیرے دستان اور ان کے دستان سے ہفت کے اسطوف
 معنی دہ اور ان کے تیرے دستان تیرے دستان اور ان کے دستان تیرے دستان
 تیرے دستان تیرے دستان تیرے دستان تیرے دستان تیرے دستان تیرے دستان
 آیت کے نصف ہیں اور جو ان کے نصف سے نصف ہے وہ سب تیرے دستان اور دستان

و فیض ہے نہ ان کے دستان کے جان اور فیض کے گزیر کیا گیا۔

دو کھن صبر پاتے ہیں کہ روزِ کمر دور رکھیں ان اور کما مصلحتی صبر کر سکتے ہیں۔
ایک سے اور علیہ دار کہ با بعض کو مسلمان کو شبہ ہے کہ نہیں سکتے ہیں انہیں وہ اور جو نہیں
ہیں اس لیے اس لیے کہ ہم تو اس میں بھی کہ نہیں نہیں ہو سکتے اور اگر نہیں ہو تو وہ کہ نہیں
ہیں کہ کہ نہیں ہے۔ اب یہاں اس میں کہ کیا ذکر کیا ہے اور کہ اس کے لیے
ہم انصاف کو پہنچ سکتے ہیں جو اب اس میں جو ہر چیز جو کہ عقل انسانی کو درجہ
اور چھوٹے ہونے سے اس کی نفسی خود مرد و عمار عالم نہ ہو کہ ہم
ہم ان کے ساتھ۔ خاتمہ فی الحقیقت وہ اس میں کہ قرآن مجید میں ہے
یا ایہ الذین آمنوا تو ایہ تو ایہ اس میں کہ اب بطلان علیہ السلام میں۔
تو روزِ نقب میں کہ مرد و عمار عالم جو کہ یا ایہ الذین آمنوا لکنکم و ابائکم
ایہ الذین اولیاء ان اسحبوا الکفر علی الايمان تو ایہ اس میں کہ اب بطلان
لی نہیں ہے۔ روزِ نقب میں کہ حبیب الایمان و کثر الایمان و الفسوق و
العصیان خذلہ نماز میں ایہ کی محنت ڈالی اور فکر و مشق و عساکر
میں کہ۔ صابر و قائل کہ روزِ نقب میں کہ ایہ الذین آمنوا و الفسوق و
العصیان و الذین و الذین و الذین۔ ایک اور مقام میں کہ ایہ الذین آمنوا
ایمان و فسق و حبیب الایمان و کثر الایمان و الفسوق و العصیان۔
ایہ الذین کہ نہیں ہو سکتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت برحقند و میں اذکم کل عبادتیں فرماتے ہیں۔ اور ہر مصلحت کے لئے
 اور لیکن انہوں میں امن باز والوں کے لئے اور غیر کامل فتنہ شریف کے لئے
 خدا پر نور قیامت پر ایمان لے۔ جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 وہ اس میں جو اس میں نہیں لگے کہ وہ خود مرے و خدا اب الی جا جب اس
 نے اس میں نہیں لگے کہ انہیں نہیں مرے و خدا اب الی قرار دیا۔
 خدا پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 نسبت پر اس کی آگ سے کہی اور کہ ایمان کو۔ بلکہ اس پر ایمان کا نصیبی تو خدا پرست
 کلام کے اس میں پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 ورت سے جا آگ سے اس میں پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 اس نفع پر پیوستہ اس اور کہ کہی جہنم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام
 نے انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 تو اس میں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 نہیں ابھی اس پر ایمان نہیں ان میں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 عرض کیا کہ بات نہیں قال بلی و لیکن لطیف علی سید جہنم کے اس میں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 خدا پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 ورت سے کہ انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے
 کہ انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے اور جو حق پرست ہیں انہیں جہنم کی آگ سے

الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا دلائل على فتنه البنيات اوضح من دليل الشجر
 باطن الارض وعلوم حكمته وانه البرهان والادلة نوره على تاليف نعم الملائكة
 وقطاع المطاوعة المتزامرات لاداء الشهود لا شك في الفقه ولا في الفقه
 ولا في الفقه المتكلمات فكما حركات في الوجود وباطلات من حجاب
 برآء السبيل في الوجود وخلق عليها خلق لشهود ولا يباين كتم الحمد في عالم الكون
 ومترى المحرصة وابطال شياها وازمق نفسها وقطع انرا فلم يبرأ
 ولم يحتر بافان ونحوها على عبدة الموتى بالمخبرات المستد بالمحركات والاسرار
 الخارج بعبدة في قصور السادة والاصالة في حب في القسطنطينية عند النهاية
 والرسول النبي والمبعوث في كافة البريات اية القاسم في فاهم الدنبار في الدنيا
 وسيد الرسل في الدعوة وعادة الفضلين وعثرة العظمى شياها على صهوة
 الله على كل سواهم لتقربوا في الطاعة وتبصر نواحي الزلت ويتجروا عن السباب
 ويتنصروا في الدعاء في الخطبات اية المؤمنين وسيد الفضل في المؤمنين في المكاتب
 والملائكة في صورة تروا في الدفات ونظام تاليف في الدفات
 فقد قال عز من قائل في كتاب الغفر ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل
 ان يمد الله اليكم بل من امن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبي
 فمال على حبه في الغفر واليائه واليائه في الدنيا والآخرة

وأقام القلوب وإنى كنون والمفون بعدهم إذا عاهدوا والصبا من الماساء

فَتَعَرَّاهُ وَهَبْنَا لَهُ سِرَافِيكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

سین خبر جو چنانہ و تقویر بہرہ نم آنے موند مرق و مغرب کی طرف و کھیر و کھیر خبر جو چنانہ تقویر
انہ کھیر جو خدا پرستہ لائے میں قیامت پر استہ کہ ملاکہ اور قیامت میں علیہ السلام

[illegible]

در نسخه و دست و پا که در هر جا به این و هر جا و قین من و هر قین

بسم الله الرحمن الرحيم

میں نے اس کا نام محمد بنی - اس کی تعریف کیا ہے کہ اس کا وجود تھا ہے - ایمان کامل و

۱۰۰ - افسر من کس فوق ۵ - اور کس درجہ کفہ من - لفظی معنی ایمان کے تصدیق کے

کسی خبر کو ماننا اور عدال ماننا سہرا اوکسی نہ مخالف کما اصرار نہ

اور اس کے لئے نئے دوزخ کا احتمال ہے

اپنے منہ کہتے ہیں۔ اور اگر کسی طرف زبان نہ پھری تو راجہ کی طرف نظر اور مریعہ

وہ کہتے ہیں۔ اور اگر ال یقین موموں کے خلد میں کھ خیال نہیں ہوتا تو کون

و سزاگ طعن و ملامتی واقع بر او را اگر ملامتی قوی شود نو تواند که چهار مرتبه که فخر کرده

...نفسه اعجازها صدق تو او را و سزاوارست که در عالم غیب

[illegible]

ممكن شدت کار - ایک مقام پر پیر و کائنات کے سر کے ہم قدر صاف و مضمحل
است کہ میں لفظ جبارک من اللہ الحق من ربک فلا تكونن من المتمرین
اور مقام پر پیر و کائنات کے سر کے ہم قدر صاف و مضمحل
ست میں پیر و کائنات کے سر کے ہم قدر صاف و مضمحل
اتھنا ان نعبد ما نعبد اباؤنا وانا واثنا لفی شک ما ندعونا الیہ رب - این
مر کفر کہ کنت زود ہے بل ہم فی شک منها بل ہم مفاطمون بکرم خود کہ صاف و مضمحل
میں میں یکہ وہ اور سے اندھے ہیں - نمبر ۱۱۱ کہ نہیں ہو سکتے - لفظ کہ کنت زود ہے
حالہ من علی الا اتباع الظن و ماقلوہ یقینا ان لوکون و حضرت علی علیہ السلام
میں میں مضمحل ظن کہ تجتہت زود ہے - یقینا لوکون و زود مضمحل ظن
رب مقام پر زود ہے ان الظن لا یغنی عن الحق شئاً ظن فامر نہیں دنیا حق کا جو
میں مضمحل ظن ان ان امر حق نہیں پہنچ سکتا - کہیں زود ہے ان بعض الظن
میں مضمحل ظن ہے - ایک مقام پر زود ہے بل ظنتم ان یقلب کول والمؤمنون بالکلی
ادرا ورتین زود ہے فلوکم و ظنتم ظن التور و ظنتم قوما لدا جبر علیہم
باعت کنت ہر نامہ جبر و ظنتم قوما لدا جبر علیہم کنت ہر نامہ - ایک
میں مضمحل ظن ذلکم ظنکم الذی ظنتم بربکم اردکم فاصبحتم من الخاسرین - ایک
میں مضمحل ظن کہ کنت کبار اس ظن نے نہ کو ملک کردیا لیسرتم فاصبحتم
میں مضمحل ظن - ایک مقام پر زود ہے حالہ

کتاب علم نہیں ہے ہر طرف طرح نہیں ہے۔ جو تو ہے قلم مانند ہے مال ہے ان نظن

تلاطم و ما نحن المستیقنین و ما لہم مشیات ما عملوا و ما حق ہم ما لہم و ما لہم

نہی کا ہم نہیں جانتے ان کی بات یا خبر ہے۔ حرف ہنوز طرح ہوتے مگر صحت نہیں

۔ این ہے۔ اے کہنے سے ہون کی برائیاں ظاہر ہون لکھن اور حیرت برائے شخص

ہے تو کہتے تھے اوسے اور نہیں آگھڑا۔ باجہ اس طرح کا اور بھی آئین میں خیر معلوم ہے

تو ہم مدد میں ضرورت طرح نقصان ہے اور فدا ہوئے تندرست نہیں فدا ہوئے

عین کے اخروں والے نہیں چھوڑ کیا ہوتا رہنم الکا رہے۔ اور یہ برصطلاح کل قطع

نہی کا خدو ہے ایمان کا ہے نصون نے کہا ہے حرف کے ماقام آتا ہے۔ اور یہ ہم

عقلا جو حسن زور اور دسک نہیں لگے۔ دسک زخمی ہے خدائی لایا اولد

الظن ہے قلوہم الايمان ولما دخل الايمان في قلوہم و قلوہم مطمئن بالایمان

نہی کا طبع اللہ علی قلوہم قلوہم نے اللہ سے وغیر خیر معلوم ہے ایمان کا حرف

لے ہیں یہ الکا انجاء تھا اس کے سبب صاف ثابت ہے کہ قلوہم اللہ

بت قلبی علی دینک اس روئے ہر دل کو دین ثابت رکھو۔ اس حد میں

ایمان دونوں کا محض قلوب لایا ہے۔ اور حیرت ہو گیا ایمان کا حد دل کے اولد

کے ہیں سے مراد لفظ حق قلبی ہو گیا اس کو کہ دل کا فہم یا لفظ حق

نہی کا خوف کو خوف نہیں ہے

نہی کا خوف کو خوف نہیں ہے

تو ایسے غریب ہو رہا تھا کہ ایک سہیلہ - اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے
وہ ایمان ہے - کہ اس کا قول ہے کہ وہ کلمہ شہادتین کے لئے ایمان ہے
مگر خیال ہے کہ نفسی طور پر اور زبانی دونوں طور پر ایمان ہے۔ وہ
آیت میں ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَللّٰھُ اَشَدُّ قُلُوبِہُمْ فِیْہِمْ فِیْہِمْ فِیْہِمْ
وہ اور زبانی کلمہ شہادتین کا ایمان تو ہو رہا ہے مگر اس کے باوجود
اور اس کی ایمانی فکر نہ کرنا حالہ کفر ہے اور اس کو کلمہ شہادتین کا ایمان
لیکن یہ تو صحیح ہے کہ ایمان کلمہ شہادتین کا ہے جس کا یہ بھی معلوم ہے کہ ایمان کلمہ شہادتین
بڑا زفی ہے کہ وہ کلمہ شہادتین کو کلمہ شہادتین ہے۔ ایمان نہیں کہہ سکتے۔
فرمان ہے مَنْ اِنْسَ مِنْ یَقُولِ اِنَّا بِاللّٰہِ یَوْمِہِمْ اَللّٰہُ وَہُمْ یَوْمِہِمْ اَللّٰہُ
نہیں کہ ایمان اور ایمان پر ایمان حالہ کفر ہے وہ کلمہ شہادتین نہیں کہہ سکتے۔
زبانی ایمان تو ہوئی اور ایمان کی فکر کیجانی۔ اور نفسی طور پر ایمان
بھی ایمان نہیں ہے کہ وہ کلمہ شہادتین کو کلمہ شہادتین ہے یقیناً انہی
تو کلمہ شہادتین کے کلمہ شہادتین۔ خاتمہ ہو رہا ہے کلمہ شہادتین محمد و آلہ
اللہ کے لئے نفوس و یقین نہیں کہہ سکتے وہ کلمہ شہادتین کے کلمہ شہادتین
نفسی طور پر ایمان نہ ہو جائے تھا کہ کلمہ شہادتین کو کلمہ شہادتین
کلمہ شہادتین کے کلمہ شہادتین۔

[illegible]

فلاح

اور افسوس کہ اسے اس پروردگار کے درانی کبھی عمل تک بھی آتا ہو نہ
دیکھا ہو نہ نہ کہ نزدیک و کدھوق علیہم وعلہم خزائن نہ ہونے کی خبر
وہ محزون ہوئے۔ اس آیت میں ہر شخص اور علم و فنون کو اکٹھا کر
کوئے ہے۔ جو ایک مقام پر رہا یا اہل الذین امنوا استعینوا بالہ
اس وقت کہ آپ اللہ پر صحت کی بات نہ استغاثت کرو اور ان میں سے
میں سے نہ۔ علیٰ ذلک انصبر اور ہر سبب پر ہر قسم کے معلوم ہوتا ہے کہ اس
آیت میں ہے۔ لیس جیسے اس آیت کے روئے کہ اہل احارہم ما عرفوا
صرف لفظ حق قلب ایمان شہر۔ اور اس آیت کے میں اس میں ہر قسم کے
وہ یوم اللہ ومام ہونے کی طرف اور زبانی بھی ماننا تو اس علم و کرامت سے
ہمیں ہے بالکل ہوئے۔ باوجود کہ نہ ہر جسم میں عمل کو ایسا ہی جو وہاں ہے
انہوں کے روئے بالکل ہے جو ابھی تک ان کے خبیہ و ایمان کا مستعمل ہے
نہایت ہوتا ہے۔ اسی وقت یہ نہ ہر حق رہا ایمان نام ہے لفظ حق قلب اور ایمان
البتہ یہ خود ہے کہ عمل کے بغیر ایمان ناقص ہے۔ اور یہی اصل و مژدہ کے م
تو وہاں جیسے نہیں ہو سکتا اور اگر وہ خود رہا وہ ہر شخص ہو سکتا۔ یہ کہ اگر کوئی
اعمال خیرات سے مگر اس کے دلائل نہیں اپنے پروردگار عالم کے محمد اور اس کے
کا نہیں ہو سکتا۔ اس کا طبع اگر کوئی نفس دل سے خدا کو ماننا
خبر ہمارے جو اس میں ہے اور اس میں ہے

تصنیف

محمد بن مسلم
 حضرت نے فرمایا: شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والی قرار مایا جائے
 استقرضہ القلوب من الصدق مدبتک، غفر لہم اللہ اللہ اللہ کی کتاب
 اور جو کہ احکام طاعت کی طرف سے اس میں اور کھانا اور دین اور اس اور اس
 صدق بھی دل میں شہر ہو۔ اور نہ تو یہ کہ اس کی تہا دت عمل میں ہے آئے فرما دین اور اس
 بھی رہا نہیں ہے آئے فرما، ہاں ایمان فیہ عد کے نہیں ہو سکتا اور عد بھی ہوگا
 اور قائم نہیں رہا ایمان فیہ عد کے۔ اس عد کے حکم میں ایمان
 اور ایمان دین اور صدق طہر ہے۔ ستر اور کھانا و نبات فیہ عد کے نہیں ہو سکتا
 اور اس میں عد نہیں ہو سکتا عد طہر اور نہ کھانا اور نہ کھانا اور نہ کھانا
 عد میں کوئی ہمارا کو عد و عد ہے اور جو کہ احکام اس کے نازل لا رہا ہے اس میں
 اس کے مطابق طہر کہ اس میں عد ہوگا اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 اور اس میں عد ہے اگر نہ تو عد بھی خود رہا۔ اس عد کے عد ہے اس کے
 ایمان اس کے دل میں ہے اور عد نہ اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 عد و عد میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 اس کے ایمان بھی خود رہا ہوگا۔ مگر یہ کہ اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

تألفه في هذا الشأن، ويحيى به غفلة الناس، والفتنة على رسول

و ان در خند و خفا و دعا و جبر او خفا تا دکان سخن رحمت و من الذانجا

وَصَرَ قَامَ بِلِسَانِهِ مُبْدِلٌ فِيهِ لِسَانُ كَلَامًا وَصَرَ مِنْهُمْ فَعَامًا وَكَسْرٌ عَزِيزٌ وَتَمَامٌ

وَصَبَّ عَلَى الدُّفْرِ الْمَكُونِ شَعْلُهُ أَوْ مَخَقَاتَا وَطَارَ أَوْ رَجَبُهُ فَرَجُهُ شَقْلُهُ أَوْ مَخَقَاتَا

فَقَالَ اللَّهُ نِعْ لَكَ الْمَرْءَ أَنْ تُولُوا وَحَوْلَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بِأَمْرِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّنَ وَآتَى

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآتَوْا مَا مَلَكَتْ أَيْدِيهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَالْمَسَالِينُ وَالْمَسَالِينُ وَالْمَسَالِينُ وَالْمَسَالِينُ وَالْمَسَالِينُ

أقام الصلوة وآتاه الزكوة والموعون لعمرهم إذا عاهدوا ووليا بر بن البياض

الضراء وحنى الباس عليك الصديق صلوا واولئك هم المفلحون

سینا مرغی بر آرم منزه و مشرق و محب کسوف کسین تر حد البراد چهل عوی الا

نفس را بویا محسن و مقرب من خضر چه جوایز این ادب را از او در روز قیامت عطا کند و این

محدث فی سبک تنقید و بیان متنی از ابرار کبیر به نام اوکی مورفی با طبعی ادراست

کے متعلق کہ کیا چند فرشتے ہیں۔ یہ یہاں پر مضمون پر ایمان کا طے ہے۔

فناور کون سا مفہول ہے۔ ایمان کسی خیر برادر کو کہ بھین کرنا دوطع کے مکن ہے ایک۔

نہ ہے کہ کہنے کے اور کیا ہفتا درج سند کو طلب کسی اور جا پہل

[illegible]

...وہ فرما دے کہ اے

تقليد و تحقیر

[illegible]

[illegible]

مانا تو بہ غدر و دھوکا مسیح مسیح بنی ہوئی اور پوچھا جانتا تھا کہ خود کو کون نہ نفی کی نفی
پر زخم ہے اور دھوکے ایمان کا کل ہے نہ نفی کے درمیان بات ہے اور
نہ جانے۔ ان میں سیاحتی۔ اتفاق ہو یا جدی۔ مسکرا کر کہ پوچھیں کہ
ایمان الہیہ جو جس کے خود کو ایمان نہ سمجھے۔ فلسفہ دین کی ضرورت نہیں ہے
نہیں کل کرنا کی ضرورت ہے۔ جب کسی جوئی کے جیوں دھوکے ہیں نفی ہے
وہ بے مافیہ۔ اتنے یہ جتنا ضرور ہے اور دھوکے فتنوں کی ہوتی ہر ایک عقل
نقی۔ اگر کسی نفس کو عقلی دھوکے سے نوازا ہے تو اسے کبھی اور کر نہ سکتا
بہر مافیہ۔ مگر اگر وہ ہے اور عقلی دھوکے کا کلمہ ہے تو پھر بول یا
بارے نفس کا کلمہ ہے امام ابن طوفان سے کہہ دو۔ عام لفظ کا کوئی
دین اور دین سند نہیں دے سکتی۔ اب ضرور ہے اور انہی کو دھوکے کا
اگرچہ یہ غور کی گئی یا اتفاق دھوکے کہنا ہو ہے یہی کیا ہے اور
کہ یہ زوال ہے اور جہاں تو انہی دھوکے کو کہہ سکتا ہے۔ اس نے اپنے خوف کو
اور جہاں اب جو خوف تو فریاد کی جگہ ہے یہی نہیں تھا اثر اسان فیر کی جگہ
کہیں حرکت کرنا ہے نہ اس معلوم و اور اس کا بلند و بالا اور اس کا
بے مافیہ۔ یا بلند و بالا۔ اور اس میں یہ معلوم
اور اس میں یہ معلوم و بالا اور اس کا بلند و بالا اور اس کا
بے مافیہ۔ یا بلند و بالا۔ اور اس میں یہ معلوم

[illegible]

اور نہ کوئی کہ اپنے اندر ان کے گھر میں ہر حال ضائع کے باوجود کوئی نقص
 جو ان کے ہاتھ آجائے اگر کسی ضائع جو ہمارے ہاتھ آجائے اور نہ ہمارے ہاتھ
 ملک ان کے ہاتھ آجائے اور نہ ہمارے ہاتھ آجائے اور نہ ہمارے ہاتھ آجائے
 اس کے ہاتھ آجائے اور نہ ہمارے ہاتھ آجائے اور نہ ہمارے ہاتھ آجائے
 ضعیف و کھلے۔ ہر وہ چیز جو حق و باطل کے عالم میں کتاب خدا انسان
 سندیم ایاتناں الا فاق و انفسہم حتی یقین انہ الحق عقرب ہم انہ انان انان
 اور خود انہ کوئی نقص نہیں دیکھ سکتے جس کے نام ہے کہ وہ کسی کو نقص نہیں دے
 کہ عجیب نقص اور ان کے نقص و تبدل اور ان کی حالت کا ایک عجیب نقص قدرت ہے
 اور ان کے احوال خلق اور آفات و صفت سب یہ ہیں جو خود قدرت کی

قدرت یہ کہ ایمان مکمل کرنا یا بدعت کفر پر فرض ہے۔ البتہ فرق نہ ہو کہ ایمان مکمل
 بہ خود رہنمائی کہ ایمان ایک سو۔ کی گائی اعلیٰ پہاڑ پر ہوئے اور ان کے
 خاص صاف علیہ السلام کے دور کے آئے ان کے ان اہل غرض و صل وضع ایمان علی
 علی البر والصدق والیقین والرضا والوفا والعلم والحکم ثم قسم ذلک من
 فمن حل فیہ سبعة الہم فہو کامل محمل وقسم بعض الناس الہم وبعض السہین
 السعدۃ فی اکثر الہم سبعة ثم قال لا تخلوا علی الہم سہین وعلی الہم

اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین
 اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین
 اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین اور وہ سب سہین

انبرو کے کیا معنی لائے ہیں جو اللہ یا غیر اللہ کے مراد بیان ہے۔ نظام
کیا ہے کہ ہر جہے روح ان کے جسم میں اس کے بقا کی سی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے
تین تین ان زندہ ہے اور سطح ان میں ایمان ہے جس میں ایمان ہے وہ دنیا
زندہ ہے اور اگر ایمان نہیں رکھتا تو اس کے روح مر رہا۔ بلکہ لوں غیر کرنا ہے
میں کہ سطح روح زندہ کی گاہ ہے اور سطح روح سمجھے ایمان زندہ کی
گاہ ہے اگر روح ان میں ہے تو اس کے ہر کسے کو زندہ ہے جب اس میں ایمان ہے
پس اندر۔ زندہ ہے جو حقیقت میں الٰہی ہے اور حقیقت میں اس کے معنی
تیرے ہونے کے گاہ ہے اور حقیقت میں ہے کہ ہے۔ غیر اگر وہ ظاہر زندہ
ہے زندہ کی کہ آثار غیر ایمان یعنی اس میں تیسرے ہے تو وہ مر رہا ہے
پس ظاہر و از ہم کلمۃ التقویٰ اس نقطہ سے مراد ظاہر ایمان معنی ایمان
اور وہ ظاہر ہے۔ اور یہ ایمان دنیا میں دریا خوف ورجا کے نہ معلوم کدھام
اور یہ خوف تمام خوفوں کے بڑا ہے کہ دنیا کا خوف تو ذلیل ہے کہ اگر
نہ ذلیل ہو تو اس کے ازالہ کا کوئی ذریعہ ہے پس اس خوف میں
پس ایمان کامل ہے اور جو شخص متفرق ہے غیر متحد وہ خوف ایسا کہ
سو کہانہ کہ وہ خوف جائیداد و ذلیل ہو جائے۔ اس کے خلاف ہے
اس کے اور خوف کا مقام نہ جانے کہ اور اگر اس کے خلاف
تو ایمان ہے اور ایمان

[illegible]

اور سننے پر

رکھتے ہیں اور کھانا پینا اور سوائے ان کام جو رکھنا نہ چاہیں دلی ہر مو اور کھانا اور پینا
اور سوائے ان کاموں میں ہر شے اور اگر ایمان کے ساتھ ہر شے سے وہ ہر شے کو اگر
انہی اصلی جوہر دکھائے۔ اور انہی کام میں ہر شے سے وہ ہر شے کو اگر
اور وہ انہی اصلی جوہر دکھائے کہ ہر شے سے ہر شے کو اگر
جوہر برقی نہ کہ عکاس ہر شے سے ہر شے کو اگر
اور ہر شے واضح کر دے۔ حاکم ابو موسیٰ علیہ السلام کے مریدنا الامام السہام لام محمد بن
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قال ان الله عز وجل
الامان على اربع دعائه على الصبر واليقين والعدل والجهاد فالصبر
على اربع شعب على الشوق والاشفاق والزهد والتقوى فمن اشتاق الى
عن الشهوات ومن يفتق من النار يرجع عن الحرامات ومن زهد في الدنيا
المصائب ومن راقب الموت سارع الى الخيرات بمنزلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان
ایمان کے چار ستون قرار دیے ہیں ایک صبر دو یقین۔ تیس عدل۔ چار
انہی کے صبر کی چار شعبیں ہیں مصبر۔ حاکم بن علی۔ ایمان کے چار
سے۔ صبر ہونا چاہیے۔ یقین ہونا چاہیے۔ عدل ہونا چاہیے۔ اور جہاد۔ صبر ہونا چاہیے
تو اسکی چار شعبیں ہیں ایک شوق دو خوف۔ تیس زہد۔ چار امید۔ ان
منشأ وہ ہر شے سے ہر شے کو اگر ہر شے سے ہر شے کو اگر
انہی کے چار شعبیں ہیں ایک شوق دو خوف۔ تیس زہد۔ چار امید۔ ان
منشأ وہ ہر شے سے ہر شے کو اگر ہر شے سے ہر شے کو اگر

طَبِيعُ مَسْبِطِ الطَّيِّ قَاتِلُ الْهَوَى زَاهِدُ الدُّنْيَا غَنِيٌّ فِي الْآخِرَةِ مُحِبُّ الْمَحْضِيِّ وَكَرَّاهِي
وَلَطِيفُ الصَّغِيرِ وَبَرِّقُ الْكَبِيرِ وَيُطْعِمُ الْفَقِيرَ وَيُعْفِي الْمُرِيضَ وَيُشْفِي الْجُنَّازَ وَيُخَفِّضُ
حَرَّةَ الْقَرْنِ وَيُبَاحِي الرِّبَّ وَيَسْكُنُ الدُّنْيَا أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهًا عَنِ الْمُنْكَرِ كَرِهَ
بِالْجَمْعِ وَشَرِبَ بِالْعَطَشِ وَحَرَكَةَ بِالْأَدَبِ وَكَلَامَهُ بِالصِّحَّةِ وَرُحْمَتَهُ بِالرِّفْقِ كَرِهَ
أَلَّا اللَّهُ وَلَا يَرْجُو إِلَّا اللَّهَ وَلَا يَتَغَلَّبُ إِلَّا بِالْتَّوَكُّلِ وَلَا يَتَحَاوَنُ وَلَا يَتَكَبَّرُ
عَالِ الدُّنْيَا مُتَغَوِّلٌ بِعَيْفٍ قَانِعٌ عَنْ عِبَادٍ غَيْرِ الصَّلَاةِ فَرَقَ عَلَيْهِ وَالصَّيَامَ بِمَا
وَهَمَّتْ وَالصَّدَقَةَ عَادَتُهُ وَالشُّكْرَ حَكِيمُهُ وَالْعَقْلَ قَائِدُهُ وَالنَّفْسَ رَاغِبَةً وَاللَّهْلَةَ
وَالصَّبْرَ مُنْزَلُهُ وَاللَّيْلَ وَالنَّهَارَ نَاسًا مَالِهِ وَلَهْفَةً مَا وَاهُ وَالْقُرْآنَ حَقِيقَةً
وَاللَّهَّ حَقْلًا ذَكَرَهُ مَوْلَاهُ

بسم الله الرحمن الرحيم

وَمِنْكُمْ بَابٌ شَرَعْتَ لَنَا دِينًا لَا أَصَتْ فِيهِ وَلَا عَوَجٌ وَسَقَلَتْ لَنَا شَرِيعَةٌ فَلَمْ نَحْجِلْ لَنَا
شُكْرًا نَخْرُجُ وَنَحْدُثُ لَهَا قَوَاعِدَ سَمْعًا وَمَسَالِكَ مِثْلَ مَنْ سَلَكَ فَجَحٍ وَأَقَمْتَ لِلْمَنْصُورِ سُلُوطًا
فَرَفَعْنَا هَيْبَتَ الْعُلَمَاءِ وَأَضْهَى بَسْجَ الْأَقْيَانِ فَاسْتَارَ بِهَا الْحَقَّ وَابْنَلَ وَالصَّلَاةَ عَلَى
يَتِيمِكُمْ أَنْ تَقْتَعِ بِمَنْ جَوَّ بِإِسْلَامٍ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَرَهَجٍ وَارْتَقَدَ بِهَا نَصْرُ الْكُفْرِ وَتَزَلْزَلَ
سَامِ بِأَنْ الْبَدْعَ وَأَتْرَجَ وَأَفْتَحَ بِسَبِيلِ الْيَقِينِ وَالْفَرْجِ وَصَعَدَ إِلَى الْمَسِيلِ
لِلدَّائِمَةِ أَحَدٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَبَاعَرَجَ وَعَلَى ذَرِيَةِ الْأَطْيَبِينَ وَعَثَرَتْهُ الْأَكْرَمِينَ
وَالَّذِينَ فَتَحُوا كُلَّ مَا الْغُلُقُ وَرَجَحَ وَخَاضُوا فِي تَحْقِيقِ مَرْضَاتِ اللَّهِ كُلِّ غَامِرٍ عَابِ
الْحَجِّ وَسَعَا فِي تَقْوِيمِ مَا قَاوَدَ وَلَوْ سَبَكَ الْحَجَّ وَلَمْ يَكُنْ ثَوَابُ فِي أَقَامَةِ مَا تَعَبَ
لَمْ يَزَلْ بَلَغَتْ سَوَاطِرُ الْمَصَابِيحِ إِلَى الْوُدُجِ وَأَزَالُوا شَبَهَ الْبَاطِلِ وَسَاوَسَ الْجَهْلِ
وَأَمَّا كَانُ مِنْ مَدِيدِ الْأَعْوَامِ وَسَوَافِ الْحَجِّ حَتَّى سَرَى عُرْقُ الْإِيمَانِ وَوَشَّجَ وَخَالَطَ
بِالْيَقِينِ بِالرُّوحِ وَامْتَحَجَ صَلَوةً أَبَدَةً خَالِدَةً وَعَارَجَتْهُ إِلَى ذَرِيَةِ الْقَبُولِ صَاعِدَةً مَا
إِلَّا بِسُخْرٍ وَدَرْجٍ وَنَسِيمٍ وَنَضْرُ الْبَتَانِ بِالْوَسْمَى وَهَجَّ وَتَدَاخَلَ الرُّوحُ الْجَدِيدُ وَانْدَجَّ
بَعْدَ فَقْدِ نَازِلٍ غَزَمَ قَائِلُ فِي كِتَابِهِ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (الوَبَرَّاتِ أَوْ رَزَمَ)

مَعْدُومٌ بِمَوَاقِفِ الْإِيمَانِ كِي خَفِيفَتِ كَمَا فِي أَوْرَاسِهِ دَرَجَاتُ كَهْدِ رُغْنٍ أَوْ ظَاهِرِ تَقَرُّبٍ نَبِيهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (الوَبَرَّاتِ أَوْ رَزَمَ) كِي خَفِيفَتِ كَمَا فِي أَوْرَاسِهِ دَرَجَاتُ كَهْدِ رُغْنٍ أَوْ ظَاهِرِ تَقَرُّبٍ نَبِيهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (الوَبَرَّاتِ أَوْ رَزَمَ) كِي خَفِيفَتِ كَمَا فِي أَوْرَاسِهِ دَرَجَاتُ كَهْدِ رُغْنٍ أَوْ ظَاهِرِ تَقَرُّبٍ نَبِيهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (الوَبَرَّاتِ أَوْ رَزَمَ) كِي خَفِيفَتِ كَمَا فِي أَوْرَاسِهِ دَرَجَاتُ كَهْدِ رُغْنٍ أَوْ ظَاهِرِ تَقَرُّبٍ نَبِيهِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والتبرير - تبرير الله وجهه لا تكمل الباعض قد لم تحفه صلاته ولا
وإن عده اعجاب - والذوارجا جاز من عنده من بني اوتاب

حضرت محمد اور اس کے منبر اور رسول ہیں۔ اور روبرو رہنا اور مانتا دلانی ہے

عوضہ کے بارے میں خوارق و معجزاتی حوالے سے اور ہر طبقہ کے
الرم وقلیہ مطمئن بالایمان اور ہر آیت کے معنی و اثرات اور

(صفحہ ص ۲) اور زبان پر جو حد ایمان مافوض ہے یہ ہے اقول واللہ اعلم

ایہ ان سب زمانوں کے جماعت گزرنے کے کبریا اور مہربانی کے ثبوت ہے
 قُولُوا اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا نَزَّلَ النَّبَا وَمَا نَزَّلَ الْكِتَابُ وَالْهَمَامُ

مفسرین کے کتب و معانی کے مبینی خدا پر اور ادنیٰ خیرات

مگر نہ سنے جو عام گنہگار ہیں اور جن کے خدا ناما ضرر ہو مگر اور نہ یہ وقت نزل علیکم
الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها ویستفزه بها فلا تقعدوا معهم فی
فیوضوا فی حدیث عیدہ تمہر بکلم کتاب میں نازل کیا گیا ہے کہ جسے سنو اگر اور
آیات خدا کی انکار کر رہے ہو اور اس کا استغناء کرتے ہو تو اس کے ساتھ نہ بیٹھو
مگر وہ اور مائتوں میں داخل ہوں اور ہم بیان کو منہ نہ کرنا ہے واما بینک
شیطان فلا تقعدوا الذکر مع القوم الظالمین اگر کلمہ ہو اس پر اس پر
بجای نہ آئے بعد تو مطلق کلمہ نہ بیٹھو۔ اور نہ نذر نہ ہر قبیلہ عباد
نہ میں استعمل القول فبقون احسن اولئک الذکر ہر اسم الہی اور اللہ
رسول ہر خوشتر ہو مگر اون منہ دین کو جواب کو سننے میں اور جوابی تم کی
وہ اتباع کرتے ہیں۔ یہی وہ کلمہ ہیں جو خدا نے ہم امت کے لیے اور نبی عقل کے
تیار کیا۔ اور یہاں آئین بھی غفر اللہ عنہم اور اذا سمعوا القول عرضوا عنه وقالوا
یٰ اے اعمالنا وکلم اعمالکم واذ اوردوا باللعن واکراما یہ اسباب جو دل پر نہیں
ہیں یہ ہے۔ انھیں پر نہیں یہ کیا ہے کہ اون خود ان کی طرف نہ دیکھ جس کے خدا نے
انھیں فرمایا ہے۔ دیر اور کلمہ اور نہ ہر قل المؤمنین بغضوا من اصبارہم
خود صیغہ افروہم اور ہر قل کہ ان کی انھی انھوں نے کہہ اور ہر قل
میں انھیں انھیں۔ اور ہر قل کہ انھیں انھیں بغض فرما
اور دھن ہر قل

اور کما حقہ کو بجا بن کر کرے کہ اور نہیں دیکھتا۔ بے حد آیت پر حنین خدا
ایک دوا کی طرح نظر کرتے ہیں اور ان میں جو ذکر حفظ فرمے
حفظ فرماتا ہے۔ یہ پروردگار عالم نے ایک آیت میں ان میں سے

اور ان میں سے ان کے لیے تعلیم سکھایا ولا الصبار ولا الجود
تفہیم کے لیے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے
اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے۔ بیان صریح مراد فرماتا ہے۔

ولا تحف ما ليس به علم ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان
عنده خزائن من علم ان خیرین کا خوف ہے جس میں خدا نے انہیں
اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے۔ اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے

الی الصلوة فاعملوا وجہکم والی الی المافی واصبحوا بوسم وادع
الی اللعین۔ اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے

ان تبالغ الجبال طولا اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے
ان انکرا الاصوات لصوت الحید اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے

ان انکرا الاصوات لصوت الحید اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے اور ان میں سے ہے

رجلهم بما كانوا يكسبون - جبرہ برہ فرض کیجئے خدا کو سدا کرے اور اوتی صلوٰۃ

نہ رات اور دن کو اور کس جانب میں بھیجے تو لا یا اے اللہ انہیں امنوا اور کھوا

اعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون ایک زلفہ سے تمام اوزن فروزا جبرہ

رض میں - اور یہ انہیں اور پاپ پر - جبرہ و تمام رضی فرمایا اے اللہ! خداوند

مع اللہ احدا اور نیز جو ہر جہاں و صفت رضی کی اور خواہاں اللہ للضعیف

کیا نکرے اے اللہ! بالکمال و وفاء و رحم اس مرتبہ میں نماز کو ایمان کے برابر کا ہے

در یہ فرض تمام اعضا کا ہے جبین انہیں پاؤں - جبرہ دل - انگوٹھ کان - سب کی ہیں

اگر اس میں اور نماز میں خضوع کرے اور مائل الی اللہ ہو اور اذکار کا معنی - ہاتھ

سیر ارض میں اور غور کئے بلند ہوں - پاؤں اس ارض میں اس سب سے فید کیوں

فانہ بن اس میں جبرہ خدا کرے اور سدا اور جبرہ کوثر ہے - کان اس میں

کچھ زبان کے اوکے نکلے - جبرہ اس میں جبرہ شہد کا طرف رہے شہانی

سرب میں اور جبرہ زخا کے سانسے فاکے رکھی جا یہی اس میں

کے کب کا مکے میں ہو - سب اس میں اور کب سانسے زخا کے دفت میں

مٹے سرب میں اور کوکے دفت میں کھڑے دیکھا ہیں - عین القیاس

عضو پر پناہ فرض ہے - غور نما فرض فرمایا ہے اے اللہ! غفر و صلہ

وارجہ سو دیکھ جاہل خارجہ فرج جبرہ مانا غفر و صلہ علیہا اے اللہ

مکمل ایمان و

لے اللہ عز وجل ناقص الایمان اور نہ عرض میں ناقص ایمان اور نہ یہ
نہ دیگر حال کنہ کے معنی میں حضرت علیؓ کا یہ حدیث ہے کہ ایمان نہ ہوتا ہے
انزلت سورۃ فممن من یقول ائیکم زادتمہ ہذا ایمانا فاما الذین آمنوا فزادتم
ایمانا وہم یتشرون واما الذین فی قلوبہم مرض فزادتم رجسا الی ہریم

اور نیز یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ایمان کو تین قسم میں تقسیم فرمایا ہے
پہلا اور اگر کل ایمان ایک ہی ہو تو نقصان نہیں ہوتا اور اگر
نقصان نہ ہو اور ایک ہی نہ ہو جتنا کہ نہیں ہے ایمان کا کسب
وہابی و نقصان کے حسب میں عقل ہوتی ہے اور وہ کسی اور کسب میں بھی نقصان
ایک کسب کا ایک کسب میں ہر ایک کسب کا ایک کسب ہے۔ اس کسب کا
وہ بیہودہ ہوتا ہے اور غلط ہے جس پر مدار قبولیت اعمال کا کسب ہے اور یہ
نہی فرماتا ہے کہ ان ملکات قبل ما سواہا وان ردت رد ما سواہا۔ اور غلط ہے کہ
ایمان ہے کہ نہ کہ ایمان ہی ہے اور غیبت کا اظہار جملہ غرضوں کا
دل کی عبادت میں نہیں ہوتا۔ کہ نہ کہ حق تعالیٰ نے عبادت میں نہ کہ اس میں
موجود ہیں۔ مادہ ان کے ساتھ ساتھ ہونا۔ مودمانہ اور کسب تھا و صفت کرنا۔

وہ کسب کا کسب ہے کہ کسب کا کسب ہے اور غلط ہے کہ کسب کا کسب ہے
کسب کا کسب ہے کہ کسب کا کسب ہے۔ کہ کسب کا کسب ہے کہ کسب کا کسب ہے
کہ کسب کا کسب ہے کہ کسب کا کسب ہے۔ کہ کسب کا کسب ہے کہ کسب کا کسب ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

لشهدان لا اله الا انت يا من زينت السماء شهابا وكواكب ومنازل وباراجا وانزلت من
المعصرات ماء ثجاجا لتخرج به حبا وبنانا وحبانا الفا فانانا واخراجا
وانزلت العالم بنبيا واليوم واضت فيه سراجا وهاجا ودحوت الارض
على وجه الماء وسلكت دينا سبلا فجاجا ~~وهي لنا شرعة ومنهاجا~~
فرانا وملحنا اجاجا ونصلي على نبي الله الذي شرفه لواء وقاجا وارسله
على حين فرة من الرسل وهجته من الامم ليبين لنا شرعة ومنهاجا وعلى
آله الاكارم وعترته الاعاظم الذين بهم استضاء طرق الهداية والنجاة
سبلها ابتلاجا سبعا على وصيه امير المؤمنين على الذي قطع من الناكثين
والمارقين والفاطيين الكافا واحياء واعانفا واوداجا وزهرت به
رياض العلوم ونضرت به نضرة وابتهاجا واظم على حب الله بنبيا وسرا
ومحتاجا ~~نزل الله فينا سورة مباركة صلوة دائمة ما وفدا الوافدين~~
افرادا وانزواجا وماحت البحار عسايا وامواجا ونعد فقده من
فريق منكم وخاطبه الفهم ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب
بدنكم من زمان سمعتم اذ يقولون سمعنا واطعنا فقل لو كنا لنهتكم من
الدين فاعلموا ان الله جبار قهار
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل فينا سورة مباركة صلوة دائمة ما وفدا الوافدين
افرادا وانزواجا وماحت البحار عسايا وامواجا ونعد فقده من
فريق منكم وخاطبه الفهم ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب
بدنكم من زمان سمعتم اذ يقولون سمعنا واطعنا فقل لو كنا لنهتكم من
الدين فاعلموا ان الله جبار قهار

[illegible]

زمانہ پر اس قدر مدد ہے کہ اس کی بے حیوتی و جہت کی یاد دہانی کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے
جو شخص اس کا بھاننے اور اس کی حقیقت کے جاننے کا دعو کرے وہ بالکل طبع اور حقد
انہما و تقبہ اور کما کہ و خفتہ بنا کر اور نام نہ عالم ہے۔ لیکن انسان کی حقیقت اور کما
معلوم کما کہ جیکہ انہما پر غور کیا جائے اور اس کے دل سے اور غور کیا جائے لیکن جو اس
کے سر پر نہیں معلوم اس کی حقیقت اس کے برابر اور باطن پر یا آواز پر یا کما کہ نرم و نرم
و غلبہ ہو اور یہ خبر کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
اور جس کے جو اس کے کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
انہما کو کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
خبر زمانہ کو کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
نہ نہ باہر من عرف فقد عرف یہ خبر کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
کو بھاننے کے خدا کو بھاننے کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
اور اس کی سادہ بھاننے کے اور اس کی حقیقت معلوم کر کے کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
نے خود اس کی حقیقت کو کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
کہ، قل الروح من امر ربي اس سوال انہما کے کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
جو اس کے حکم اور اس کے کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ
انہما کے کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ کما کہ

[illegible]

حق کو صدق کہتے ہیں۔ مگر یہ کہ ہر ایک کو ملے۔ اور ایک ملک حق ہے
جو سب سے اوپر ہے اور اس کا حکم سب کے لیے ملے گا۔ اور اس کے بارے میں
اور اس کے لیے سب کا حق ہے۔ یہ سب کے لیے ہے۔ اور اس کے لیے
ملک الملک اور ملک اور ملک۔ یہ سب کے لیے ہے۔ اور اس کے لیے
کوئی اور اور سب کے لیے ہے۔ اور اس کے لیے ہے۔ اور اس کے لیے
کوئی اور سب کے لیے ہے۔ اور اس کے لیے ہے۔ اور اس کے لیے
آپ نے ایک جواب دیا کہ اللہ واحد کتنا عظیم کی طرف سے ہے۔ دو طرف
دانت کی طرف سے نہیں ہے۔ مگر دو طرف اس کی ذات کی طرف سے نہیں ہے۔ اور
کوئی شخص اللہ واحد کے بغیر ہے۔ اور وہ ایک ہے۔ اور خداوند نہیں ہے۔ میرا اللہ کی ہے
اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ میرا ہے۔ اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں
داخل ہے۔ اس لیے جو کون نے خدا کو ثالث بننے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور یہ بھی
خدا کو ایک کرنے کے بغیر نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں
اللہ واحد کے لیے ہے۔ اور یہ ایک فرد کی ہے۔ اور یہ ایک فرد ہے
ان کی کوئی نسبت نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں
جنس مفرد کے لیے ہے۔ اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں
اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں
کہ یہ سب کے لیے ہے۔ اور یہ اور نہیں ہے۔ اور یہ اور نہیں
نویسندہ

اور کئی نفیس افراہ کی طرف منتہی ہو گئے۔ اور انہی افراہ میں اور نہ افراہ حلیہ نہ افراہ
میں اور نہ افراہ خارجہ نہ ایک اس میں ہے جسے اللہ واحد بنا دے۔ یہ حال
اللہ کے غفر میں کہ وہ اپنے سے غافل ہے۔ اور اسے شکر کے نہیں اور نہ ہی نہیں ہے۔
اور اس کے حیات جو حق پر مدح ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی چاہے نہ ہو
وہ اپنے سے غافل ہے اور اس کا تمام حیات غیبت کو الگ کر کے یہ بھی اور اس کا ہر
ہر چیز پر اپنا حق قطع کر دے۔ درحقیقت غفلت کے دو دن صرف ایک دن کے آگے
نہیں ہیں۔ اور اس کا اس رہے۔ انسانی روح زمین کی طرف اور سطح پر ہے اس کی
محبت الہیہ میں اب ہر جگہ اپنا جگہ خالی ہے۔ اور اس کی الکت میں اب مشرق میں
اس کے اندر کی معافی نہ ہے کہ اس کے عیب کی اعلیٰ اعلیٰ اس میں نہیں ہے
میں تجھ کو اپنا ہونا چاہیو۔ لیکن جیسے وہ امور جو حضور نبی اکرم میں اور اس کے ظاہر میں
ہیں وہی ہر اس کا بھی ظاہر ہو گیا لیکن۔ شد و دھندلہ زندہ کرنا۔ کہ اس کا پیدا کرنا۔ قطع
کردنا۔ کہ اس کے معنی میں اس کے حکم کے کو زندہ جاننا۔ اور اس کا دوسرا ظاہر میں
لیکن جو در حیات میں نہیں ہے۔ الکت و محبت کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس میں ہر
وہ اس کے ہر حلیہ کے از دہانیاں پر ہے۔ یا کہ اس میں اس کے نفس میں ہے جس کا
ہر نہ ہر حلیہ کے ہر اس میں اور اس میں اس کے ہر حلیہ کے ہر اس میں
اس میں اس کے ہر اس میں اس کے ہر اس میں اس کے ہر اس میں اس کے ہر اس میں
اس کے ہر اس میں اس کے ہر اس میں اس کے ہر اس میں اس کے ہر اس میں اس کے ہر اس میں

وہی ہے جو

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

نَحْمَدُكَ اللَّهُ عَلَى مَنِّكَ الزَّائِدَةِ وَنَعْمِكَ الرَّوَاجِحِ، وَنَشْكُرُكَ عَلَى هَبَائِكَ الْكَافِيَةِ
وَالْأَنْبَاءِ الْفَوَاحِشِ، قَدْ أَخَصَّتْ عَنْكَ الْعَبْوَةُ الطَّوَامِحَ، وَغَجَزَتْ عَنْكَ لَيْسَ الْعَوَاسِ
وَالْجَوَارِحِ، فَلَطْفِكَ فِي كُلِّ أَرْبَابٍ وَاشْتِغَالِكَ فِي كُلِّ مَكِينٍ وَاضِحٌ، وَنَصِيحَتِكَ عَلَى خَيْرِ
مِنْ ضَمْنَةِ الضَّرَائِعِ، وَشَمْلَةِ الْجَوَانِحِ الَّذِي كَانَ لِلْبَاسِ أَمَانًا مِنْ وَقْعِ الطَّوَامِحِ، وَ
وَرْدِ الْفَوَاحِشِ، وَعَلَى آلِهِ الَّذِينَ هُمْ كَانُوا أَوْلَى الْعَطَايَا وَالْمَنَاحِ، وَسَادَاتِ
شَوَاحِجِ الْأَنَافِ وَالْعِظَارِقَةِ الْحَاجِحِ، سَيِّمًا عَلَى مَنْ إِذَا قَامَ بِسِفْرِ الْمَنَاسِحِ،
أَقَامَ عَلَى الْكَفْرِ بَوَالِي وَنَوَاحِ، وَطَعَنَ كُلَّ ضَارِبٍ بِدَائِحِ، بَلَدُهُ لِنَظَارِ السَّلَاحِ،
حَتَّى امْتَلَأَتْ بَدَمُ الْأَجَوَافِ الْأَوْدِيَةِ وَالْأَبَاحِ، صَلَوةٌ دَائِمَةٌ مَا بَرِحَ بَارِعُ
وَسَفْحِ سَانِحِ، وَصَعْقِ صَاعِقِ وَصَاحِ صَاحِحِ، أَمَا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ فِي كِتَابِهِ

الْمُتَرَدِّلُ عَلَى نَبِيهِ الرِّسَالِ لَيْسَ الْبَرَّانُ تَوَلَّوْا وَجْهَهُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَسْبُ بَيِّنَاتٍ مَعَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ اللَّهُ أَدْنَى مِنْكُمْ مِنْ حَسْبِ خَيْرٍ أَوْ سَيِّئَةٍ مِنْ عَقْلَيْنِ
أَجْرَانِ مِنْ تَوْبَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ
حَسْبُكُمْ كَيْفَ وَتَفَعُّلُكُمْ كَيْفَ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ
كَيْفَ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ
سَفَاحِ بَرٍّ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ
كَيْفَ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَسْبُكُمْ كَيْفَ وَتَفَعُّلُكُمْ كَيْفَ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ
كَيْفَ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ
سَفَاحِ بَرٍّ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ
كَيْفَ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ أَوْ كَفَرَةٍ

حرف انوار مستعار ہے ایک خبر الیٰ علیہ السلام جو بات ہے اور اس میں کہ ایک شخص میں ہزار ہا
سیرج جا ہیے یا ایک ہزار الیٰ علیہ السلام جو ایک گھنٹہ میں شعلہ سو سو سیرج ہو جائے تو وہ
شکر فیما صرت میں نفس جیسے دیکھ لے گا اور اس کی مصیبت معلوم میں اس کی توجہ
رفع ہو جائے گی۔ مگر وہ کسی کے دیکھ لے گا کہ ایک شخص رہتا۔ اسی طرح
اگر کس میں ہزار ہا سیرج ہو کر کسی وقت دیکھ سکے تو خود ہزار ہا سیرج اس کی حلقہ میں
حالات میں اللہ تعالیٰ اس پر حکم جو اصل لازم میں ہے اس کی بات تفسیر
جہاں رہیں۔ اسی نامت بنو ہمارے جو کہ اس اور کہ مگر میں اس خدا میں اس
کی رفت میں دیکھ سکے وہ درجہ یہ کہ میں اللہ اللہ فرمے گا۔ حالہ علیہ
اسے اور بہت کا فرمایاں لازم آتی ہے۔ ایک ہی جو فرمے میں اس کے
خود میں اس کی جہنم اور کشت میں جو خواہ دو پر ہر یا میری دامن ہو یا نہیں مجھے پر ہا
اور بہت بنو ہمارے خدا میں اس کی جہت میں نہیں ہے۔

دو بار در جو فیروز دکان دیرین او که لاف در انگشت می رخن می بود بنزد
کودک دکان دیرین می قدم که او می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد
می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد
می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد می نهاد

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

چون سفر بہ اہم جوئے دیکھا رفتی ہر اک طرف ہم محدود ہو اور جو محدود ہوگی وہ مایہ خط ہے یا چاہے
صاف ہم تم کے ہر اک خداوند نہ خط نہ لکھ نہ جمع

یہ تو عین و عین بنی خیر معلوم ہوا ہر اک تو کھنکھنایا۔ اور کھنکھنایا ^{نفس} ^{مقلی}

فران مجید خود اسکی نظر تر ہوا اور فنا ہوا لاندہ کہ الا بصار انکھن اور کو

نہ دیکھنی۔ اگر یہ کیا ہر اک اسکی نظر نہ ہوا انکھن اور کو سیر نہ دیکھنی تو کھنکھن

بالکل لغو ہو گیا ہوئے یہ تو معلوم اور ہر اک اور کو کھنکھنایا سیر نہ

معد اور کو دوسرا ناگیا فانی رہا ہر اک الی بدہر کھنکھنایا سیر نہ ہر اک جیسے کور

م اشخص نگاہ نہ ہوئے۔ ہر کوئی نہ دیکھنی۔ تو ایسے کھنکھنایا کھنکھن

دور یہ نظر نہ ہوا فانی کھنکھنایا سیر نہ ہر اک بس ہر کوئی ہر اک

کے جان ہر اک انکھن نہ دیکھنی اور جیت مطلب ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

نہ ہوئے ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

کل انکھن اور کو سیر نہ دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

نہ ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

نہ ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

نہ ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

نہ ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط ہر اک دیکھنی اور جیت غلط

اور پھر کو کہنے کے نام پر یہ کہی مقید و مخیر ہو گئی تھیں کہ نہ آتا۔ اہل طاع اس وقت میں بھی
کو راتھو اور کو کھینچ دھکیلا حواہ و انبیاء بن با اربار صلحہ، دل با الفتہ
دوایم خلافت ہوا اور اس حواہ میں تو نہایت لائق تھی اور وہ
میں کو کھینچ دھکیلا۔ علامہ رحمت اللہ علیہ کا کہہ کر ان اس خاتمہ میں شاید
فائز دنیا و آخرت کی زمانہ میں حواہ و فیاض ہوا اور فوت میں۔ اس کے بعد از کا
بیکار میں خود اپنے آپ کو استوار چل رہی تھیں باہر اور استوار چل میں سے تھا
رہت میں مکتب میں۔ اس کے بعد اس کے استوار چل کر وہ مکتب میں مکتب میں
جب کہ مکتب کو مستقر ہوا تو وہ بھی مکتب میں تھیں۔ اگر وہ بھی خود ساز کا
فائز دنیا و آخرت میں تھیں مکتب میں کہ سنے اور مکتب فائز دنیا و آخرت میں تھیں مکتب میں
اور مکتب میں تھیں مکتب میں مکتب میں مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں
عزیز کیا۔ اذ انشاء اللہ انت انت اہل جب کہ مکتب میں مکتب میں
تو میں نے مکتب میں مکتب میں مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں
ان کے مکتب میں مکتب میں۔

ان کے مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں

ان کے مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں

ان کے مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں

ان کے مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں

ان کے مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں اور مکتب میں مکتب میں

استبراد خداوند کریم و ملا سید فاضل بنی سواد که در هر روز سیزده صلوات بخواند و هر روز یک مرتبه
بگوید در وقت که در روزه است یا اذیت نبرد سوال که ای خداوند بزرگوار و باریک نظر
بر من و بر این کمال جان که در تو مشغول هستم و در حقیقت او را تمام میوه و دریا و ملک
و این دنیا را میبخشد و این را خواست که این که بخواهد این نوع را بخورد و این را آب و
نقابتش که بزرگوار است و عظیم است و این که در خطا فرود آید که بزرگوار است
و این که در این دنیا است و این که در این دنیا است و این که در این دنیا است
فلما افاق قال سبحانک رب العالمین و اما اول المؤمنین و این که در این دنیا است
لفظی که بزرگوار است و این که در این دنیا است و این که در این دنیا است
سبحه رب العالمین و این که در این دنیا است و این که در این دنیا است
بر خیزد اذیت ملکی و ملکی که در این دنیا است و این که در این دنیا است
صوفی است و این که در این دنیا است و این که در این دنیا است
که فوراً میوه که در این دنیا است و این که در این دنیا است
که میوه در این دنیا است و این که در این دنیا است
اعتراف که در این دنیا است و این که در این دنیا است
ببار بر این دنیا است و این که در این دنیا است
در این دنیا است و این که در این دنیا است
در این دنیا است و این که در این دنیا است

خامدے دوتے ابونہ نرہ بریا۔ اور خوف کھوٹاں کم زبان نہ ہوئی۔ پھر تیسرا پہاڑ
زشتہ صورت گشتی آرا اور عرض و چوٹی جیسے قریب پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا
پھر جوئے آسمان کے ستارے صورت بعد آکر آئے اور بہت اونگی اور کھینچاؤ
اور عرض و چوٹی۔ پھر چوٹیں آسمان کے زشتہ ایک اور بہت میں آرا اور عرض و چوٹی
جسٹ کے رنگ اور عرض کی ضایا اطاق بہت ہیں۔ پھر زشتہ کے اعلیٰ خود
اس کے زبان ابی دریں ہے۔ پھر چوٹی آسمان کے زشتہ جیسے عظیم آرا اور سخت انحراف
خامدے بریا۔ نہ ایک کے نام نہ ان کے زشتہ ہے اور وہ اس میں ابی بہت ہیں
خامدے سے سب سے دوسرے۔ یعنی خدا یا تو نرہ اس کے اعلیٰ دیکھ سکے۔ خامدے
بجائے کہ عرض نہ ہو درکار اب زور کی خبر ہے۔ میں سلاک ہوا اور ایک پڑھا
جل خامدے اگر تھوڑا سا زشتہ ہے۔ اور وقت اون زشتوں کے کیا۔ ابھی
میں سب سے پہلے دیکھو۔ اب جو دیکھتے ہیں تو زور اور غشی کے بیار اور زور اور
میں حکیم کو ان عصا کے میں نے جو نہ ہو رکھ کر ادا الکر الکر کہ اس میں
خامدے نہ ہو کر خدا یا کیا ہم سب سے عظیم کے کھ پڑیں۔ خطاب ہوا
اب صورت تو نہ ہوا ہے اور ہم نہیں ہو۔ اور رفت پھر خطاب ہوا اب لہذا
دکھن انوار اجمیل نان مستور سحار خوف زراں کا۔ عین الخانی کے شہید
مطابق لفظ ہوا کہ خوف

مسجد کبیرہ

واهلک قومًا رب کفہ وابنه ورب معد بن خبت و عمر

در بحر بحر جے فاساتہ کے ایک بوہنا اور غنم ام رہتا بل

اور سے جواب دیا من کل ما اتانی اللہ فانکرا حلیب

نہر بحر جے البرزویہ کے رب الکلاب کفہ بعض رہا

قد نالہ

رشتہ مفرع

جو بحر بر وینر کند والد - فتن رتہ ارمیہ

ماہوین صلیج جے کتے میں فلاں برت صلیجہ اریصلج

جے ہاٹہ واکم جے فداہی حضرت یوسف کے منہ سے قال للذی ظن انہ

ناج منها اذ کون عند ربک - فخر عند الغنم غنم بحر - اور جہ انہ منہ سے

ماہوین صلیج جے کتے میں فلاں برت صلیجہ اریصلج

کے کٹر جانی اور ہاٹہ ہوا کہ طلب کی طرف جہ انہ ایمان میں فہانہ عالم ہوا

اور سے صلیج لطف و محبت خوش ہوئے ہوئے کہ یہاں واقع ہوا اور منہ سے

وہ نہیں - اور دار صلیج ہاٹہ اور جہ انہ ایمان میں فہانہ عالم ہوا

بریں عکس الہر حلو اور زینت ناہ کہ بہت سر پر رکھ ہوئے کہ یہاں واقع ہوا

کہ یہاں واقع ہوا اور زینت ناہ کہ بہت سر پر رکھ ہوئے کہ یہاں واقع ہوا

کہ یہاں واقع ہوا اور زینت ناہ کہ بہت سر پر رکھ ہوئے کہ یہاں واقع ہوا

کہ یہاں واقع ہوا اور زینت ناہ کہ بہت سر پر رکھ ہوئے کہ یہاں واقع ہوا

کہ یہاں واقع ہوا اور زینت ناہ کہ بہت سر پر رکھ ہوئے کہ یہاں واقع ہوا

کہ یہاں واقع ہوا اور زینت ناہ کہ بہت سر پر رکھ ہوئے کہ یہاں واقع ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

سجّاتك يا قدس يا سبوح وحنانيك يا من فضله في شئ يلوح وسعدك
يا من أسعد الملائكة والربيع وقدسك الأنبياء المكرمون من آدم وإدريس
يونس ونوح لا أنت إلا أنت إليك يرجع كل شئ ويعود إليك ويرجع وصلاة ناصية
راكبة على خير مغت ومذبح وفي الكف السميع ووجه عن لآل عبدي صفوح
إلى الفاسد محمد الذي منك خلق في أقطار العوالم يسفوح ووجه الناصع
من أسارى حبيبه ييوس وسلاماً تاماً على خلفائه الميامين ^{الذين} بآلهم الراد
كل الموضوع وترذل لهم كل صفت جموح سيماء من التواتر بيد خبير الخبير يسفوح
وخناس الألحاد والزندقه مصرع مذبح كل معضل منه منحل وكل مخلوق
منه مفتوح وراخذ بالعطاء دلوح صلى الله عليه وسلم ما تقابل
الفاضل والمفضول والراجح والمرجوح وتغوت الحماة على الأفتان والوقاء
على الأعضان تسفوح أما بعد فقد قال الكريم في الكلام الحكيم
ليس البر أن تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب لكن البر من آمن بالله

سرت برف من أيقظ الله لهم

في يوم الحشر

في يوم الحشر

في يوم الحشر

في يوم الحشر

ہر صفت میں صفت دن کو کہہ ہی دے ہر صفت کی صفت کا مفید ہے۔ اگر وہ ہر صفت میں
 اول روز کا جو ان تین حکماء نے بنایا ہے کہ مرد ہے۔ لیکن اللہ مرد ہے وہ روز ہے
 کہ میں ہر وقت کے زمانہ میں خود بھی غلطی سے گھٹتا ہوں اس طرح کی خود
 میں خبیث مردوں کا زمانہ بنانا بہت ہے اور اسے بڑے بڑے واپس لے کر بنی خدا کا
 نام ہر سال کے نام کا سر۔ محمد اور علی ایک بار روزانہ کا خواہ اور جان ہے۔ یہ
 سوائے موت کی اور کیا ایک ہے اور اسے صرف ان فرق میں موت میں دونوں ہم
 مذکور حالت میں اور خود میں صرف ایک ہے جب ہر خدا میں خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 الا انفس من مرقا والی لم تحتنا ما فیک الی فی علیا الموت ویرک الاح
 الی اصل میں ان کے ذلک بابت لہو مفکر دن خدا میں تمام نفسوں کو موت ہے
 اور اسے بھی جو موت بنیں وہاں جس نفس کے ہر اسے موت مقرر کی اور اسے حوزہ
 میں ٹھہرا رہا ہے اور اسے جو روز تیار ہے اس میں کھل جائے اور اسے موت میں لے کر
 مفت میں لے کر آئے۔ اس میں کوئی چیز نہیں ہے کہ وہ اسے ان میں لے کر آئے۔

انصاف ہے

ہر صفت مرد کا عالم اس بات پر مقرر ہے کہ اسے نفس میں لے کر آئے کہ وہ روز
 اس میں نہیں ہو کر لائے اس طرح اس میں بھی ہر روز میں دونوں کو میں لے کر آئے کہ
 اس میں نہیں ہو کر لائے اس طرح اس میں بھی ہر روز میں دونوں کو میں لے کر آئے کہ

ہر صفت مرد کا عالم اس بات پر مقرر ہے کہ اسے نفس میں لے کر آئے کہ وہ روز
 اس میں نہیں ہو کر لائے اس طرح اس میں بھی ہر روز میں دونوں کو میں لے کر آئے کہ

فائز الیٰ شمس و سحر و ناز و عجب و بلور و زلف و بخت
 نور و زین و جود و سحر و ناز و عجب و بلور و زلف و بخت
 رنگ و بیدار و ناز و عجب و بلور و زلف و بخت
 سحر و زین و جود و سحر و ناز و عجب و بلور و زلف و بخت
 زین و جود و سحر و ناز و عجب و بلور و زلف و بخت

تیسری شائیں بعد لفرق کا مفصل بیان کی جانے اور نون و غما کا کشتہ سو گھر
 نون و غما کا کشتہ نون و غما کا کشتہ نون و غما کا کشتہ
 کیفیت کتنی حسن و قبح و واقف کا مفسر اور سبب آب حیات کو دان میں نون و غما
 زین و جود و سحر و ناز و عجب و بلور و زلف و بخت
 زین و جود و سحر و ناز و عجب و بلور و زلف و بخت
 جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر
 جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر
 جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر
 جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر جو حق شہر

بحسب ہدایہ اللہ تعالیٰ

اور لفرق

زندگی

عداد کسک شبا تطیر سار سکر که زمانه من بفرماید بر سر خود گرفتند و در
 زندان حبس نام امیر المومنین بدین معنی در روز شنبه - ص - سلام حضرت علی علیه السلام
 زندان بدارد و با فرزند علی علیه السلام که در زندان بود - حضرت علی علیه السلام - وانی
 ابوالوثر شباة الی رسول الله ص فی عرس قاطنة علیها السلام فنها جبریل عن ذبحه
 ذلک علیه فامر الزید بن جبریل ان یصا که فدح بعد یومین فلما طلیح امر ان لا یاکلوا الا الله
 وان لا یلک علی غلامه ثم قال ان ابی یوسف حل فی فی الحی انت خلقتها وانت افیتها
 فانک قادر علی عا دها فاحیا قال لا الا انت فاحیاها الله و جعل فیها
 بركة لا ی ابی یوسف فیا و یوسف فی مرضها فنهاها اهل المدينة المبعوثه و فیها و یوسف

بن عرف ربنا

المصیر و انشاء ابن زید و حالها	و فی امرها لطلالین مزید
و قد فحبت ثم استخرها بها	و فصلها فباهاها یزید
و انضج منها اللحم و العظم و کلها	فکھاها بالنار و هو هرید
فاحیا ذوالعرش و الله قادر	بصا رت بحال ما تار لعود

اور ایک اور مشہور حدیث ہے کہ
 اور کہ کن سوار ایک غلام

فبج کما بود

پہلے ایک مجمع کثیر تھا۔ اور تمام مکان کو مرنے پر مجبور کیا۔ طوفان نے اون کے گناہوں کو
 غصہ سے جھڑپا دیا۔ مگر گناہوں کو اپنی طاقت پر قائم ڈھانپنے میں رہا۔ جب گفتگو ہوئی
 تو انہوں نے فرمایا ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور کب سمجھیں گے کہ اس پر تمام کی کھال میں
 جھڑپا ہو رہا ہے۔ قومی ماذن اللہ! از غلہ کھجے خدا اور ٹھنڈے۔ یہ کن حکم اور خدا عالم
 زینت میں۔ فیض الناس بالنعمة۔ یہ حال دیکھ کر طوفان نے فرمایا تمہیں بلند کرنا

۲۱۳
 نکتہ چہ

(میں نے خود صلوٰۃ بند کر لی)
 ایک زینبہ بانیہ نے اس کی ایک صاحبہ سے ارشاد کیا کہ حضرت میں صاف دیکھتی
 اور کہ اس شخص میں بقایا الملل المقدمة میں ال فوج ہم لکھتے ہیں کہ بقایا میں کہیں
 جو اولاد سے مدد سے بنی ہوئی ہیں۔ ہمارے بنائے ایک وطن ہے جس کا نام سامنا۔ اور وہاں
 اس کے بنی۔ یہ وہی ہے جس کے ایک ایک وطن ہے اور ایک موعود۔ آگاہی دیکھ کر
 خوف نے ہنسنے لگا۔ اللہ کے خوف سے۔ قاتل اور المومن سے کھلیے کہ خوف نے ہنسنے لگا
 اور موزن نے عہد کی با محمد اربع ان کے کہیں یہ ملک سام میں ہے اور وہاں میں تو کیا ہوگا
 خوف نے فرمایا کہ ماذن خدا اب اس شخص میں یہ کہہ جاؤ کہ اس مومن سے کھلیے کہ خوف نے ہنسنے لگا
 تم معہم الی داخل المسجد و اضر بید صلا۔ الارض عند الخواب۔ علی ان کا کہنا

(میں نے خود صلوٰۃ بند کر لی)
 ایک زینبہ بانیہ نے اس کی ایک صاحبہ سے ارشاد کیا کہ حضرت میں صاف دیکھتی
 اور کہ اس شخص میں بقایا الملل المقدمة میں ال فوج ہم لکھتے ہیں کہ بقایا میں کہیں
 جو اولاد سے مدد سے بنی ہوئی ہیں۔ ہمارے بنائے ایک وطن ہے جس کا نام سامنا۔ اور وہاں
 اس کے بنی۔ یہ وہی ہے جس کے ایک ایک وطن ہے اور ایک موعود۔ آگاہی دیکھ کر
 خوف نے ہنسنے لگا۔ اللہ کے خوف سے۔ قاتل اور المومن سے کھلیے کہ خوف نے ہنسنے لگا
 اور موزن نے عہد کی با محمد اربع ان کے کہیں یہ ملک سام میں ہے اور وہاں میں تو کیا ہوگا
 خوف نے فرمایا کہ ماذن خدا اب اس شخص میں یہ کہہ جاؤ کہ اس مومن سے کھلیے کہ خوف نے ہنسنے لگا
 تم معہم الی داخل المسجد و اضر بید صلا۔ الارض عند الخواب۔ علی ان کا کہنا

اختار الله لذكره في كتابه ذكره في كتابه خروجه من الدنيا
وكانوا يا بني ابراهيم وعلينا كذا انما حقا فاسم السار الدمار والثانية والثالثة
والرابعة والخامسة والسادسة والسيعة واليومية حوايا ثم قال اسماء عند الله خلتها
فالت رضاء رضاء ان تعلمين علمك فقال يا بعدد الله لذكر ان اسم السار الدمار
فقلت قلت يا فضل الله في اني بجزفتي على يدك ولكن افرح
اما السار الدمار الاول والثاني ريعول - وان لا يحق - ارايت ذلول والكل
ماين والسادس ماجير والسادس ايوث - فقير ابراهيم ومن موته حزين فقالوا
ما تقولين في علي قال وما في ان اقول في امام الائمة كوصي الالحاء من سرق من
الدين والشارع من لا تسمع التوحيد الله حقيقة موته ولكن كنت واسمك وعبت
وسميت قال ابراهيم اقولوا - فقد ارتدت فقلت كان علي في ضيق له لو ادرك
فلما قدم عليه فقلت ام فرفق فخرج الى قبره واذا عند قبره اربعة طيور بين منافرهم
في مقام كل واحد حبة رمان وانه دخل في فرجة القبر فلما نظر الطيور الى علي عليه السلام
رفرفن وقررن فاجابن بكليم شبه كلامهن وها انك شاركت في وقت
علي قبره وسد به السار فقال يا مولى النفس من الموت يا من في العظام الدار
علي قبره ودمه في السار فقال يا مولى النفس من الموت يا من في العظام الدار

امام احمد بن حنبل



سید



ف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِحَبْلِ فَالِقِ الْأَصْبَاحِ، وَبِاعْتِصَامِ رُوحِ، وَحَابِلِ الْغَدَقِ وَالرَّوَّاحِ، وَنَاشِئِ الْمَعْصَرِ
 بِالرِّيَّاحِ، لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا يَفُودُ، وَلَكَ الشُّكْرُ شُكْرًا لَا يَنْقُصُ، وَلَكَ الثَّغْرِ الشَّامِخِ
 وَالْمَحْدِ الضَّوَّاحِ، وَكَرَمِ عَامٍ، وَافْضَالِ تَامٍ، وَسَيْبِ جَارٍ، وَعَطَائِ مَالٍ، وَالْأَمْرِ
 وَبِرَاحِ، وَاضْلُوءِ عَلَى ذِي الْحُجْدِ وَالسَّمَاحِ، وَالْمَكَارِمِ الْجَلِيلَةِ وَالشَّرَفِ الْقَرَّاحِ
 النَّبِيِّ الْأَمِينِ، وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ الَّذِي أَوْضَعَ سَبِيلَ الْعِرْفَانِ تَمَامَ الْأَيُّضِ، وَ
 أَفْصَحَ عَنِ الْحَقِّ حَقَّ الْأَفْصَاحِ، وَعَلَى الْأَكْرَمِينَ مَبِيرِ الْفَسَادِ وَمُحْيِي الصَّلَاةِ
 سَيِّدِ السُّلُوكِ الْحَجَّاجِ، السَّائِرِ صَنِيعَهُ فِي الْأَكْنَافِ وَالنَّوَاحِ، مَبْطُوطِ الرِّاحِ
 خَافِضِ الْجَنَاحِ، مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَتَبَدُّلِ الْأَوْلِيَاءِ الْمُبَاحِمِينَ الَّذِي اسْتَلَامَ
 لَهُ كُلُّ حَاجٍ، وَخَضَعَ لَهُ مِنْ أَنَاءِ اللَّسْرِ وَالْكَفَاحِ، وَذَلِ السُّبُحَةِ الصِّفَاحِ
 وَعَوَاسِلِ الرِّيحِ، كُلِّ قَاطِنِ الْبُؤَادِي وَسَاكِنِ الْبَطَاحِ، صَلَوةً مُتَّصِلَةً مَا
 اتَّصَلَ النَّوَرُ بِالْمَصْبَاحِ، وَقَامَ الْمُؤَنِّحُ مَحْيًى عَلَى الْفَلَاحِ، أَمَّا عَدُوُّ

فَقَدْ قَالَ غَرَمٌ قَائِلٌ كَيْسَ لَدُنَّكَ تَوَلَّوْا وَجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَدَامَ أَوْفَاقُكُمْ

هَذَا التَّحْقِيقُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اذنیانک حاکم کہ برہمی قاری ہے۔ اور اسکی اس شکل سنیں جو کہ عالم محسوس میں
 اظہار ہے۔ نیز روز بروز روز قیامت اور آخر زمانے کا خبر دین کو بعد از اس
 جو تار ہے وہ کو احاطہ برہمی اور کمال طبع قاری ہے۔

ہر حال پر خیانت نافذ کوئی کہ میں جو انہیں سن ازاد رکھتا ہوں اور ان
 کو بھی از لکھ میں دینے میں۔ حالہ کہ یہ سدا قیامت اس قدر نڈی اور نڈی اور اخلاقی
 حکمتوں پر مشتمل ہے کہ اگر کوئی شخص عورت کو مرتد دو بارہ وراثت الہی میں رکھتا ہے
 اس کے اول حکمت اسکی جمیع مروتی سے ان کی عورت خوف اور امید کا مشیت
 تابع رہتا ہے۔ نیز جو عام اثر ہے وہ با تو کو خوف کے ساتھ با کسی امید۔ اور اگر
 احسان کر عام کی اور غرض کے میں ہے تو جو اسکی عورت کی خوف با امید کے
 مروتی ہے۔ ~~اس کے بعد~~ اور ان کی کا صلیو خاتمہ ہے کہ وہ آخر خدا سے ان کو
 خاطر خواہ ہو یا کہ ہے اسکی کہ مافوق ہر با قیامت۔ صاف نہ اس کے اور ان
 ان خدا سے ان کا اور ان میں سے عالم میں خلد ہر با قیامت۔ نہ امر و رد کا عالم نہ
 نہ کہ خوف نہ وہاں با قیامت حسین ہر با

قیامت کے بعد
 قیامت کے بعد

یہی خیال ہے
 یہی خیال ہے

گر خیال آنکے دل میں راسخ نہ تھا تو کون کا بیت انکو آخر غور پسند نہ ہو سکتا
کوئی - اگر یہ نہ تھا تو طبع کے کون سے اور اگر بالفرض بھی کسی طبع پر ان کی
طبیعت نہ پڑتی تو باقی اور خف کو طبع کرنے کوئی رونا - یہ خیال قیامت ہے
وہ کوئی نہ خیال قیامت کے روک نہ پائے۔

دوسرے ہم ان کے جہاں انہی غور پسند کا مذہب اس طرح بھی اور بھی کیا
ایک خاص خاصہ ہے - کوئی شخص نہیں جانتا کہ خیال انہی کے عام اور یاد رکھوں
سند نہیں اس خیال قیامت کے دل میں یہ شک بھی پیدا کیا اور کرنا ہے
صادق نہ جانے - کسی صنف کی ملو کرے - کسی گزشتہ کو تو یاد و غما
تیرے ہم ان کے ثابت و طبع میں واقع علیہ اس میں نہیں جانتا اور جو
پس آجکل ہے اور انہی کے لئے - لیکن یہ خیال سند قیامت ہے جو اگر
کرنے و در مال خدا کر دے مفید نہ رکھے پر مجبور نہ ہے - اگر خیال آج اور
نوکری کو ایک پسندے کی کھنڈ کوئی نہ اور اسے - کوئی شخص نہیں - وغیرہ

جس کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ کون سا ہے
یقیناً نہ کہہ سکتا ہے

ماہر مانی ہے

نہ کہ روزِ محرم تمام امور کا جو دنیا میں تھا۔ فوراً اس کا نفس رکھ دیا اور
ایسے امور کا جو دنیا میں تھا۔ انھوں نے اسے رخصت کر دیا۔ پس اگر خدا کی رضا
نہ ہوتی تو کچھ کام کو جو صاحبِ اخلاق دیکھ دیتا۔

نوح علیہ السلام اور اخوت کے اس فیصلے کے مسئلہ کی خوبی دنیا میں امور میں علی علیہ السلام
کمال پہنچ کر رہے تھے۔ اور اس امر میں مرکز کی مصلحت کو سب سے پہلے
دیکھا۔ آج دنیا میں جعفر علیہ السلام نے اس مسئلہ کو حل کر دیا۔ اصل میں اخلاق کے مسئلہ کا
مسئلہ کا نتیجہ ہے اور اگر اس مسئلہ کو روکا جائے تو اس کے دنیا والی دنیا کے سامنے
پیش کرنا تو اجتہاد اس زمین کے لئے ہے۔ اور اس کا کہنا یہ ہے کہ دنیا کے لئے
کچھ سمجھنا اور کچھ نہ سمجھنا۔

یہ اخوت کا نام ہے جو خالقِ عالم نے جب بندوں کو خلق کیا اور یہ فرما دیا
میں نے غصہ عیب نہیں پیدا کیا ہے۔ مگر عیب کیسے پیدا کیا ہے۔ ماحولیت اچھی
واللہ اللہ علیہ السلام اور اس کے عیب کیسے ہیں۔ اور کچھ اصلاح میں لے کر مصلحت کے لئے تو لازم
ہے کہ اس امر کو اس امر کے معنی میں سمجھا جائے۔ اور اس کا حکم اس کے مطابق ہے۔ اور اس کا
اصول ہے۔

نفس کا نام ہے جو خالقِ عالم نے جب بندوں کو خلق کیا اور یہ فرما دیا
میں نے غصہ عیب نہیں پیدا کیا ہے۔ مگر عیب کیسے پیدا کیا ہے۔ ماحولیت اچھی
واللہ اللہ علیہ السلام اور اس کے عیب کیسے ہیں۔ اور کچھ اصلاح میں لے کر مصلحت کے لئے تو لازم
ہے کہ اس امر کو اس امر کے معنی میں سمجھا جائے۔ اور اس کا حکم اس کے مطابق ہے۔ اور اس کا
اصول ہے۔

از نظر مقصدی کافی ہے ورنہ عدل نہ بجا آئے کہ عدل عادلانہ بجا آید
نہ اوس روز مقرر نما و ہر جا۔

عقلمندی کو شرف کہے کہ دنیا میں یقین نہ رہد و بد بیا تو اس کا جواب ہے کہ بد
مردنق مدد دے و بیا کہ اور اس کی شان کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر ایک شخص کی
ایک روپہ یا ایک پیسہ نام میں سے نو ترز اس کی شان کے موافق نہ سمجھا جائے
عقلہ اس کی خدمت کرتا۔ اسی طرح اگر وہ ان کی حکم کی مخالفت میں ہوتا ہے
کمی کو مارے تو انہیں اور کون کون سی جرات ہے مگر اس کی مخالفت یا زبردستی نہیں
مسلح ہے اور اس کی جگہ سے اور نہایت کہ تو نے چاہا نہیں۔ اور یہ بھی مخالفت نہ ہوتی
ہے۔ علیٰ ندر الفیاسر خد اشکاء کے احوال کی اہمیت یا اس کی مخالفت کی خواہش
ہی اس کی شان کے موافق ہونی چاہیے۔ از سبب دنیا فانی اور غیر برقرار و غیر بر سر اور
وہ اس قبیلہ میں خدائے اس کی اہمیت کا مدد یا مخالفت و عوض ہو سکتا۔ کہ وہ خد
ابیر اور دائم ہے پس جو ان میں یا زرا اس کی طرف سے ہو جائے وہ بھی ابیر و دائم ہونی
چاہیے تاکہ اس کی شان کے موافق ہو سکتا۔
ابیر و دائم نہیں

اعتراض افراد اس کا جواب

مٹی کا بنا ہوا ہے مگر حقیقت یہ توشتون کے ہر انصاف اور سبطانوں
 اور ہے۔ اسکی روح تو قیفاً آفرینا ہے کہ گرم ازلی نہیں ہے۔ اور انے افعال کے

بازوہ وشتون کا سامع ہے یا ایسی جی تدقیاب شدادہ عز و اوجا کے لئے
 تجویز کی گئی ہے وہ قیفاً اسکی شان اور حال کے بھی موافق ہے جیسے موطر و صاف کائنات

کے صفات کا سب ہے۔ کہندہ الی انسان کے اندر وہ گوشت بھی من جو صفات انبیاء میں مل
 عین۔ اور وہ بھی عین جو اوصاف کے صف میں ہیں اور وہ بھی حوائج از و نفع کے مخلوق

اور وہ بھی جو کتب میں ہے عین اور کتب جو طبع میں ہے۔ اور طبع میں اور طبع میں
 صفات کے کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں

کو انہی میں ہیں جان و ناس۔ ولقد کرمانا بنی آدم و حملنا ہم فی البر و البحر
 من الطیبات وفضلنا ہم علی کثیر من خلقنا فضلاً (اسکی) لہریم کے کتب میں

نیا آدم کو اور انہی میں ہیں جلیل اور کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں
 انہی میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں صفات کے کتب میں ہیں

ان فضائل میں
 وجہ انہی
 کے جلیل

ان ن من کے خط سے جو ایک دیکھتے ہیں اور خط کی صفت کی باہر ہر ایک کے ذریعہ
ان ن معلوم ہوتا ہے کہ خطوں کے ساتھ جس کے اور دو آئندہ آئے ہوئے فائدہ اٹھانے
اور اس پر اضافہ کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد کہ اور اضافہ کرتے ہیں جس کے علو و سفلیہ
اور میں نے بتا دیا میں نے۔ اگر یہ خط غویا زلیخہ دنیا میں کر عالم سنا گوئی
فن بیات جو جی میں دیکھ رہے ہیں کہ خط سے جو خط اور خط سے جو خط سے جو خط
یہ خط ان کے ساتھ ہے جس کے ان ن من کے ساتھ ہے۔ جو یہ عالم کے
مفادات باب لطیف باور بیات اور اب تک تو ہر جہاں آگ ہو یا بیانی
اور یہ جگہ ان ن کی خدمت میں زمین تھکتی ہے اس کے میں منہ خلف نام دنیا کی
دنیا جو حکیم مانے اور اس پر دل ہے۔ بانی کا فائدہ ہوتا ہے اس کے بھی واضح
ہر شے جو اثر ہے زراعت میں ہر شے کا نام ہے۔ ہر شے کے مان
حایت ہے۔ آگ بھی طبع و غیر میں ہر شے کے فائدہ کی نشانی ہے۔
ماخوذ ہے بیات وہاں تک نہیں۔ باہر بیات۔ بیانیات باہر بیات
اور ہم ان ن کو جو دیکھتے ہیں تو اس پر ہر شے کو غالب ہوتی ہے۔ اور کل کل اسکی
نہیں سمجھتے ہیں۔ کہ اس کے ساتھ ہے کہ اس کے ساتھ ہے کہ اس کے ساتھ ہے
ان ن من کے خط سے جو ایک دیکھتے ہیں اور خط کی صفت کی باہر ہر ایک کے ذریعہ

ساتویں

سے جمع میں اور کتا ہے اور ظاہر میں اس صنف کے باوجود ہر صنف میں ہے
 انھوں نے ہم فرمود یا از امر وادی میں کیا ہے ازلی ہے نہ اندر ہے یا صرف ازلی ہے
 اندر نہیں ہے۔ یا صرف اندر ہے ازلی نہیں ہے۔ جنہی دونوں باتیں باہر والی میں
 غیر از کتب و ادبیت وہ از نور خدا ہے کہ اور کو نہیں۔ اور جنہی دونوں
 نہیں باہر والی میں وہ ثابت و معلوم و حقیقت میں کہ ازلی میں اور نہ اندر ہے۔ اور
 جنہی صرف از کتب باہر والی میں وہ ادبیت و نورانی کو غیر من عالم میں نہیں کہ نور
 جوئے ازلی ہے وہ اندر و در ہے۔ اس وجہ سے جس قدر باہر والی ہے وہ منقطع الوجود
 باقی رہی جوئی قسم از جنہی ادبیت باہر والی ہے صرف از کتب نہیں ہے۔ و چونکہ
 ان میں (یا معلوم نہیں) کس معلوم ہے کہ ان میں اور معلوم نہیں کہ ان میں
 کے یکسر نہ ثابت رکھتے ہیں اس وجہ سے باقی رہی کے اعتقاد میں ہے۔
 توئی کہ عالم علم نفسیہ عالم فعل کے ازلی ہے اور وہ ان کی عالم علم ہے
 مخلوق و غیر مخلوق و مکان کے کہ ازلی میں و جنہی عالم قدس کی وجہ سے موجود ہے جنہی
 سے ان کے ازلی ہے۔ و چونکہ ان کے ازلی ہے وہ حقیقتاً باہر والی ہے۔
 بعد انہی اور وہ ازلی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان میں کہ
 وہ اس کے

بسم اللہ
 الحمد للہ

کو زود کا عالم نے اور کئی کے بدایا ہے مگر ان کے کہہ سکا انہی نے کہتے ہیں
 جب از حد نبی آیا ہے مگر مگر نے عصر کی رہنا اند اعطیت نبی آدم و
 یا بلون و تنعمون ولم تعطا ذلک الا حق فاعطنا ذلک الا حق فقال
 نعم وخری وعلی لا احوال درتہ من خلقت بیدے مگر خلقت کہ کن تھا
 فقالت ابوبکر المؤمن ارم علی الہ من الملائکہ الذین عندک -

محمد بن زکریا کہ میں نے آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و
 زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ
 افند میں تمام ان کے حق و مہربانوں با غیر انبیا۔ اور انہی نے غیر انبیا
 مگر امامت کے اس میں افند کیا ہے اور یہ ہے کہ انبیا و صل علیہم افضل
 شیخ مفید قدس سرہ کی کہ یہ حد میں کہ میں افندت الامام علیہ السلام ان انبیا و صل
 من النبی افضل من الملائکہ وہ اور میں نے اس مطلب پر اس کی افند کر کے کہ
 حسین خدائے فوہی فلما للملائکہ انہی انہی آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و
 زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ
 آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ

آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ
 آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ
 آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ

آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ
 آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یونس و زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو بھی افند کیا ہے۔ انہیں۔ اگر مقرر کی تو یہ ہے کہ

الشیخ
 فضیل بن یحییٰ

علی دوم

[illegible]

دوای بر روی رخ فغانه ان الله صطفى آدم و نوحا و آل ابراهيم و آل عمران علي
العالمين سيد خذاه لعمري و آل ابراهيم و آل عمران كوثام عالم بصفتها
روى عام غاص من بطنه حتى يوصل من خذاه اولئك اعرفكم

نیز به این معنی که خود را معنی می نماید و در آن انبیا هم می باشد
و در آن هم معنی که خود را معنی می نماید و در آن انبیا هم می باشد

اسم من علیٰ بن ابی طالب

[illegible]

الحمد لله الذي سخر لنا ^{البر} ما يشاء غيره فاشتبه منه ما اراد وصحى ضد ما شاء
وتسخر ^{البر} وفطر حكمته التي تحت عن دركها الافكار وفصرت ذنوب بلوغ نهايتها ^{البر} الاوهام
ما تنخفض من كواثر الدهر وشيخ ^{البر} وودت الارضين بلوات الجبال حتى رسي فيها
اصولها ورسخ ^{البر} والصلوة على بعثته الذي طهره بيله عن كل دنس ورسخ ^{البر} فضله

عن جميع من ياتى وعلى فتر من انقضائه زمانه ونسخه وعلى الاطاب من ذرته
التي منها على راس الاسلام وبذخ سيماء على الوصى المطلق والخليفة المعبر عنه
بالحق امير المؤمنين على الذي ابطال حيل الجور وفسخ وغسل ماء اصلية كلما
انتجس واشغ صلوقة متقبلة مطبقة محكمة متقنة ما باض طير وفرخ و

صاح صاح وصرخ اما بعد فقد قال الله الحكيم في كتابه ليس التران
تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من امن بالله واليوم الآخر

[illegible]

کتابخانه ملی

در باره وقت من مباح الامر ادر آن آرمون کو مضر الحاکم۔ اس کے فائدہ میں ہے اور
دعا مستطیع ہو جائے۔ اور در بارہ حاضرین کے ساتھ محبت و مہربانی کے نہیں اور
بسیار فریبنا فوٹا کچھ کرنا کی فکر نہ ہو غیبا میں محبت کے کم نہ ہونے کیلئے مہربانی
میں۔ علیٰ ذلک التماس اس قدر الیٰ وریا کے دن لیا علیٰ بھی اور ان حاکم اور ان ملک میں
کے ذریعے ساکنان خطہ غیر الیٰ وریا میں جو جمع انہر اصطلاح میں انہر و مہربانی کے نہیں۔ اس
کا حاضر کے درمیان دنیا و ساز و سامان کی کم ضرورت نہیں۔ بسیار فوٹا در حاضر میں
کلاہ زینار کی حاجت نہیں۔ گاڑ گزروں کی ضرورت نہیں۔ مصاحبین و خدام کی حاجت
نہیں ہے۔ مال و زروان کی شمار میں نہیں ہے۔ کوئی بی بی نہ کرے جو افکار ہوگا
بلکہ بی بسیار فوٹا کے نزدیک نہیں ہوگا۔ بی کلاہ زینار کے آفتاب کا شعاع میں گہرا
سرا کھیر ہوگی۔ مصاحب و خدام کے عوض ہوگا۔ لفر المود من اخیه و ائمه و
ابید و صاحبہ و بنیہ بسیار باکی باکتا ہوگا بنیا مان کے اوجہ نور کے اور نور
مان یا اثر اولاد کو فرار کرے اور دے ہوگا۔ عموال شمار ہوگا و شیر احمال
مسیبہ آسمان امیر کے منجلی اور ان کے انہر نظام کو ہم یونانی اس کا لفظ
المشرب و موزا ایا کا موزا

اوریں

کوہ دریا کا نام ہے۔ نذیر اسکی اعمال حسنیہ ہیں جنہیں کہیں تک اعمال کف آئے ہوں
اور نوبت بیان کی محبت و ملا محمد و آل محمد صلوٰۃ علیہم وسلم فرمیں
اعلیٰ زینت صاف ہو گئے۔ اسروں کے اند کی دسویں دھام سب شجرے اور بڑے کوفے
رکھ دے دیے۔ **تَفْحٌ فِي الصُّوْرِ فَصَقْ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْأَمْثَارِ**
اللَّهُ ثُمَّ تَفْحٌ فِي أَخْوَىٰ فَاذَاهُمْ قَامَ نَظَرٌ دِمَاوَدَ كَيْسَ زُرْعَا
رِنْفَارَ بَحْبِ مَنِي تَوْبِنِ سَلَمَ كِي سَرُونِي سَرِنَ سَرَكَبَتِ آتِ آتِ نَاجَا
سَرِنَ سَرَكَبَتِ آتِ آتِ نَاجَا
ہر بار کی آمد کے وقت جو نفارہ جھپکا باجوٹ پر گئی صورت اسکی
سے ہر اور زمین اسکی تمام اہل آسمان فرض ایک عجیب سیٹھا جاسکی۔ ہر ایک

[illegible]

علیہ السلام

وفا دہانی طور پر آگیا۔ درخت کی گتہ گتہ باز آئندہ منی انے کام جامع ملے اور ملک میں
سہ پہلے۔ اور از خود کہنتی سر قلوب ان کے تعلق ہو جائیگا۔ جس طرح کہ جانتے اور
دفعہ سے کہ جانتے۔ اور رفت و رومار عالم موانہند کہ حکم دیا جو بار بار
کو دوں کہ کور بار بار منی خود کہ گئی۔ اور سمجھنے کے بانی جو بہتر زن سونگہ دیکھ مافر
اور رض ایک عجیب سچائی منی آجائیکہ۔ اور وقت رض الہی مسطح بانی جابلی
سکر اگر ایک غم غم شرف منی کھا جا تو موزے کے دیکھ کر۔ اور سر ملت منی
عالم کسے کہتے ہیں۔ مگر وہ دردمار عالم اونگہ پیدا کرنے کا دوام
اور وہ کھا تو ان کے کسے کی از کتب جابریہ پر آگیا۔ جو رض تمام بحث
آجائیکہ۔ گوشت اور آگے۔ اور دردمار عالم موانہند کہ حکم دیا اور ان کے بار
جمع آئے جو گوشت تھی اور اب منی ~~کھانے~~ کر ایک دوا کے غلط دیکھ کر
اور صحران و بیابانوں اور طعن سباع منی علی گئی تھیں۔ فتحیہ ملک مصر غم غم
فعدہ ایک عجیب افسانہ اور وہی اذن تمام خاکوں کو کہ کسب کر قبر منی جو دیکھ
اور وقت را افند از منی مونا اور تھے اور تھے اور در در قبر منی کا زندہ کر
نقل آگے۔ کہ عالم منی ~~کھانے~~ دوزخ منی کہ کھانے

آگے اور

میں

مذبح زلزله آئے۔ بہتک زمین تمام انفعال کردی نہال کر مابہر ڈال دی گئی اور
جو بھی ٹوڑھے ہوئے۔ وقفہ کل فوت حمل علیہا دریں انکھارے و مایم لکھا
اور کس عذاب آئے مذہب

اور وقت کی عجیب حالتوں میں ایک شخص نے کھینچ کر لے کر لے کر
روانہ ہوا۔ لیکن تو ایسے ہوئے کہ دیکھ کر درگاہ عالم آئے فرشتوں کو گھبرا
اور باقیہ خفت بکراؤ کے پھر آئیں۔ اور یہ اذیتوں اور کشتیوں اور
میں سے جابن۔ ایسے کہ غصہ محسوس ہو کر خوف اس قدر ہو گیا کہ خستہ درازوں

اس میں ایسے گزراؤں میں خوف و ہول و مہم الفقار و اہل الافات ظالمات
والصائبہ علی السبیل و یہ کہ گھبراؤ جو دریا میں فقر ہے سو اور آفتوں

اور عذوبہ پر صبر کرنا ہے۔ لیکن وہ کہ گھبراؤ جو میدان حشر میں ہو
جو پیرن کے محاورے میں جنس اور کھنکھناتے ہیں نہایت وہ ہیں کہ نہایت
حشر میں ہیں و ہول و المستکبرین امانہ امشی و امانہ اہل او علی قول الحق

من اہلہ او علی الکالیف الشہد فلم یاتوا لہا اور بعض سپاہ جبرہ ہونے

وہاں سے امداد

سودہ خانہ

میں سے

حضرت فرمایا مرفع صوته بقبار الالعب الله الشياطين على منكبہ وضربا
باغنا قہما عہدہ حقہ عملت اور پھر جیادوں کے سمندر میں کھلے ہوئے مکرر کہے
کچھ جوابیں اور کچھ عداوتیں۔ یہ وہ کلمہ ہے جو زکوۃ خواہوں کے لئے اور
حق۔ پس دوسرے جہاں زکوۃ اور انہی کی نفس و ہر نفس کے جائز اور غیر
انہی سمندر کے کھلے۔ واما من منع زکوۃ الخلال فثقلہ اللہ تعالیٰ بان یقل من
زادہ الا ارضہ الحشر بل نہ بعض الاخبار انہ یقلی نقل و اہل
من حراہ طبقات الارض بل بعد فلا یقل و علیہ فیض بہ الملائکہ و لہامن
منع زکوۃ انہ یقل فیما مر لہا مسجناہ یا حضارہا فتخص فتجی سائر جہم فتکوی
لہا جہمہ الخ الخ اعرض لہا اولاً عن الفقیر ثم لکوی لہا جنبہ الذی
اعرض لہا ناسیا عن مستحقہا ثم لکوی لہا خیر الخ الذی ہوا شہد و رب
اعراضہ عن الفقیر و مؤخرہ۔ (من شاہ الاسلام) قال صاحب الادارہ ومنہم من یأمر
قبرہ و لہا ناسیا عن مؤخرہ و مؤخرہ کان فی الذی یأمر و اناس یلبس و لہا غیبہ
نہ انہ و منہم من یأمر و لہا ناسیا عن مؤخرہ و مؤخرہ کان فی الذی یأمر و لہا غیبہ
وقال الفیاض فی نفس الاخبار ان الارض الخ و یقولون قد یقف علیہ الخلال
و حارۃ الشرف و فیما مر لہا مسجناہ یا حضارہا فتخص فتجی سائر جہم فتکوی

رضی اللہ

کے نام پر وضع ہو کر ہے کہ جو کہ اس کے معنی میں ہے کہ اس قدر مدافعت کرے جس قدر
 جو ان کی کہ خیال میں بھی نہیں آتا۔ خاتمہ امر صدقہ کے یہ مطلب نقل کیا ہے
 درخا علیہ السلام کا کہ ایک قبر کی طرف سے وہ اپنے بیٹے کو دیکھتا تھا اور وہ
 دیکھ کر کہتا تھا کہ اے میرا بیٹا! میں نے تجھے یہاں سے لے کر آج تک یہاں تک
 کہ وہ میرے ہم ملامت ہو۔ فاورانہ خروج الحب من القبر فخرج وکس لم یزال وللاطلا
 قال عیسیٰ مایک قال مت منذ تعین منذ فاسکت حرارة الموت من صدای
 فانی کنت حیدر حائل فخلت لربا خوضا لرحل فاقدرت فیه فلدت فخلت فیه
 فانی کنت فانی ربا عز وجل عن ذلک فقال اما تحیت من اعدت فاسکت اما کنت
 صاحب فند اعلیٰ فیک علیہ السلام وقال لہ صاحب اعدت فکنت صاحب اعدت
 فکنت ربا کنت علیہ السلام وکنت صاحب اعدت فکنت ربا کنت علیہ السلام
 فاند کے محض منہ سے نہایت سونامی میں مقبول اس کی کف کے نامہ حال کے حال
 اس کے ختم کے نامہ حال میں درج کی جاوے گی۔ اس کے بعد کہ جس کی وجہ سے
 خود کو الہ کے نام پر دے رہا ہے اللہ کے انصاف خیر کے من عباد الفسنة وضریم من الفسنة
 الف رقبہ وضریم من الفسنة وضریم من الفسنة وضریم من الفسنة وضریم من الفسنة
 مدنیہ من ذلک حمران۔ اور اس کے بعد کہ جس کی وجہ سے
 ان کے نفس کے کہ حمران

بسم الله الرحمن الرحيم

خذك اللهم على تنابع نعمك العوائد وتعالى عوارفك الزوائد وكفعلك الكروا
 والشدايد وتفريجك الجحوم القواطع والاسماء كالسواطع الحاديد فيا من انت
 كل رائد ومحب كل ناموس وجميع عائد صل على حبیبك الذي ارسله
 لنشر الفوائد وبسط الموائد صلوات عاقبة نائمة عارضة صالحة
 مشقة زامة كالدرا الفرائد وتبليغها شامله كالملة الماسعة في نشيد القواعد
 وتكميل العفائد وعلى آله العزلاء ماجد شيا على صمد الذي هدانا لهذا الى الحق كل ناكث
 حائد وما مل عن النہج القويم صائد والعز كل حاسد له وهالك عليه رائد
وبعد فقد قد الله في نعمك كبر وفضل خطب لكيس البر ان تولوا وجوب

اس آیت سرلیف میں بیان اور اور نماز کے لئے ہے جس میں فرمایا ہے کہ ہر عباد کے لئے
 بریں داخل ہے۔ اس میں کہ جس طرح عجم اور ملت خواہ وہ کون سی ہو بلکہ کہ جو
 وجود کے تقریب سے خود حضور آدمیوں کے حکم و مانع نے اسے قبول نہیں کیا تھا اس لئے
 نہ خدا میں ہے اور نہ خدا کا کہ نہ تو میں۔ ورنہ خدا نے عوام و خاص میں کہ جو
 کہ جائز میں۔ عقد اول و ثانی و ثالث بیان ہے کہ اس عقود کا وجود مانع نہیں علی
 خدا القیاس بخیرین میں وجود و ادع کو ایک کائنات میں اور کہے میں ہر شے کا شوق
 ایک روحانی ہے تو اس کی شے۔

اور جو کون
 اور جو کون

انکوئی محسوس نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ محسوس ہوتا مرنے کی صورت میں ہے اور اس میں کوئی
 حادثہ نہیں ہے۔ عدول ایک باعتبار قدرت پروردگار عالم کا قزو و مصلح ہونا ہے
 اور ایسے مخلوق کا بقیہ کیا جائے جو نفس اور روح پر اور اس کے جسم بالکل نفی ہو۔ تو نہ
 عقلی صورت میں اتنی ہر محسوس نہیں۔ ایک یہاں مخلوقات میں جو غیر موجود ہے یا صرف
 جسم ہوگی۔ یا صرف روح۔ یا جسم و روح۔ اور جسم و روح یا جسم محسوس ہوگا
 غیر محسوس۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ جسم پروردگار کے میں جو محسوس جسم
 و نفس روح کو کہہ کر خلق نہیں ہے جسے جادہ اور ایسے بھی جسم ہوا کہ میں جن میں روح
 موجود ہے جسے پیدا کیا۔ لیکن مرنے پر اور ایسے بھی پیدا کرتا جو بعد جسم ہو
 جس طرح ایسے پیدا کرتے ہیں جو بعد روح میں اور اگر الٰہی نہ ہوتا تو اس کی قدرت
 ان نقصان ثابت ہوگا اور صرف جسم یا جسم و روح تو پیدا کر سکتا تھا اور پیدا کیا
 روح یا جسم نہیں پیدا کر سکتا۔ حالانکہ اس کی قدرت عالم نام ہے۔ اور اگر الٰہی نہ ہو
 عقل تصور کر کے دوسرے نہیں سمجھتی اور پیدا نہ کی ہو۔ جسے قسم کے اختیار اور قدرت
 و قدرت تعالیٰ نے اس کی قدرت کے انبات کے واسطے پیدا نہیں کیا مگر اس قسم
 مخلوق پیدا کر کے جو روح و جسم ہو۔ اور اس میں کوئی عقل کی طرف سے
 اس حالت الٰہی

کہ اگر اس کی
 اس کی حالت الٰہی

بیان کر دے عالم لا ایش نہایے (خدا اللہ اور علیہ السلام اور صاحب علم نے تو اس پر
 اللہ کے سوا کوئی تبارک و تعالیٰ نہیں ہے۔ ایک مقام پر کتاب ہے اذ یوحى ربک الی ملکک
 اتی معکم فتبوا الذین آمنوا جب کہ روئے کار نہ ہو تو فرشتوں کو کہ میں تم پر
 ساتھ ہوں تم مومنین کے دوزخ اور جہنم کو نہ لے جاؤ گے۔ کہیں نام لکھ دیا ہے من کان عدو
 اللہ وعلیہ السلام ورسولہ وجیرتہ سکا لثانی اللہ وعلیہ السلام ورسولہ وجیرتہ سکا لثانی جو کہ اللہ کا دشمن ہو
 اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسول اور جیرتہ سکا لثانی کے دشمن ہو تو وہ جہنم کا رہائے گا
 دشمن ہے۔ علیہ السلام القیاس نامی قرآن مجید پر مبنی ہے کہ فرشتوں کا جنتی ہونا
 پر خدا نے نہ لایا ہے۔ اور جبریل علیہ السلام کا ذکر ہے کہ تم میری امت ہو اور تم
 جو خدا نے لایا ہے اس کے کوٹھڑی کی۔ خود میں باقی رہا میں کہہ کر ان نبی آدم عشر
 آدمین کا کہہ اور بہشت جن کے دوزخ میں اور جبریل علیہ السلام کا کہہ جن کے دوزخ میں
 اور جن کے دوزخ میں مگر بہشت جن کے دوزخ میں۔ وہو کل کلمہ عشر الصور
 اور یہ سب کلمہ عشر جن کے دوزخ میں و حیوانات برتہ طیرہ عشرہ۔ وہو کل کلمہ عشر
 الحروف البجریہ اور یہ سب کلمہ عشر حیوانات کا عشر میں جس سے معلوم آدم
 کا کہہ اور بہشت جن کے دوزخ میں کہہ کر اور ایک کہہ۔ لیکن جنت کرور
 ایک کہہ دوزخ جن کے دوزخ میں کہہ۔ باہر کے زمانہ۔ اور یہ سب کلمہ
 دوزخ فرشتوں کے مقام ہے۔

کہ سب دوزخ
 ہزاروں کہ

[illegible]

نورضاقت از این مقام که در نوع محض مجبور بود و در سلسله کرد با جنون او سکون و کمال
اورده و لکن و شکر و بر کردید - این طبع که بنیاد کون است فی الحقیقه با کمال شکر و شکر
میا - کتب خودی که مجبور است که بنیاد کون است و بنیاد کون است - هر یک از خود و شکر و شکر
مور کون الی شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
الکلیه شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
که در کتب و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
از حاکم و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
شکر و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
که در کتب و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
با کمال صدف عقل و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
یک لفظ که شرح است و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
یک صدف و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
مان حرف و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
که در کتب و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر
که در کتب و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر - هر یک از خود و شکر و شکر

کہیں شہر یہ یا ذریعہ ہونی چاہیے کہ جو ملک کے ذریعہ سے کہیں فروغ ہو کر ملک بزرگ بنی میں داخل ہو سکے
 اور کہیں محض مذریعہ تفریح و تہذیب کے۔ جس پر اس کا کلام و حکما میں اہل شہر میں ہی رہے
 اگر ہے بھی یہ شہر مختلف عنوان سے ہوتی ہے۔ کہیں اس کے فروغ میں کہیں اس کے علم میں
 اشیاء و غذا کی منی محدود ہے۔ کہیں اس کے اشیاء و غذا کی منی محدود ہے۔ کہیں اس کے
 کسی خاصہ کے لئے زندگی کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور کہیں اس کے فروغ میں کہیں اس کے علم میں
 اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔
 در درجن کی جو کثرت ہے۔ حرمانت کی جو کثرت ہے۔ حرمانت کی جو کثرت ہے۔
 پریشانی کی جو کثرت ہے۔ حرمانت کی جو کثرت ہے۔ حرمانت کی جو کثرت ہے۔
 کثرت اور غنا و منی جو کثرت ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔
 تربیت کی کثرت ہے۔ اور غنا و منی کی کثرت ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔
 رفوں کی کثرت ہے۔ اور غنا و منی کی کثرت ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔
 کثرت ہے۔ اور غنا و منی کی کثرت ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔
 اور غنا و منی کی کثرت ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔
 اور غنا و منی کی کثرت ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔
 اور غنا و منی کی کثرت ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔ مثلاً اس کے کثرت کے لئے ہے۔

اور صومعہ نہ ہے۔ شدہ نطفہ حقیقت میں ایک موٹر کی مانند ہوتا ہے اور جس
 میں آگاہی ہو کر۔ جب علقہ بنائے تو یہ انداز موٹر ہے اور جسے نطفہ بناتا ہے
 تو کوئی موٹر کہے۔ جب گوشت بن جائے تو یہ گوشت بن کر ہے اور جسے
 دہشت و تپن ہو کر۔ جو اس کے داخل ہونے پر کسی میں کھینچ کر دیکھا جاتا ہے
 اور جنہی نے کھانے کی پانچ چیزیں ایک موٹر میں داخل ہوتے ہیں۔ کہ وہ
 کھانے کی چیزیں کہتے ہیں۔ جو اس کے افوارہ بننے سے ہر خوراک بہت گھٹا
 آگے۔ دماغ کی موٹر اور طبع مری۔ اور دماغ کی اور طبع طبع کی موٹر
 اور طبع مری اور دماغ کی موٹر اور طبع۔ کی خوراک صرف خون ہے ہر جہے شہد
 کی خوراک شمع ہے جسے دماغ کی خوراک صودہ ہے جسے طبع کی خوراک غذا ہے
 جسے دماغ۔ کہ وہ انہیں۔ کہ ان کی موٹر کا عنوان صبا ہے۔ اور جنوں کا کہنا
 کہ صبا۔ خفہ رعب کی موٹر کا انداز آگے ہے۔ اور جنوں کا کہنا۔ کہ گوشت
 موٹر کا انداز آگے اور باطن و مخاط کا نرمیت آگے۔ اور طبع
 آگے کی ایک کو دماغ کے نسبت نہیں۔ اگر ارضی میں ایک کی موٹر
 کہ وہ خوراک بن جائے۔ کہ وہ درجہ صبا کہ کل افکار
 کہ وہ

[illegible]

[illegible]

من کان عدواً لله و ملائکته و رسوله و جبریل و میکائیل فان الله عدو لکافران
جو رب خدا کے دشمن ہیں اور اس کے فرشتوں کے اور اس کے رسولوں اور جبریل و
میکائیل کے تو اللہ بھی ان کے دشمن ہو گا۔ اور عداوت کا فرائض چکی ہو گا۔ کیا بعض
مکافران خدا کے دشمن کہتے ہیں ہر وہ شخص نہ ہو اور اس کی نفرت سے ہر ایک یہ بات حق
یاد رکھو فرشتوں اور رسولوں کی دشمنی میں گرم ہے اور جہاد و کھال جسے مغز و شہول
کو دشمن کہتے ہیں۔ تو یہی سبب یہاں ہے کہ دشمن ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لیے
جو کس کے برادر دشمن و صلیب و عیسٰی نے ہر محل و موضع الہی کے دشمن ہیں۔ الہی
صرف یہی خفا ہے انگوٹوں کو ایک طرف حضرت کا نہ تھا۔ لیس اس عداوت کے کوئی
تے نصف نہیں پیدا ہو سکتے بلکہ از روئے حق و حقیقت ثابت ہوئے۔ اربع ہزار
در خطبہ گفت خداوند کی کہ حقیقت کو نہ بیان سکے اور اس وقت کے لکھا تھا اور دشمن
ہو گئے۔ اس لیے حضرت کے قصائد و مناقب کا فہم دشمن نہ ہو گا اور نہ ہر بنی آدم کا
دشمن ہو گئے۔ لیکن یہ عداوت انگوٹوں کا حضرت کو اس لیے کہ دشمن بنی آدم کی خطبہ
خدا کا تھا اور اس کے عداوت کہنا اور کہ نقصان نہیں ہو گا۔ یہاں تک کہ
الہی ہے کہ جسے نقاب پر از شہر کے دشمن دیکھ سکتا اور اس کی انگوٹوں میں اتنی قوت
ہی کہ اس کے نزدیک نہ ہو کہ اس کے دشمن نہ ہو۔ اس لیے کہ
بعض خدایہ دشمن ہوں

افعال وند بر حق مختلف ہیں۔ جو بر نورنا غلط طبع کے کلمہ نفس جو حرف سرور ہوا
آیتا ہے اور غرض میں بد آیتا نفع یقیناً نفس ہوتا ہے نہ وہ کرنا سر مارنا نہیں
اور جو نہ ملک اس کے بر غلط کام کرنا ہے۔ اس کا وہ ہے جو بر نور دو عالم کو پیدا کرتا ہے۔
جہے مگر نیک و نوالد کا طور میں مگر جسے کلمہ کی حکمت با آفتاب کے نور سے
درست ہے جو بر نور کے اولیاء ہوا میں ہیں۔ جسے جو بر نور کے اولیاء ہوا میں ہیں
اور جو نہ ملک اس کے بر غلط اعدا کو پیدا کرتا ہے مگر نہ بر سبیل نور اور نیک کلمہ

جسے کلمہ کی حکمت نفعی سرور و شادمانی میں۔
جو نہ قول نفاذ ہے جسے نزدیک وہ نفس ناطقہ میں جو نہ ان غلط فہم اور جسم کے
میں جو نہ کہ کلمہ جسے کلمہ میں ہے نور و نور و خبر و حسن ہے نور کا کہ علامہ نفس
اور سر بر خیز ہے نور کے سلطان کیسے۔ یا نحو ان قول غلط فہم ہے ان کے نزدیک
علامہ علامہ نفس ناطقہ ان میں کہ میں دو زبان کی مابین مختلف ہیں۔ اور لیست
نفس ناطقہ ان میں کہ فوت و علم میں ہی پائی ہے۔ ان جو اور مرد و ماضی لیست اور ان
و کو ایک کے وہ ہے جسے نفس ناطقہ کا فعل ماضی میں ہے لیست۔ اور نفس جو اور مرد
ہے میں جو نہ بر احوال غلط ہے اول درینے میں حرف مزقہ اور اس کی حکمت و طاعت
میں مستغنی ہے۔ ان کا نام علامہ مقول ہے۔ اور لیست انکی سفید مہر کہ میں میں
ابن کر جسے ان میں میں ہوا ہے

ارضیه جویدر جلالہ عالم عقل نہیں انمولیقرتہ نامہ اور الفیض نامہ۔ جن کو ان کے نام سے
 کہتے ہیں۔ ملائکہ میں ہیں ارضیہ اور خدیوہ اور خدیوہ میں ملائکہ کیا جاتا اور اگر
 سر انقیس میں نور و نور شیا طین کے شجر کیا جاتا۔ بہر صورت اس قدر زخوف ہے کہ اصل
 وحدت میں ملائکہ کی اسک نہیں ہوئے خدیوہ مولیٰ لاکہ کہ جسے ابن رشد وغیرہ۔ لیکن
 ان میں شرفیت انمولیٰ اور مرتبائی ہے خدیوہ قرآن مجید خدیوہ کے فرشتوں کو بانی نامہ
 جنہیں ایک ششکا جملہ عشر میں کہتے فرشتے جو عرش الہی حاکم میں و جملہ عرش
 ربک بوصفہ تمانتہ۔ دوسرے فرشتے میں جو اردو عرش کے مغرب میں۔ جب
 فرما ہے۔ و تروی الملائکہ حاکمین من حول العرش۔ تبری قسم کہ وہ فرشتے میں جو
 اعمار و اعظم مدد کرنے کے ہیں۔ جنہیں جبرئیل و میکیل میں۔ قال انہما جبریل و میکال
 جو حق قسم کے فرشتے ملائکہ حاکم ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے۔ و الملائکہ ندخلون
 علیکم من کل باب سلام علیکم ہر رنگین فرشتے جنت میں داخل ہو گئے ہر دروازے پر
 سلام علیکم کہے ہوئے۔ یا نبیوں علیکم السلام۔ علیہا ملائکہ۔ غلاظہ شاد ج
 لا یعصون اللہ ما امرہم اور انہما و ما احبنا اصحاب النار الاملائکہ
 جنہیں نے کسب پاکت عینی۔ یا مالک لبقض علیہا اور انہما کہ زبانہ کہتے ہیں جب
 فرمایا ہے۔ سندع الزبانیۃ۔ حمزہ و طاء میں جو ہر آدم پر مغرب میں لغویہ عن
 البین و عن الشمال قعی۔ اور انہما باہر لا مقفایہ۔

ان ملائکہ اور فرشتوں

من میں یہاں

سفلی کے

انہی عباد کے لئے اور عباد اللہ کا حق ان کے اور عباد کے لئے جو کہتے ہیں کہ ان کے

اور اگر وہ جو دوزخ کے لئے ہیں۔ اور وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
قرآن کا نام اور وہ جو مختلف عباد کے لئے ہیں۔

سید علی
اور وہ

زین کے لئے جو دوزخ کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔
وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔ جب وہ اللہ کے عباد کے لئے ہیں۔

در تمام نطق مشرق و غرب آن را نه بگویند - بلکه صوت و خوش آید - جبریل در وقت
صوت آن را می گوید و صوت گویند به گویا جبریل آب از پیش آید - از دوزخ
صوت نه از کوه اصل صورتش در صورت دیگر جبریل است سر در دماغ عالم زمان
و راه کلافه المبین نیز انق شرفین -

و منی آبرایان یسوی الله قال لکرمیت احسن ما انتی علیک ربک
و منی فقه عند فی العرش ملک مطاع تم امین فما کانت قوتک و ما کانت امانک
فقال اما قوتی فعبثت الی مدائن لوط و هم اربع مدائن فی کل مدینه اربع مائه
الف مقاتل سوی الذراری فخلتهم منکلا و رض الفضا حتی سمع اهل السما
اصوات الدجاج و نباح الکلاب ثم هوبت من فقلتین و اما
اما منی فانی لمراد منی فقد و ته الی غیره

لیسر صدق علیه السلام من دوری عبد الله بن عباس علیه السلام
آسمان بر زلف کشید تو سانه امیر علی - حک نام زبیرت و سر قول الله خلق
الانکسارات النور حیرت که بر غیر منکس عرض یا محمد اعبر علی بركة الله
فقد و زانه لک بصرک و مد لک امامت فان هذا فقد له بعبه حد
لا ملک مقرب ولا نبی مرسول غر استی فی کل يوم اغماسه فی غم اخراج
فانقض اجنحتی فالبس منی

لا خلة الله تبارک و تم
منها مکات
ملیحه لا نفه

فیه

نور منقش

حکایت از من

مفتی
حاج

۱۰
 و قد
 انما حصل في هذا
 اول
 اسرار الفنون عموما

موقوفہ کریمین۔ خانہ خصال میں درج ہے کہ اس کے مال سے ان کے لئے
تبارک و تعالیٰ اختیار میں کشتی اربعہ اختیار میں الملائکہ جبریل و میکائیل
و اسرافیل و ملک الموت۔ "میرزا حسن نے لکھے ہیں کہ میرزا حسن نے خانہ خصال
میں درج ہے کہ رشتہ داروں میں سے ہزار رشتہ داروں نے غیب کیا ہے۔ ایک جبریل و اسرافیل
و اسرافیل جو جنت ملک الموت۔"

نبي الله محمد صلى الله عليه وسلم
 جبريل عليه السلام جاءه جبرائيل
 عليه السلام من ربه عن ابن جبريل
 عن ابن عباس قال كان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم في مكة
 في الغزاة وكان يحب أن لا يسبقه
 إليه أحد فاذا انتهى في صحن الدار
 وأذراة في حجرة من خلفه فقال
 السلام عليكم كيف أصبح رسول الله
 صلى الله عليه وسلم؟ قال له وحيد
 قال نجيب يا أبا عبد الله فقال
 عن خالك الله عما أهل البيت
 حيا قال له وحيد
 أصحيت وإن لك عندي مدحجة
 أحدها إليك أنت أمير المؤمنين
 وقائد المسلمين وسيد الكون
 والدين وسيد الأئمة ما خلا
 البيت النبوي والمرسلين والوجهين
 نعم القباية ترفعت وشيعتك مع
 محمد وعزبه إلى المحبان فقد انزعج
 من خلافك بحب محمد وأحبوك
 وبغضه البغضواك لا ينالهم
 شفاعته محمد أدن مني صفوة الله
 فأخذ مني النبي فوضعه حجره فأنه
 النبي فقال لم يكن وحيدا

کتاب

قد استجابت دعائکم

[illegible]

و کمال پیچیدن آدم
و روح با طوبی
و نزد امرت بنی
عاقبتا و شهادت

فصل فی

خوف خدا کی کمی کا اندازہ نہ تھی درختوں میں رو کر قال وسمو ان جبریل
 انی السبحہ وھو یکہ فقال یا یکتب قال یا لہدراکی فواللہ ما حفت کی عن منہ خلق اللہ
 انما رجا فہ ان عشیہ فقیہ فی فیہ۔ وقال ما خلک کما سئل منہ خلقت النار
 ۴۲ سر علی ان میں سے ایک اور جو کہ عالم کے ہیں و احادیث میں ہم نے
 میں۔ یعنی کہ ہم نے ان میں۔ مگر ان کے مع عالم میں۔ بہتیرے اور موجودہ گاہ گاہ
 ہم نے تو انہیں کہ جو کہ نہ قدرت نہ زہد نہ ذکر نہ تسبیح باوجود اسکے ہاں
 زمین خوف خدا کے بھی کرنا نہیں مومن۔ بلکہ بجا کرنا کہ ہاں اب مروت نہیں آشتا
 میں معلوم ہے کہ ان میں سے ایک ایک کرنا وہاں نہیں۔ زمین میں معلوم ہے کہ
 دنیا و دنیا پرستی کو اب انہیں بنا ہوا ہے کہ ان کے خوف اور امر اور نہت کی جانب
 نگاہ ہاں کرنا۔ دل ہاں سخت کر کے ہیں۔ قلوب ہاں کرنا کہ ہیں۔ آہ آہ فرشتہ
 مغربین خوف خدا کے نالہ و زاریں ہیں۔ رسول کریم تو انہیں نے انہیں ہاں کرنا
 کھانہ میں برابر اس قدر کرنا کہ انہیں انہوں نے نہ تھی تھی۔ بلکہ اگر انہیں ہاں کرنا
 غنی کی حالت طار ہوئی ہو۔ کہ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا
 رحمت و قدر انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا
 تھا۔ کہ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا
 ہے کہ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا۔ انہیں ہاں کرنا

خدا کی طرف سے
 کامل کرنا ہاں
 کرو

دو فرسخ کا قطر اسکی ہے۔ جو بحر یہاں ہر دو عالم فشاں ہوا
 وَاٰمِنُوْا بِرِسُوْلِهِ يَوْمَ تَكْفُلُ الْمَلٰٓئِكُ مِنْ رَّحْمَتِهِ وَبِجَعَلُ لَكُمْ نُوْرًا مِّنْ نَّبَاِ اٰمِنُوْا
 نور سے مراد خوف اسرا المومنین اور اذکار و سلام۔ جس میں معبود ہوتا ہے اور ہر مومنین
 ساتھ خدا میں اس نور کو رکھنا ہے۔ اور ظاہر میں نور ہونا ہے۔ نور ہونا ہے۔ نور ہونا ہے۔
 وہ مومنین جو جو یہ نور دلا ہے اسے نور ہونا ہے۔ نور ہونا ہے۔ نور ہونا ہے۔
 ائیں دنیا انتر اسکی۔

[illegible]

حاجه سید ابراهیم
ماه رمضان
مستوفی کرام

منہ آواز کے کہہ کر میں اور صبر و شہادت نکالتا۔ اور غلط و مند کئے۔ حضراتِ حطیع
 و زہرہ صغیرہ نے خاں ابراہیم کے مسلحانہ ایک خرابہ لائی و کچا اور انہیں اسی
 کو جمع کیا کہ روضہ کی اور احرار کے۔ اسکا طرح سب عالم کو خاں سید اللہ نے بھی
 جید آں دوسرا ایک کو عداوت مرو و کار کے دواع میں مفروضہ تھے تھوڑے دیر کے بعد
 اچھوٹا بڑی بانی و کھی اور ضیہ حرم محترم میں تشریف لے کر تمام املاک کی کو جمع فرمایا اور
 بہ خواب بڑی بانی فرمایا یا جس میں آئے انہیں شہادت کی خبر دی۔ اس وقت میں
 ضیہ حرم محترم میں عجب گہرا ہوا۔

خیمہ عزم محرم میں عجب ہر لمحہ
 بیکہ خاتم محرم نوائی سر ادا کے لیے جو آسٹریٹو و مٹاؤ ہو کہیں بیکہ کہیں استیلا
 ناز ترھے کہیں رکے رکے کہیں سکیا میں جاوے۔ اور کہیں نہ مان مخطوط بیکہ صحن میں
 گدا آئے اور گدا عورت آسانی اور شاد کو مخطوط نوائے تھر۔ نہیں بیکہ سادہ
 یہ مخطوط نوائے تھر آگیا وقت مقررہ کی عداوت مددگار عالم میں۔ اور مار مارا
 تھے سرز صدف نہیں کیا اونے جسے مجھ خبر ہو کہ اور نہ میں صدف کو تھامے۔ یہی تھامے
 جو بیکہ عداوت کھڑے۔ بیکہ ناز میں مٹاؤ ہو۔ اور نوائے تھر اللہ بیکہ کلا ہو
 خاتم محرم نوائی میں یہ از بیکہ مررت بیکہ گوارا ہو کہ اس ملک میں مطلق فراز آیا
 اس وقت میں یہ بھی آرام کیا۔ آخر عصر کی آمد بیکہ اور آب میں آرام نہیں کیا
 ایسا کیا کہ اور نہ میں نہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ
 انہیں نہیں ڈال سکے اس خوف طار نے موٹھا۔ لا لیتہ وانا الیہ راجعون۔ میں نہ عرض
 کی اور نہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ
 فرما، بایں قلوب جمل وانقطع الامل، "بیکہ موت بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ
 اسے بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ

انضر حبیب صبح و شب اس میں ہر وقت کھڑے رہا کرتا تھا۔ آٹھ دھڑکے اور چھ
 باہر کھڑے رہتا تھا۔ صحن میں آٹھ کھڑے رہتا تھا اور ستاروں کی طرف نظر کرتا
 اور صبح سجدہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نہایت بوجھ بھر رہا تھا۔
 کچھ عرصہ تک صحن میں چھ رہتا تھا۔ اسے مردوں کی جھلک دیکھ کر
 صحن کے گرد جمع ہو کر اور چاروں طرف سے آواز آتی تھی۔ اس کے آگے
 صفوں میں آگے کیونکہ اس نے بھی خبر نہ تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وہاں ہی تھے۔ اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 میرا۔ اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 یہ وہ آواز تھی جس کے بعد اس کے گھر کے قصبہ کی آواز بلند ہو گئی۔

مختلف صحن میں چھ رہتا تھا۔ اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 لڑے۔ اور وہ دواعیہ صحن میں چھ رہتا تھا۔ اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 وقایہ زما اور عام چھ رہتا تھا۔ اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 نامہ وزارت کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 سب کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔

خانہ کعبہ میں آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔
 اس کے آگے اس نے نہایت بوجھ دیکھا تھا۔

لکھ کر دے گا انہی کو تیرے سپرد ہے۔ جب یہ گھر آئے تو انہی کو آتے دیکھ کر وہ بے پروا ہو کر
 تو ان کو آتے دیکھ کر وہ بے پروا ہو کر آتے دیکھ کر وہ بے پروا ہو کر آتے دیکھ کر وہ بے پروا ہو کر
 خفیہ طور پر خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 وداع افواج وقت کا یہ سلسلہ تھا کہ انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 تھی۔ اس میں اس نے کہا کہ انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 رکھا ان کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 کہ اس نے کہا کہ انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 گذر جائے۔ اس میں اس نے کہا کہ انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 اگر اس نے آتے دیکھ کر وہ بے پروا ہو کر آتے دیکھ کر وہ بے پروا ہو کر آتے دیکھ کر وہ بے پروا ہو کر
 اولاد پر جو انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 یہ اولاد رسول اور فرزند رسول ہے وہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 خفیہ طور پر خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 اور جو اس نے کہا کہ انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 و سب سے پہلے انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 خدا کے سیدھے امیر کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 کہیں خدائے تعالیٰ نے انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 کہ خیر میں اگر انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 اور کہیں انہی کو یہ خط لکھا کہ امیر کو یہ خط لکھا کہ
 کوئی شخص نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انہی کو یہ خط لکھا کہ

اعراضه مخوفه بفا بر نعش من هذا امر الرئس

جواب

۱. خوشی که با نام خداوند است
۲. خوشی مفرقین - کز به عقد کز ز مادر و پدر
۳. خوشی که با نام خداوند است

۳۱ (۱) اکسید منغنیز سیاه رنگ است و با آب سرد و جوشان

۵. حضرت شیخ مفریہ نور اللہ نے دعوت کون کی۔ ایک فقیر اللہ تعالیٰ

۵۔ کلہر کو جانے معلوم ہوا کہ حضرت نے محمد بن عبد اللہ کو

۵ از این پستکند فایده منفی و احتضانیه حاصل می شود و در غیر عالم زو

کتابخانه عمومی و مدرسه علمیه

سواران و کسب و کار در این شهر، اما از ضعیف و ناتوانی و بیست

وہی ہے جو کہ درود میں مذکور ہے۔ امارت میں انی ہفت روزہ ہر روز

ضمیمہ کے تحت لکھی گئی ہے۔

از محمد اله نسی بنیامید آدم که گفت بیچاره در عدم معافیتش از رحمت

به آستانه من قدمی که بر سر در آید

بسم الله الرحمن الرحيم

اس شمع کے کل وہ عین - اور اس کی روشنی ہے اس کے حکم کے -

اسی طرح کے کم از کم مختلف اصول ہر

مغربی ہندوستان کے تہذیبی و ادبی حالات

معنى اسراف في المال عبثه و هو الرقة و كذا في علم

بارن کے حاکم سکنتیہ اس سر جھانا - مادو جو کسم ناس

در آستان کرمه و در حوض عروسی که نه کوثر عالمی

بسم الله الرحمن الرحيم نحمدك يا من جعلت ساحتك كبرياء
عن طوارق الاحداث وبعثت حيا بل اقتداره وطوته
عن الاستكاث هو الذي ابدع النسم والجمع فيها
وهيا من كل رعي واثاث وخلق الانسان من
نقر واحدة وفرقه الى رجال واثاث والصلاة على
الذي شرفه بالارسال والابتعاث وعظمته بتجبره
عن كل ارجاس واثاث وعلى الذين انجبههم
بما اعطاهم من المناقب العلية والمآثر الجلية فبهم اليوم
لجل العظائم وراث وفبهم من الوحي والاسرار الخفية
صبراث يثما على الوصي المسد والولي المتيد الذي
زجا اشبع البامى المسكين واولا ذكبه اولي الطوبى
وفتل امراض الاميان وهن رثاث وطلق الدنيا
بطلقات ثلاث واعرض عنها ولهم فيها اليها
الميل وبها الاكثراث صلوة تامة عامته باقية
الى يوم يحشر الخلائق فيه ويبعث من في القبور الاحداث

[illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, located at the bottom of the page.

[illegible]

نہ ہرگز

جی نہ الفبا سے حضرت الف کی عمر درجہ گنتی میں آئے اور نہ جی کے ساتھ ہر دور کی
ہر جی فرعون نے اوکے قہر کیا اور روزِ قیامت کے نور ہو گا حکم روزگار عالم ہوا اچھو
اخر لکھا اچھو عسا کو غر پر مفلک بائیں مارو اور حضرت نے اور کس عسا کو روزگار کو
اچھو کیا۔ حضرت نے جو دیکھا ہے وہ با پر بار۔ جبکہ ماہِ جنس مدد فقیر و سہا بنی اچھو
جیہا کو گئے سارے پر اچھو دن رات کو دو طرف سے اچھو گئے۔ جیہا فرعون فریب لکھا گیا
نوادل اول اوکے دریا میں کھائے جیہا صلیب صلیب میں گریں فرستے ہوئے اچھو اور وقت
فرستے ہوئے ہوا کہ اوکے سامنے منشا ہوئے اور دیکھا کہ جیہا صلیب میں فریب فرعون کے
گھوڑے سے دیکھا تو اوکے جیہا صلیب میں دیکھا داخل روزِ قیامت کے فرعون دریا میں
اور آرا اور کیا ہر عمر جیہا صلیب میں کھائے۔ جیہا آدمی آدمی سے لکھا گیا
لکھا گیا اور عالم کو فرعون کے عمر اچھو فریب میں اوکے۔ کیا کہ فریب میں کھائے
سے اوکے چھایا۔ اور وہ فریب کے۔ اس فریب میں کھائے نہ نہ کھائے
حالت میں جیہا فرعون کے اچھو است برتے ہوئے لکھا گیا میں اچھو اور کھائے
ایمان نہ مانے اور کھائے ہوئے لکھا گیا اور کھائے ہوئے لکھا گیا
کہ ہر جیہا اور کھائے ہوئے لکھا گیا۔ (جیہا صلیب میں کھائے)
قابل اچھو نہیں ہوئے لکھا گیا ایمان کا کھائے ہوئے لکھا گیا
اب عاشر روزگار عالم جیہا کھائے اور کھائے ہوئے لکھا گیا کھائے ہوئے لکھا گیا
مہربان کے کھائے ہوئے لکھا گیا اور کھائے ہوئے لکھا گیا اور کھائے ہوئے لکھا گیا
ایک کھائے ہوئے لکھا گیا اور کھائے ہوئے لکھا گیا اور کھائے ہوئے لکھا گیا

[illegible][illegible]

انوار الهمدانی
در جلد اول
فصل اول

۹ و قمری

[illegible]

ص ۱۶ ص ۲
ف. ۱۶

کبریا صبر مونا تھا / چیرید اسیر لہ آنا زمین پر کسی رو کیے فنا تھا / ختم ہونے والے اعدائے
 دوزخ نہ چیریں انہیں / دوزخ لیکر آئے سے رو کیے ایک ایک فانی لکھتے ہیں - اور غائب
 ایک بخت / پہلی مرتبہ دوزخ لہان زول جائے گا / یہ جہاد را آداب پر ایک عجیب کیفیت لکھ کر
 کہ خوف - کہ خوف و باطنی رشتہ - اور غشی کی کیفیت وغیرہ لکھ - جس کے بعد ہر روز عالم
 نہ غائب اس نظر سے کہ ہر ایک کی حالت کا جائزہ لے کر ہر ایک کو اس کی حالت پر خدہ زور دے
 دوزخ مسدود ہو گیا - دوسرے درجہ کی آفات سے بچنے میں - ایک مرتبہ ہر روز صبح
 خند سوال کر - جنہیں ایک بخت / روح یا چیز / آقا صاحب کتب آمل سے اس کا
 کشف کرتے ہیں آئے نہ / یا صاحب کو غداً من تمہیں ہر ایک کو اس کی حالت پر
 اس علم کے ساتھ کہ آیت اللہ نے فرمایا فاحتب الوحي عند رجبین یوماً یومہ
 روزید دوزخ مسدود ہو گیا - یہود و زناد و غیرہ / ہر ایک کو اس کی حالت پر
 کھ آؤ - یہود نہ ہتھیار شروع کی / فند و دفع دہ و قلا / یا محمد و اس
 رو دہانہ جھڑویا / اور کہ اولیائے حق کو ہر ایک کو اس کی حالت پر
 مدد نہ دے / یہ سحر و جادو نہیں - کہ ہر ایک کو اس کی حالت پر
 کہ نزل ہوا تھا - ہر ایک کو اس کی حالت پر
 درجہ ہر ایک کو اس کی حالت پر
 اذا سمع ما ودعک وتک وما قلی / اس جو ہر ایک کو اس کی حالت پر
 از دوزخ و اس کی حالت پر
 ما تستول الا باذن ربک / ہر ایک کو اس کی حالت پر
 سب سے خوف نہ تھا / ہر ایک کو اس کی حالت پر

لَنْتِي اَنْتِي فاعِلُ ذَلِكَ غَدَا اَلَا اَنْتَا اللهُ

تو تو خدا
ہو

اے نبی! یہ تو خدا ہی ہے۔ کہ جس نے تجھے نازل اس میں پرستار کیا ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا۔ چار سو دس مرتبہ خدایے پر۔ دس مرتبہ خدایے پر

اور جو سب سے زیادہ مرتبہ خدایے پر تھا ابراہیم علیہ السلام۔
مرا لہوت و حیات کلمہ چار مرتبہ روایت ہے سوئے میں۔ ایک مرتبہ حکایت ہے کہ

چار مرتبہ حضرت
حسین علیہ السلام

حسین علیہ السلام نے غزوہ کربلا میں خیر وئے میں۔ آثار۔ سب۔ اور یہ
دوسرے قریب حواری میں حضرت کا۔ کہ یہ لفظ الجبار اور جبریل برحق اور گویا
وہ خدا و ترسرا ہو۔ اور حضرت خطابت کا۔ اور کہ اسے خیر

یا اے خدا رسول اللہ و یا امیر المؤمنین ولی اللہ

تیسرے مرتبہ جب نبی قرظہ میں۔ جید ہوئے اس پر قرظہ نے حد خدق میں حضرت

نوح علیہ السلام نازل ہوئے لہوت و حیات کلمہ۔ جبریل اور ابوبکر خاتون رسول اللہ
کہ انھیں حضرت کے اذکار اور ہونے خاک پاک کے اذکار کا۔ حضرت نے دعا اور اذکار

اور اب اس کے حدیث اور اس کے کتب میں ہے۔ اب اس وقت نبی قرظہ پر

فعل کلمہ رسول اور میں خاتون اذکار بقدر میں زار و آسمان۔ حضرت نے

علی کو حکم دیا کہ اس کے اذکار میں قرظہ میں حکم دے۔ یا

اللہ سکون و فراز لیسے۔ مکان و سرسوی۔ راہ میں آئے قیدیہ کا کہ

دیکھ اس کے ملک و سرسوی۔ آئے درمیت خدایا ہمیں کئے خبر دے

سب سے حضرت کا اذکار حصہ آئے اور دیا اہم کلمہ کو نہ دوسرے۔ رسول اللہ
لے لے لے میں۔ اور نبی قرظہ کے حدیث کے۔ آئے راہ و جبریل

دختر میرزا محمد باقر آقا خان و میرزا محمد باقر آقا خان و میرزا محمد باقر آقا خان
چونکه میرزا محمد باقر آقا خان و میرزا محمد باقر آقا خان و میرزا محمد باقر آقا خان

گھر میں سے - آؤں گا تو کب اور صبح خانہ - فہم علیہ

اذا تم مستعمل على قول الله تعالى

گوئی و نصیب محمد ادریا که بر وقت غم زنده باشد عجب ابرو واقع باشد و در این کتاب از این کتاب

وإني أعلم أنكم جميعاً مسلمون في دينكم وعباد الله فانه يقول وانوا اليه من الاله

میرزا محمد خلیل الله صاحب درویش عالم نشین کا مدد اور حکم کے ساتھ لکھا گیا ہے

والتواقيت من الواها - جید علی محمد بن ذیل بن ذیل واریک و فیصل و ادرک

فقره خبر - امامت بنی العباس علیہ السلام بعد از ائمه اربعین و در روز پنجشنبه اول شعبان

در روز دوشنبه

در روز ۱۰ قمری ۱۲۰۵ -
 این کتاب عجب نغمه ی پیداوار است و جبهه ی نو و دلخیز است علی بن ابی طالب

مکتب نبی حاضر و البقیۃ - حبر کلیم نورانی - در جلد چوبیس از فرقه

سولہ نازل ہوئے اور ان میں سے تین نزار حنیفہ اور ابو موسیٰ عبد کلیم ہر نازل ہوئے اور جو کہ

در روزی آید که منم در روزی که می خواهم بر یکی خان را بفیاض خدمت کند

جبرئیل و خضر و یونس و عیسی علیهم السلام

جانب سوم علی - مؤلف یہ باب منہ رسول سنیر - مؤلف الحافظ کے جو ہیں از ارم

سوال ۴۴ کا حدیث ہے کہ اگر ایک شخص کو دوسرا شخص نے قتل کر دیا تو اس کا

سے حضرت محمدؐ سے جان اور غلاماں کو دینے و دینا ہمارا حق نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔

عبدالله بن محمد بن
عبدالله بن محمد بن

مولانا جبریل شفیق از نقاشین عبرت و اسطوره جبریل علیه السلام و حضرت جبریل علیه السلام

بود. گویند حقیقتاً و نه باطناً و مستحق بودند از آن که از آنجا که جبرید

منه باری / و نه - چنانچه بفرموده است علیه السلام من تقول من نفسی

برئنا من جبرئیل الناصر علی ہم جبرئیل علیا وکفرت من جبرئیل علیا

کرماء۔ مگر جبرئیل کو انہم عباد کے کہ بضر روح ستھام یا سرخ ستھام کہنا تھا بلکہ

بیتہ امی اور نوحہ آزاد مرزا محمد شرف نصرت خان صاحب اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی

یونان و ایران - ص ۱۰۰

حضرت مولانا محمد علی بابین راونہ و مفتی حرم علی مسک سالہ

انہ عن میں علی اور فخر نے جو یہ اسم اور سر نام از خود انہ علم انہ

که دامن جهان بسند منم تا خردم

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الملك اشرفاً محلاً عند الله اندها خيال على

دوستی بن جو جس کا کہ محمد رکھتا ہیں۔ اور نہ باوجود خطہ

ان الله لم ينفقوا الا ربحا على مستغني الوالد الشقيق له ولد البكر

نفس و عرض نفس است که در حال برانگیختن ازین عالم کما جنتی هر صدر خفا امر المؤمنین

محاسبه - جید او نفع در کف مولا در حفوت که در مبارک از دست تمام غل

کے مختصر ہے۔ اور اس کو عبادت میں تڑپ ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں

و بعضوں کی نماز کے بعد از روئے راجی قہر میں یہی کلمہ پڑھتے ہیں اور وہ اس کے

صاف و صبر بنویسند و هر کس از این جزو است و در این کتب در این کتب در این کتب

جاسکی۔ یہی تو سب بہاؤ و حشمت اب بے وقوفانہ حالت میں غرضی

توضیح اینست که در این کتاب در بیان معنی و ذکر و الله

قد تقدمت اركان الهدى " قسم هذا اركان من تقدمت

ما از اسان ما کرم گئے۔ ان ان تقویٰ کے۔ پیغمبر نبی عالمانہ

مهر - اول - عواشم مرا - از شما و در حبس مرا

چشم کمال در حدیث و تفسیر

والله بعد اوصافه سميع عليم

حاج احمد عزت جو نام سید احمد عظیم ملو اور سرفراز ملو

انٹرنیٹ اور ان کے بہترین کارکنان کا ذکر میں حق بنانا کام ہے اور اس کے

فرد و جبرند کاشنی - اورش انور مسجد اور از نو دورہ اصی علیہ السلام

تو سر، ایمن حسن علیهم صاف و صبر - او، صبر کی ابرو

سید محمد ادریشی در فرخوار سید مرگے - مینتہم حضرت علیہ السلام

فمنه من غلبت عليه فلهذا كان له في الدنيا ما كان له في الآخرة

وہ اور ہاں ابن سیر و عبد الرحیم

جبر علیٰ سواد و در میان دامن های اسرار و چرخهای سماوی

سنه ١٢٨٨ تمام رمضان ادر سبعين سنة الحسن بن فخر والاعا ١٢٨٨ والامير المرم

درم بین۔ مسجد کبر کو کسے خواہ و نماز کی اور از عہد مرہ اور

ن و غنیمت و شاکر که بخاطر قتل و الله امام عامد محاهد لم یسجد لضیعه

...

آخر حقیقت میں یہی ہوتا ہے۔ ~~اللہ~~ اگر اوستا میں مذکور ہو تو یہاں پر
 حوا سے بعد میں تشریف لکھتے ہیں۔ اور یہاں پر اس کی تلاوت مذکور ہے
 میں۔ صفا خلقنا کہ وہاں تعید کہ وہاں نخر حکم تارہ آخر
 اور حکم سے بعد مذکور ہے کہ یہاں پر اس حالت کو دیکھو۔ دوش
 صاف ہوا اور یہاں پر اس کے اور ذمہ شکر لاجسٹریٹس کے لئے اس کا
 گود میں لے لے۔ اور یہاں پر اس کے لئے ہے۔

مجھے اس وقت حیرت میں اس کا اضطراب آیا تھا۔ اس وقت میں جب حکم خدا
 خدا میں آئے ہیں۔ اور خطاب الہی میں ہے کہ اگر حیرت میں ہو تو اس کے
 ایک قطرہ خون فیصلہ ہے کہ میں یہاں پر غذا نہ لے سکا اور
 حیرت میں اس کے لئے کہ میں نہ لے سکا اور۔ حال میں یہی تھا کہ
 باجسٹریٹس میں دیکھو۔ حیرت میں خون رسید اللہ صاف ہے
 جابر کا کیا ہوگا کہ حیرت میں کہ یہ حکم نہ سوا ہوگا اور دیکھو میں وہی اور
 سر حیرت میں دیکھو کہ میں نے یہاں پر اس کے لئے اس کا خون میں
 خون رسول ہے۔ اور یہاں پر اس کے لئے ہے کہ میں

[illegible]

ان میں جب پہلے ذریعے کے خلاف امیر المومنین علیؑ خوفناک نشستار کیا تا نہ ملے اور
خاتمہ۔ اور یوں سب کو اذیت پہنچ گئی تو حضرت امیر خود بھی نہ بڑھ سکتے تھے۔
صفحہ ۱۸۶ اور کچھ جہاں پر حضرت علیؑ نے قتل ہوئے تو دروازے کھول کر باہر
نظر لگایا۔ خاتمہ ام کلثومؑ نے اس پر از بس مریہ بدر فرما کر ان تمام اراکین
کا اور بعد ان نشستار کا خبر دیتے ہیں خیال سے میرزا امیر نے بجایا حرم
کو مطلع کیا اس پر حضرت امیر کو دربار وقت گذرے باہر نظر لگایا نہیں اور علی
سے خبر یہ بوقتہ گذرنا میرزا نے اپنے لایم علیہ السلام کو خبر دیا تو فوراً اڑ گئے
اور عقبہ خاتمہ ام المومنین روضہ میرزا حضرت امیرؑ کے حلقہ میں خبر کو

سنتے ملاحسن علیہ السلام پر تھے اس طرح روزگار جھکا لایم بنی اللہ بن علی علیہ السلام
 خدایا ملاحسن علیہ السلام کے ہاتھ میں کھڑے ہیں کی خاطر وہ درگاہ میں آکر فرما دیتے
 ہل من ناصر نصرنا ہل من بغیث یغیثنا فرماتا ہے کہ اگر ہلکے نورانیہ میں کی
 حالت نہ خالصتہ کا وہ نور اور ہلکے کلمہ میں لکھیں اس طرح نصیر بھی ہوتے
 در وقت خیریت ہے آ اور لکھا ہے لکھ لکھ یا اباہ آ رہے ہرگز اگر کسی
 اس وقت بدو نہ دے اللہ نہیں ہے تو یہ الگ فرزند ہمارا ہے کی طرف سے کلمہ خاص ہے
 برادر ہندو منظر کوم کرید منظر ہے اور آواز ان ایام نورانیہ میں آ کر رو
 در نہ ان کے خدایا میں خاتمہ ہو چکا۔

مجدد ملاحسن علیہ السلام راہ میں آئے ہرگز اگر کے سلسلہ کی اور حضرت ابو ثعلبہ
 ہے آئے ہیں دوسرے میں ہرگز فرمایا۔ ایسا کیا فرزند اللہ خدایا
 دیکھا ہے خیریت ہے اس وقت کلمہ ہے ہرگز لا۔ حضرت کی ان کے خلاف خود نہیں
 اور اس کی قبر اچھی تھی۔ وہ فرمایا ہے ۹ فرمایا احسن ای فرزند میں نے دیکھا
 جبریل اس آسمان کی بونیس بنانے میں اور ان کے دو بھوتے۔ جو
 ہام خانہ کے ہر آواز میں ان کو ایک دور پر اس طرح مارا کہ وہ زمین زلزلہ ہو گئے
 اور جب یہ سنا کہ کہنے تو اس کو خاک کو مٹا دیا جس کو کہ کسی کو کہہ دینا
 میں یہ نہیں تھا جس میں وہ خاک نہ ہو کر۔ ملاحسن علیہ السلام نے حضرت اس ہرگز اگر
 اس خزانہ کا کلمہ یہ فرمایا فرزند قبر اس کا یہ کلمہ ۹ باب میں ہے اور
 کلمہ میں کہ وہ نہ کہہ رہے تھے مہربان ہو چکا۔

[illegible]

الحمد لله واحداً متوحداً صمداً لم يتخذ له صاحبة ولا ولداً ولا شريكاً في حكمه احد
كان ولا يكن معه شيء وسكون لا لأن يكون معه كائن فقد حاط كوناً لا ولداً
له ميان في ملكه في ملكه والحق بصادق امره ولم يشارك في لاهوتيه فهو الصانع
كل شيء والباقي كل شيء والزاري كل موجود روحاً كان او جسداً هو الذي
توكلان الجرماداً الكلمات لفد البحر قبل ان تنفذ الكلمات ولو جاء بمثله مداً
ولو رام ان يحصى الله ويستقصي نعمه حسره فله قبل ان يحصره احصاءاً و
والصلوة على من كان له اميناً وعليه معتمداً وجاهداً في سبيله ومعه
سيد المرسلين السعداء وخير الأدلة الشهداء نبينا الصفي ورسوله الانبياء
الفاطمي عمر سواه وصاعداً والصالح عمر خالفه ووقع نفسه في هادي ردي و
على الذين هيا الله لهم في حدائق الحبان لغيا مقبلاً وغيباً رغداً وارداً
كلن اراد ان يطفئ النوارهم وجعل سراج ذكرهم لا يزال متقدداً صلوة دائمة لا تنقطع
مداهما وتنفذ امداً ونعمة باقية مابقه الليل والنهار ومن راح بها وغداً
لا يبدفقه خبرها غير صدق الصافي في كتابه ليس البر ان تولوا وجوهكم

دوسر من مفرات اسرار من الفا خطاب حاجب الله بغير دربان خداست
اور دوسر من مفرات اسرار من الفا خطاب حاجب الله بغير دربان خداست
اور دوسر من مفرات اسرار من الفا خطاب حاجب الله بغير دربان خداست
اور دوسر من مفرات اسرار من الفا خطاب حاجب الله بغير دربان خداست
اور دوسر من مفرات اسرار من الفا خطاب حاجب الله بغير دربان خداست

اور اگر مخلق علی اللہ حبیل و کائنات و اسفل و ملک الموت فنا حیدر
 و حبیب اور حبیب حسن و لا یستطیع حبیب کل قطر لقط و کل و زوہ تنبت و کل و زوہ
 لقط و لا ملک الموت فی کل یغیر و وضع حد غیب فر بر او بحر و لا ابرافید فامین اللہ
 بنید و بینہم فی کل مہر بنی فی ضرر و ہمار عالم کائنات و یک - جبر ہند میں عیسیٰ کا ہند
 عیسیٰ ابراہیم میں عیسیٰ کا الموت میں جبر ہند نو حبیب حروب و حبیب بر سن میں فی
 احکام عروبہ لکھ و زوہ جبر ہند میں باکو کی حشد میں بھیجا ہمار نو انگریز انگریز
 کے بھیجا ہمار - اور یک ہند اسرام بر ہو ملک میں بر فوطہ و ہر برگ جو اسکا پار
 کے کر اوکھا نظام و کھیل و کھیل و کھیل - بلکہ مطلب ہے انتظام از ان
 خلق انہیں کائنات میں ہر - شہر و شہر ملک الموت میں جھکا کام تبصر اور لکھ
 عہدہ و دربار نو با حکم میں - اور انہیں عالم ہے اور انہیں خدا میں
 خداست کہ اور ان فرشتوں کے دیوان -

ایک مرتبہ خیر و سائنس و علم و کون جبر ہند انہیں کائنات میں جبر ہند
 جبر ہند کی نظر آسمان کی طرف سے ہر اور بحر و قطر و کائنات اور کائنات جبر ہند
 اور اس میں زعفران - اور خیر و سائنس و علم و کون جبر ہند انہیں کائنات میں جبر ہند
 کہ رسول اللہ الی حیث نظر جبر ہند فاذا شئ ملا بین الخافقین - بلکہ ملک
 فدا کر خوف حضرت میں اس طرف نظر کی تو صوم و ام ایک کے اس قدر عظیم
 جسے زمین و آسمان کو مقرر دیا ہے - اور اس طرف آ رہے - بیان ہند زمین و آسمان
 بیان آئے ہر حضرت کے کل کہ با محمد انی رسول اللہ الی انکون ملک اسکا
 اختر

تفسیر علی بن ابی طالب
 زین العابدین
 سرگرم غفور

میں آگے بڑھتا ہوں اور ایک مختصر لاؤں آپ جیسے ملک رسول بنیں اور جیسے عبد
 بنیں۔ نظر برداشت کیا مطلب ہے کہ اگر یہ اختیار دیا گیا کہ چاہے آئندہ کیا کیا کرے
 کہ بادشاہ کو چھو کر اور غصے میں یا یہ کہ جیسے ملک رسول بنیں۔ حضرت جبریل
 کی طرف نظر کی کہ دیکھیں یہ کیا جواب دیتے ہیں اب جو دیکھا وہ جبریل انہی کا زنگ آئے صلی
 حالت پر آگیا تھا۔ عرض کیا جبریل نے بلکہ عبد رسول آگے یہ نہیں کہ رسول
 ہو کر رہنا چاہتا ہے حضرت نے ہر جواب اس پر ملک شدہ کر دیا۔ اور وہ دوسرے سے
 اس طرح کہ ایک قدم اٹھا کر وسط آسمان دیکھا رکھا اور وہ قدم ہم آسمان پر
 تیسرا قدم تیسرے آسمان پر پہنچا اس طرح ایک ایک قدم ضرب تین آسمانوں کو
 طے کر کے۔ اور چھ قدم کرتا چلا گیا اور پھر چھوٹے چلتے دیکھا
 حضرت علیؓ نے کئی کئی مرتبہ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے
 نے جبریل انہی کے زبانی قدرت مند دعویٰ و علامت شہادتاً اذ علی من تعزونی
 اور جبریل نے اس وقت دیکھا کہ تم سب خوف ہو رہے ہو اور جبریل نے فرمایا کہ تم سب
 درمہ خوف میرا برا۔ فقال یا بنی اللہ لا تملن امدراء من هذا عندی رسول
 آگے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے
 از آمد حاجت بکم نزل من مکانی منذ خلقتم السماوات والارض کہ یہ فرمایا
 تھے جب پروردگار عالم کے خدا تھے نہ آسمان و زمین کو پیدا کیا کہ کبھی
 اس پر قدرت نہ تھی۔ فلما رآہ منمخطا خست انہ جاء لقیام الساعة انہی

مہر کنن مرا اقصا آگے۔ یہ جو میرا ایک مغیرہ گریخت اچھے تھا۔ لیکن جسے کچھ
آگے رو دیا عالم نے بگڑنے لگا اور نوجو کا در بیان ملک رسول اور عید بول نہ پڑے کہ
یہ نسبت بڑا دیر اور نفس سانی ہوا۔ اور یہ جو آنے دیکھا حضرت وہ بلند نسب کا تھا
اور سفید چوڑے سنہ کا تھا اسکا بیٹا حضرت ام حنفیہ اور وہ بڑا عالم کے نسب سے تھا
اور سفید اور کھلے رطل کا بیٹے کے صغیر جتنے نسب کا تھا۔ (یا رسول اللہ) جب بڑا ہو
مر۔ اور کے لڑکے اور وہ عالم کے تھے۔ لیکن انکی امور کے در بیان ایک
ماقوت سے کچھ لکھی تھیں۔ یہ خبر وہ عالم کے علم کا نام اور دیگر دوسری سے تو وہ لکھی
پہلے ہی لکھی تھیں اور کے خبر کو کہ تم و شتون کو مطلع کرتے ہیں۔ اور ان کے کلام کو جمع کیا
اسکا نام اور میں میں ہو چکا ہے۔ یہ دشتہ اور خلق خدا سے خدا سے نصیحت و نصیحت
جہا با من لہ۔ میرا اور ان کے در بیان تو یہ ہے کہ خدا میں لکھی تھیں جسے سنانے کے
جس نے نہیں۔ یا بہم لکھی تھیں کہ جس نے خدا سے نصیحت نہ کیا۔ اور میں بہت اس
کہ آنے فریب میں۔ تب بھی میرے لکھے در بیان ایک بڑا سیر کا سوا کا سفید
میرا رشتے خدا اور کا رشتہ ہوا۔ ایک یہ نسبت کے آئینہ علم نہ رسول اللہ
دیکھا ہے اور نہ دشتون اور وہ مالک اسرار کے نام و نف میں ایک نسبت کا
گرم و اوصاف بیان کر کے نے اپنی اقدار و فضیلت خدا کی خدا کی ہر
پھر حجت بہا و ائمہ و ماسکات زرقہ حق سے اسوہ کے معنی میں مصیبت اور وہ عالم
نسبت کو ابنا نام کر دے اور ادنیٰ طوفان کی حکم مراد نہ ہے۔ گوئی کہ لکھوں گا یا نہیں
اور پڑھیں نہیں اور نہ وہ مجبور اس اور یہ کہ خواہ مخواہ غیر از ان لکھے نسبت

دور سے کہ نسبت کے آئندہ دھوکا الہی الہی ایسے توڑتے ہیں اور خوف
ایسے بنا کر دیتے ہیں کہ ان کے چہرے پر شہرہ و خفا ہے۔ اور ان کو الہی و خدا کے
اور راز میں کیا ہے کہ ان کی شان و شوکت میں الہی جہاں ہی وہ اور ہندو
حضور میں کھڑے ہوا کر آسمان پر نہیں ہے۔ دنیا و احوال اور یہاں دنیا کے ہر حال
وہ بے باق و خوار نہیں اور دین و تقویٰ میں ان کی شان و شوکت پیدا ہو جاتی ہے۔ خاص
الہی یا وہ جس کے عظیم حق پر نہیں۔ جو کہیں نہ اور اثر طاری ہو۔ اور حق ہے
کہ جسے رتبہ میں ہوا اور نہ ہوا مگر۔ حقد و عفتیں ان کا راز ہے کہ اس قدر
ان کا خوف بھی لایع اور ہم کو ان کی حقد و عفتیں کم نہیں اور حقد و عفتیں
بھی کم ہے۔ راز میں بھی ان کے ہر حال کا اسی طرح ہی ہے۔ جس طرح ان کا عظیم باطن
علیم نفس و السلام ہی ہے تو ہم پر خردی حق میں طاری نہیں۔ جس کی شان و شوکت
ہر حال میں ہی اس قدر ہے کہ ان کو ان کا لقب ہے کہ ان کا۔ باطن میں ان کا ہر حال
روے کہ ان کی شان و شوکت میں ہے کہ ان کے ہر حال میں ہے۔ باطن میں ان کی شان و شوکت
عظیم الہی ہے کہ ان کے ہر حال میں ہے کہ ان کے ہر حال میں ہے۔

[illegible]

یہاں صنف دیگر اور انہی سے درجہ کے اس قدر زمین پر ہے یا یہ غلط وصل
کے نور اس قدر ہیں جہاں پہنچا ایسے ملک سے ہیں و نور ہے۔ صفت علیہم السلام
احادیث صحیحہ و اشعار کے لغت کے لغت باہر و تحقیق ان لکند الخضر ظہر اولیٰ و کلدی
قائمہ طرہ فائزہ سجادہ خلق ہو کر اس مع عدم احیاء البہا لک خلق عند صہ استار
و حیاء و اوقا و حشاہ من نورہ الثریہ الخوفہ کہ لفظہ من لک بد من المملک و لفظہ
و من لک بہا من خبر جم غلطہ قدرہ و صلاہ سبب و نہ فیض و حمتہ غیر اس قسم کے احادیث
کے طے کیا یہ و باطل و در ان سبب ظاہر تھا تو بہر کچھ صرح پروردگار عالم نے مامور کیا
احیاء علی اس کی گمانہ بھی انکو یہ یاد آئے کہ خود شے یا انبیاء مقربین اور کائنات
اور اثر غلط پروردگار عالم کا واقعہ ہے یا جس کے سامنے جان کا جاہ خدا اس
عشر اور اس کی اس قدر غلط ہے تو اس اثر میں اور مخصوص و مشغول ہو کر
بیدا ہو اور خوف کسب کے کفو کر کے بزار زمین میں فضل ہو اس کی صرح جو
عشر اور اس کی میں غیر ترک اور محبت بھی پیدا کئے اور اوٹن انے میں لگا
زر کے معذور یا بنا کر اوٹن دیکھ قدرت و غلط و بیروت انہی در کاسد قلوب
و انبیاء پر نیچے یا صبح سامنے اٹھا کر ہو اور اثر میں ہے۔ اور باطل ان اخبار ہے
و حج و ادوہ امور میں جو مانع نہیں اور اس کی نہ صفت و صفات کی معرفت میں
اور یہ امور کہ راہ میں جو متذوق کی طرف راہ میں سند اس کے قوا علیہ ویدار حسیہ
کام لیب انسانی و انتقاد صنف ہونا۔ مثل اس کے سند ہم کہیں ان ان فدا
اس رہے نہیں پہنچا سکا کہ معنی الوجود پر حارث ہے۔ مناج ہے۔ زوال ہے

عدم کے بعد میں آیا ہوں۔ جہاں کا مبداء اور ح۔ وغیرہ وغیرہ لیں۔ آج اور ج میں
 اور ان میں اگر کوئی نے نہیں کیا ہے۔ اگر اس طرح کے اور ان میں میں لکھتے ہیں
 نوٹیف اسقید باہر سے زیادہ لکھتے جو مانع اور دھڑلے میں ہو پھر یہ دیکھتے ہیں
 ملکہ برودہ عالم صاحب العبد اور کئی الوجود۔ وہ کچھ مقرر ہے۔ جو کہ۔ مقرر
 نور و ظہور ہے۔ اور یہ مقرر ظلمت و غیبت۔ وہ مقرر علم ہے۔ اور یہ جہد۔ وہ لکل
 صفات مقرر ہے۔ اور اس میں سبک و فساد۔ مقرر نہیں۔ اور میں نے اس میں
 میں اس میں سورہت تلف یہ مقرر نہیں۔ اس میں ہوا و ہوس نہیں اس میں ہوا و ہوس
 میں۔ یہ غائبی اور وہ باق و زوال اور یہ باز و ال۔ اس میں طالع جو یہ مقرر
 جو ہوتے ہیں مقرر ہوتے ہیں اور وہ ان کے مقرر ہوتے ہیں انہی تقاسم اس میں
 کہی جلد میں مقرر نہیں۔ اگر یہ سب مقرر نہ ہوں اور وہ اس میں اور
 لیب مقرر ہوں ان کے کہی اور وہ اس میں مقرر نہیں جو دوزخ میں۔ لیب
 و صفات ان حدوں کا یہ مقرر ہوا انہی وجہ میں۔ لیب مقرر۔ یا نور کہ جس میں
 ملکہ مقرر نہ ہو اور وہ عالم کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس میں مقرر ہوں اور وہ
 کے نزدیک مقرر ہوں مقرر ہوں عالم کی غفلت۔ جلد۔ مقرر ہوں اس میں اس میں
 مقرر ہوں مقرر ہوں۔ مقرر ہوں مقرر ہوں۔ مقرر ہوں مقرر ہوں۔ مقرر ہوں
 مقرر ہوں مقرر ہوں۔ مقرر ہوں مقرر ہوں۔ مقرر ہوں مقرر ہوں۔ مقرر ہوں

میری سکتا۔ اس کے سوال پر نے زبا، ماغناک حق معرقت کہ خبر خاں نے
 مکرور و نوبت اور ان کے رد و رد کے پیچھے کہ خبر خاں اور بوشکا کو سلف کی کہ
 جان سکتا ہے اس کا کہ ہے۔ اس کے جواب میں کہ خبر خاں نے فرمایا کہ اس کے
 لما از دو یقینا تو ہے جس کے لئے خبر خاں نے حضرت کے اس کے کلمے کی کہ خبر خاں
 آئے اس کے کلمے میں یہ نہیں کہ خبر خاں نے خبر خاں کی معرفت حضرت و کلمے کی کہ
 کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 اور خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 یقینا خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 اس کے و خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 اور ان کے خواہ دار کے میں یہ باتیں کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 اس کے کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 نے خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 جب خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 نے خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ خبر خاں نے خبر خاں کی کہ
 زبانت کرنا ہے۔ عدم معرفت کہ عدم یقینا لازم نہیں۔ اور یقینا معرفت

[illegible]

فوری زو اس کے پاس بھی نہ جاتا۔ کہہ دے کہ اس شخص سے جو بات کہہ کر موقع ملے
وہ دیکھ جائے اگر اس کے اپنے میں کیا کھف دیتی ہے۔ لیکن صبح دیکھتے ہیں اور جھانکنا
کے ہم سنگروں کو نہ کرنے ہیں۔ نماز کو وقت پر ادا نہیں رکھتے روزہ کے ارکان میں خلل ڈالتے ہیں
اس کے بھگت سوسے اطعام کی کھانسی نہیں کرتے۔ اس کی سزا کی ہر خبر دینے اور انہیں
کرنے۔ اگر صبح کو یقین تھا تو کیا ان امور کا روزہ نہ تو مہینہ ہوتا۔ اگر انہیں۔ ہمارا ایک بزرگ
بابا جس نے سچا ہوتا ہے اور میں یقین تھا کہ وہ دیکھ داسم تو لایسے کے سنتے نہیں۔
جو کتہہ سنتے نہیں کرتے۔ لکھتے نہیں جانتے۔ اس کے سامنے اگر نہ تو کوئی کام نہیں کرتے تو
یقین کر وہ دیکھ داسم۔ تو کیا لکھتے ہمارے مشہور کے مقابلہ میں ہر روز نہیں۔ ان
بیش از دن اگر ان کو یقین تھا جیسے انہوں نے اقوال و کلمات کے یقین کے وہ نہ دیکھتے تھے
جو زبان سے اگر کلام نکالتے تھے تو وہ بھی اس کی یا یا یا اور کسی کا خوف ورجا تھا۔ اگر
نہ نہ بابو سے کام کرتے تھے تو اب ہر جو دائرہ اس کے باہر نہ ہو۔ اگر کچھ ان نسبت کا
کمزور ہے تو اس کو نہ کہتے تھے۔ اگر کچھ ان نسبت کی لذت میں بیہوشے اکل و پینے
دنیا کی دھول میں مشغول ہوتا تو اس کو جو سمجھتے اور جو اس کے لئے ماننے کی بات لڑتی
تھا دن استغفار و توبہ و انابت و خضوع و خضوع میں گامزن تھے۔ اگر اس کے لئے توبہ
تو بخانہ میں ذنب اور استغفار نہ کہتے تھے اس کے لئے توبہ نہ کہتے تھے تو کی کی نسبت جگہ گھر
اور تفریح و تازہ رہنے پر کرتے۔ یہ میں نہیں یقین نہ نہ رہا جو میں چاہتا ہے۔ یہ نہ
اگر وہ نہ کہتے تھے بلکہ نہیں تھے۔ جو کہ خوف و ہراس میں رہا کہ اس کا خالی ہو جائے
بابا اس کے اس کے کچھ نہیں نہ رہا کہ تم کرتے ہیں۔ وہ نہ یقین تو ہم کہہ رہا ہوں۔

کتنے روزین میں ہر شخص کا رنج و غم و غصہ و کدورت ہر لمحہ نصیب رہے
ہر شخص کی کشتی خود رو دریا عالم متغیر و متبدل ہوا تھا تو اسے غارتی و غم و غصہ
میں کراہی نہ بھرتی تھی جسے دیکھ کر ہر شخص کی زبان پر یہی بات تھی۔ اس کی مثال
یہ تھی کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اسے دیکھ کر اس کی زبان پر یہی بات تھی۔ اس کی مثال
نوح و اس کی کشتی کے تباہ ہونے کے بعد جسے علم میں آیا کہ اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی
تھی۔ یہاں تک کہ جس کی زبان پر یہی بات تھی کہ اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کی مثال
جس کو یہ آسمان پر چڑھ کر دیکھا کہ اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کی مثال
خلفا اللہ و انما فیہ روضہ اقامت و عافان اللہ عنہ و علی صدرہ تصفیہ ارواح
نصبتہ اس کے کہ حق اب نہیں چھوڑے گا کہ اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کی مثال
ہر روزین صاف و صاف و صاف خود رو دریا عالم متغیر و متبدل ہوا تھا تو اسے غارتی و غم و غصہ
اور غارتی و غم و غصہ اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کی مثال
روزین اس کے کہ حق اب نہیں چھوڑے گا کہ اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کی مثال
یہ تھی کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اسے دیکھ کر اس کی زبان پر یہی بات تھی۔ اس کی مثال
اور اس کے کہ حق اب نہیں چھوڑے گا کہ اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کی مثال
خانہ مبارکہ میں اس کی کشتی تباہ ہو گئی تھی۔ اس کی مثال
یہ تھی کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اسے دیکھ کر اس کی زبان پر یہی بات تھی۔ اس کی مثال

رضوانی و محمد بن خدایه

[illegible]

به جسد فیض کسب است از نور مرده عالم زنده عالم که تمام زمین
 است که عظم است از این جسد است که گوشت است بر دار و است که خیزد
 در ضامن است که هر فراموشی را - خلق است که حق تعالی بگوید
 انکم احسن عمل موت ضایع است که استعدا بیدار است از انما است

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

استند الامر تغیرت الوانهم وارتعدت فرائضهم وحلت قلوبهم وكانوا جميعا
 وعين من صفة من خصائصه تشرف الوانهم وهداه جوارحهم وانشئت نفوسهم
 فقال بعضهم لبعض انظروا لا يبالى بالموت فقال لهم الحسن صبرا يا بني الكلام
 فما الموت الا قنطرة تعبر بك عن الكون والنضال الى آستان الواسعة و
 النعم الدائمة فانك لم تترك الموت ان تنقل من سجن الى قسرة ما هو لا عدلكم
 الا لمن تنقل من قصر الى سجن وغدا ب - ان الى حلاثنى عن رسول الله
 ان الدنيا سجن المؤمن ورضية الكافر والموت حبس ~~هو~~ هو لا راحة الى
 حياتهم وحس هو لا الى عجزهم ما كذب ولا كذبت - اور كمن اسبغوا
 حلاله او حلقه من اسبغ كالمورد في عالم انشرب جمع من قوتها
 كحسن الذنوب فتوزع بسبل الله او تال احاد جوارح فاضل ما ركب كرك
 او مودع من سجد كبد و فتنه من - خصوصا جبهه از موبد است سبلا
 مرد و برك مر انما النفس المصونة اجود الاله راضية خضرة اخلاص
 عني افعلى اور غشيش قد و ما جابجا هم عوسر جواد كسج جوادش با
 غمهم - كين سبر عينا نو و اور انما زفر اوله الاله اور غير اوله الاله
 از مودع مرود و ما ركب عدونا كما و اني سبر و مر اور غير و عدونا كما و اني
 اور تر او شين هي انسر كطوع اعطاء ثما نو ما كوفضه كعمل اور كمنه كمنه
 به علم و هم كرا حبا منس في طوبى منس منس منس نو ما منس او حبا منس منس منس
 طافت منس - الاله و مر عن الفهم كطاف منس

کون اختیار و محبت کے لیے

[illegible][illegible]

[illegible]

یہ نسخہ حلال اور المومنین میں سے ہے اور دوسرا عالم کے اور ان تمام گزشتہ جمعہ میں جو
 حضرت غوث کا صاحب یا غیر ضمیمہ تھے حضرت غوث کی سلطنت اور غوثی روح کا گواہ بنو
 یا ہے دیکھو اگر تم نے اس دنیا پر دنیا کی حکومت کی تو کیا میرا بیٹا نہ ہو وہ ملک دیکھ
 حسین عام وہ گھر جو ان پر اب رہتا ہے مجھے غور تھا اور عبادت میں داخل نہیں
 اور یہ ملک اب ہر جگہ سر بھی نہیں آتے ہیں اور نہ جس کی نعمتوں کو کبھی نہیں
 یہ اگر کہ اور المومنین میں سے ہے اور اس کی سلطنت کا گواہ بنو یا ہے غوثی روح - حضرت غوث
 اور حکیم غوثی نظام کے ظاہر ہیں حسین آئے لا باہر - واللہ لقد تقصمنا
 ابن ابی قحافہ وهو یحکم ان محلی ما محل القطر من الریح ما یخدر عنی السیل
 ولا یزنی فی الطیر فقلت دوما تو با وطویت عنھا کثما - غوثی روح
 فرأیت الصبر علیها نا اھجی فصبرت فی العین قدی فی الخلق شجاری
 متواتر لھبا

ترقی میں ترقی میں ان گزشتہ اس کی التفات کی اور حضرت کے سلطنت اور روح
 کے ایک اور جہ میں ہے پختہ دیا - عابد وہ عابد ہو دیکھ سو یا ہو دیکھ عالم
 کسی کے نام نہ بھٹ تھا - دن لبر ہوا تھا تو عبادت خدام رات لبر ہوئی تھی تو عبادت
 خدامین - جو عابد تھے وہ دار جس عبادت میں خف عبادت تھی وہ تھا - اور جس عابد
 عبادت میں وہ عبادت کرتا تھا - اور جس عابد کو اس کے مہم کو گھوڑی میں
 عبادت میں تھیں لگاتار - وہ پتہ ان جو ہمیشہ مسجد کی فاک کے اندر رہتے تھے
 وہ غوثی روح کے گھر - جسے یا اگر کہ اگر اس کتاب کو پڑھا تو اسے - خدائے تعالیٰ میں لکھا

اور خطبہ اور منبر پر جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 یا رسول اللہ افضل الاعمال فی هذا الشهر فقال یا ابا الحسن افضل الاعمال فی
 هذا الشهر الورع عن محارم اللہ عزوجل شہر کی فطرت میں
 یا رسول اللہ فقال یا علی اس کی مائیتوں میں کہ فی هذا الشهر کافی ہے کہ
 تصلی لربک وقد اغتبت اشقی الاولین والآخرین بتحقیق عافیتہ عن غمود فصرک

ضربہ علی قرنک فخصب صمائمک
 از اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 فرشتے اور روح حکیم خدا کے نازل ہونے میں۔ اور جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 خدا کو پسند کرنے میں۔ کہ فی عشرہ۔ آج کا شہر تا ابد رہے۔ اور جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 اور بہت فرشتے خدا کے اور روح القدس احکام خدا کو سیکھ لائے۔ اور جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 کہیں ان احکام کو کہیں یا ہوگا۔ آہا اور المؤمنین علیہ السلام پر صلاۃ میں اس میں کہ جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 حضرت کا کلمہ ہے غش غش آتے ہیں۔ جب بھی اہل بیت کو کلمہ پڑھیں تو
 وصی فرماتے ہیں۔ اور جب غش آتا ہے تو نام اہل بیت اور اہل بیت اس میں کہ جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 نوحہ تمام قائم ہو جائے۔ اور یا اہل بیت علیہ السلام پر غش آتا ہے تو صلاۃ
 لاہم من علیہم علیہم کہیں کہیں ہیں۔ کہ یہ فرما رہے ہیں اور جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 جب کہ میں خفیہ کہیں ہیں کہ اس میں کہیں کہیں ہیں اور جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 اور نہ کہ ان کے اندر اور ان کے اندر کہیں کہیں ہیں اور جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے
 کہیں کہیں ہیں اور جو کچھ اہل بیت اس میں کہ جو کچھ فرمایا ہے اسے جمع اہل بیت نے پایا اور المؤمنین علیہ السلام نے

میرے بانی اور اچھے گھر۔ محمد اور وصیہ علیہ السلام نے کلمہ پڑھا ہے۔

اذا انامت یا ابا محمد غفر لی وکفنی وخطی بقیۃ خطیہ جدک وعلیہ السلام

فائدہ من کا فوراً غفران حسنہ اور نہ حقیقت میں سے مفاہت رکھا ہے۔

کفر بنانا اور اس خط سے خط ان کا جو رسول کے خط سے غفران ہے۔

کا فوراً غفران ہے۔ یہ خط ہے۔ جو ایک سرور میں ان کا اور غفران

جانب کے رہا ہے۔ غفران اور غفران کے غفران اور غفران

مقدم جانب کے اور اس کا غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

مقدم جانب کے اور غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

غفران اور غفران مقدم جانب کے اور غفران مقدم جانب کے اور غفران

بسم الرحمن الرحيم

نداء عليك يا من ليس لك نداء ولا مضاد والبا بالآيا من لا مانع لهما ولا أراد تحديا
 لك يا من هو اقرب في غاية العباد واصد في الوعد لا يعاد وتحيد لك يا من يقبل من لا
 يقبل الميلااد ويرحم من لا يرجم العباد وحضو عالا يا من اهلك قوم غرود وعاد
 واقنى ارم ذات العمامه وارغم انف عرود وفرعون ذى لاوتاد الذين طغوا
 البلاد فاكلوا فيها المفايد وصلوا على سبائك الذي فاض وافاد وافق في سبيلك
 وحاد وسهل لنا سبيل المراد ولقنا طريق الاقصاد وانا جهات المبدى والمعاد
 ودلنا على النور الذي هو الزاد لا يندبغونه حاد ولا يصير مناقبه عاد والاد
 التام والتحية الممددة الى يوم القيام على الدالذين هم خيال واولاده الذين
 هم خير اولاد سيما على طاهر الميلااد المدعو بالتبريك والاسعاد لم يفتق
 على المعدنين الطوارف والملاود الحاسر عرو الاحاد الحاطم رؤس من
 مال عن الحق وحاد الراغم اناف المردة الاوغاد البابر اعناق الحجة الحاد امر من
 وقائد الغر المحجلين لبث الموت فاسد الاساد ماوى الصعاليك ومنح الزواد
 صلوة ولا تهم باقية الى يوم التناد وحالة الى حشر الاحباد **واعبد**
 فقد قال صدق الصادقين واكرم الفضيلين في كتاب المبين ليس البر ان تولوا
 وجوهكم قبل المشرق والمغرب الآية سابقا معلوم ما كرر في شتون من فرائض
 مختلفين اور كام الى تقسيم من - كسى كوصف عرش من شفق من كسى كور كسى
 كهم فلك منقسم بر مكل من كهم فلك منقسم بر اوى فلك الفبا بر سنار كهم فلك منقسم
 فرشتين من اور غنصر بر كتنه فرشتين مقرر بر حران بر كتنه موكل اور غنابت بر كتنه

جہاد کرتے ہیں ان کو کھینچ کر اور کسی بے اختیار کو جو فرشتے پر ایمان رکھتا ہو
کام کر رہا ہو۔ یہ سب سب سے پہلے فرشتے پر ایمان دینے کے ہیں۔ کہیں کسی کے ہاتھ سے عبادت
پر جو فرشتے پر ایمان دے کر کہیں عبادت کی امت کے۔ کہیں عبادت پر جو ان کے غسل کے جو ان کے
فرشتے ہیں۔ فرشتے مخلوق تھے اور وہ اس کے استغفار کے ہیں۔ کہ ہر عبادت پر
اور ہر ایمان کا دار عالم میں مکتوب ہے۔ اور جو عبادت پر مکتوب ہے اور ان کے ہر مختلف
ہیں۔ کہ ہر کوئی فرشتہ زینت ہے کہ تمام فرشتے نور کے ہیں اور ان کے سجدے میں
نور سے روشن رہتے۔ کہ ہر سجدے میں نور کی وفات سے نجات ہے۔ کہ ہر فرشتہ نور کا ہے
نہیں کہ جب ہم خدایہ امور میں اور اس کے عبادت پر علم کے علم کے مشافرت
بغیر خطیب سے ہی نہیں ہوتے۔ فرشتے میں سے جو سجدے پر کھڑے ہیں اور کھڑے ہیں
وصافون لا یتزالون و مستحون لا یسأمون لا یغشام نوم العیون ولا سہو
العقول ولا فترۃ الابدان ولا غفلة النیان ومنہم امناء علی وحیہ والستہ
للارسلہ ومختلفون بقضائہ وامرہ ومنہم لخطۃ لعبادہ والتذکرۃ لایوب
جنابہ ومنہم الثابتہ فی الارضین السفلیۃ اقدامہم والماقرۃ من السما والعلی
اعناقہم ولخاصۃ من الاقطار اکرانہم والمماسیۃ لقوائم العرش الکافیہ
سماں پر زاد و فخر ہے حمار کے آگے سے پہلے ہے اور عبادت پر عبادت کے ہوتے ہیں
ان کے امیر آدم فقال والذی یقنی بیدہ المملکۃ اللہ فی السما والارض والارض
الارض فی الارض وما فی السما موضع قدم الایوفہا ملک لیسہ وفقدہ ولا فی
الارض شیء ولا مدر الاوفہا ملک موکل لہا نانی اللہ کل یوم لعلہا واللہ اعلم
وما منہم احد الا یتقرب کل یوم الی اللہ بولا یتقرب الی اللہ بولا یتقرب الی اللہ بولا

سید

بنا نقیصت و تقابیت

ما وادعایم	تغفر لعم ربکم	و فرنگان به عظیم
و علم لعم الله و ربکم	آدم ابراهیم	انا هدیه الهم و علم ربکم
آدم نزل عذرا	آدم نزل عذرا	عنا الاله
آدم لیث بن زکریا	آدم لیث بن زکریا	عنا نزل عذرا
آدم خلق فرشتگان	آدم خلق فرشتگان	عنا و لاف الکبیر
لعم ربکم	لعم ربکم	و عنا الاله

و عنا الاله و لاف الکبیر و عنا الاله و لاف الکبیر

منع

فاصله الشور - جبر الاله و خیر حق

فان یوم	انما کان عبد الله	و قال لعم ربکم
و فی نور	طافح اهل البلیغ	و قال لعم ربکم
حبیب	سفیة	و حیدر علیا

طرا بیه و لاف الکبیر و طرا بیه و لاف الکبیر

الذین	فما یأمر	و یوم فی نور
فما یأمر	و یوم فی نور	و یوم فی نور

کراد ضام مخف	کراد ضام مخف
کراد ضام مخف	کراد ضام مخف

کراد ضام مخف و کراد ضام مخف

کراد ضام مخف و کراد ضام مخف

[illegible]

مسعود بن علی

مرورگار عالم که بحر خداوندی است
سویله ادریس و قنبر و ابابکر و غیره

سده آن طبع کردید به سده جبار
حجت ایام فرمود ختم بر سده جبار

غنت به غنای ختم بر سده جبار
عظمت به عظمت ختم بر سده جبار

زاد ز مهتاب دلاوری
در شمع نورانی

مکتب نبی بر روضه
رفت آتش بر زخم

مکتب بر باطن
ارفت بر باطن

مکتب آفتاب

صدیقی که چو جگر خدایه زو

دلف آب الصدفی

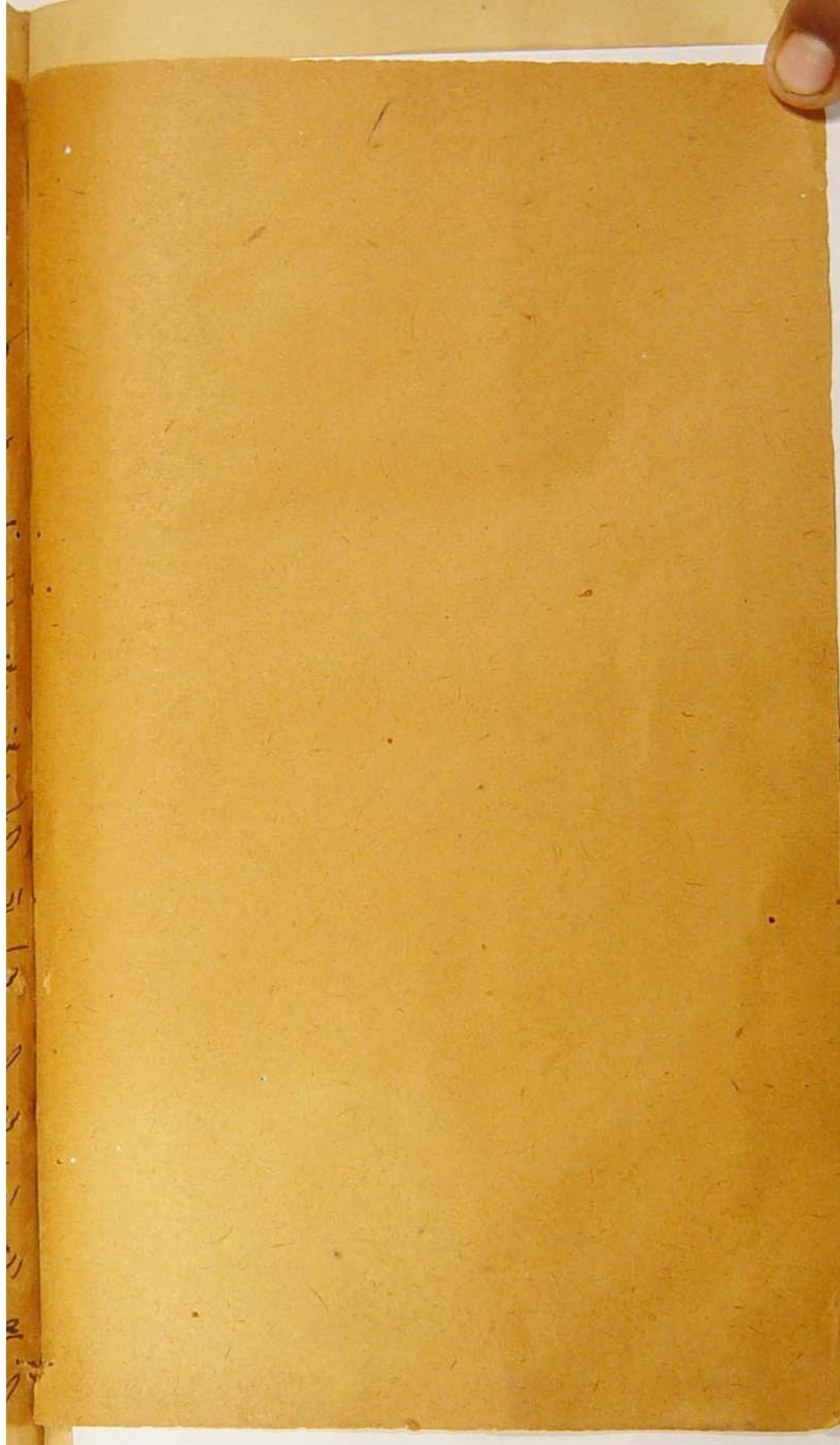
دانه زخم است که در میان دانه

دانه جگر با الصدفی و صدفی

مواهب عبادت

داده و مغفرت

زبان باری



[illegible]

ومن خلفه حفظونه من امر الله مفر من كذا
بجہ دیگر آئے ہیں۔ دن کے زشتوں کے بد وقت زشتی میں اور شکر
زشتوں کے بد دن کے زشتی آئے ہیں اور زشتی میں جو اعمال عبادت حفظ میں۔
اور اقول میرا یہ روز زشتی میں جو ایک مفاد کے ان کا حفاظت کرنے میں
یعنی ان کے مفاد میں ہو گا وہ ہے۔ وہ ان کو مفاد میں اور مفاد میں
وہ ان کا یہ ہے۔ خاص اور ان کے علم میں ہے۔ ہم غفر

املاک علی کل آدمی یحفظونه من بین یدیه ومن خلفه حفظونه من امر الله
بلوکل بہ کہ بطرف الملک المکمل بالقطر۔ وقت حفظوں کا قدم من عمل و ما خول
ان عوبت فکینونہ وقت حفظوں فرجہ الملک المعاطب من بین و اندر العلوم
وقال من عاشر حفظونه عالم بقدر نزولہ فاذا جاء المقدر للکل فقط۔ قال کتب
لو لا ان الله وکلمکم بلسانہ نہ یزین علمکم وشرکم و غور انکم یحفظکم انہ

(صلواتہ ما زلفہ جمع میں ہے) کہنے کا یہ ہے کہ عبادت میں ہے
فما زلفہ رازنی ہے اسے فقیر بنا۔ بلکہ انہ بنا رہے ہیں کہ انہ کے
ما یزال الله فی علم العبد کم مع من ملک۔ بلکہ انہ بنا رہے ہیں کہ انہ کے
میں۔ خوف ہے۔ کہ وہ زشتی ہے جو انہ کے خوف ہے بیکر و بیکر۔ اور انہ
اوس زشتی ہے جو انہ کے خوف ہے۔ انہ کو سب کو خوف دے رہے ہیں اور انہ کو
بیکر کو خوف دے رہے ہیں۔ جو انہ کے خوف ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔
خوف جو انہ کے خوف ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔
ابنہ و خدا میں ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔ کہ وہ زشتی ہے۔

[illegible]

فغیرتک لا غوثہم جمعین لایسواک منہم مخلصین نو ضرور ہوا ہر دو عالم کی طرف
 کہہ گئے اور کسی گمراہ اور دعوت الہیہ کے لیے ابھی مقرر کے جانے لگے۔ تاہم انہوں نے ایک جہ
 بالکل نیا اور درجہ بالا جو کہ - نیز اوقات ان کو یہ غرض نہ تھی
 چہرہ ہر مردگار اور میں محض نیکو کاروں - نئے شیطان کو تو مسطر کر دیا جو ہر
 مینر اغوا لایا - اور اس کے لئے وہاں کو مقرر کیا - ہم نے نفس کے صنف
 اگر نہ کہے تو مالا کیا ہوگا - لہذا اس غرض کے قطع کرنے کے واسطے مفاد اور خوشگوار
 دہشتے بھی بنا گئے۔ اگر کسان دعوت الہیہ کے لئے تشریف لائے تو دہشتے دعوت الہیہ
 ہر کمزور انسان کے لئے اس کو اختیار ہے۔ اول کا نتیجہ کہے یا نہ کہے
 یا کوئی چیز ان کا غور ہو جائے وہ نہ اس کے خیر میں پسند ہوا - حشرات الارض و نبات
 اور ہر جانے والے ہر وقت اور نقصان ہو جائے تو لازم تھا کہ جس طرح خداوند نے
 ضروریات پیدا کر دیں وہی اس کے لئے بھی اس کے لئے ہو گیا۔
 چھتے ہیں ان کو جب ہر ایک انسان کے کھانے کے لئے ہر وقت
 قلمند نے رتے ہیں - تو یقیناً وہ کہے بچے کا خیال رکھنا اور ضرور کرنا جس طرح دنیا
 ہم دیکھتے ہیں کہ جس وقت کہو نہیں رہا تھا ہمارا انسانی رتہ والہ کو مہدی
 جو ہمارے خیالات اور اس کے حاکم وقت تک کر دیا تو مخالفت قانون سے
 کرنے میں اس کے خلاف ہو گیا ہمارا خیال کہ کاتب مقرر نہیں ہو گا
 زمانے کے لئے تھوڑے ہیں - جو کہ ہمارے لئے ظاہر ہوا کہ ان کو فوراً مانگا
 ہیں - تو ہر خیال کا یقین نہایت سے روئے گا ذرا دیر ہوگا - یہی مطلب

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله الذي اغاث الخلاق واعاد وبجل وكف حماه من كل استخار به ولاذ
 واظهر ظلال كرمه من استظل به واستعاذ هو النجا والمعاد وعينه المعاذ
 والصلوة على من

[illegible]

کہتے ہیں خدائے تعالیٰ نے بزرگ ہے۔ اگرچہ ان بزرگ قسم کی بزرگوں میں قابل
 نظر صرف تیر بزرگ ہے۔ کیونکہ حضرت کعبہ بنی دور کا سن سے زیادہ ہونا کی قسم
 کی عزت اور اس کے فوٹے پیر پیدا کر سکے۔ جب اعلیٰ سن کا کہہ اور خیرین
 بھر منعم ہوں۔ اعلیٰ بخت سن کے حضرت کعبہ سے بہتر ہے۔ لیکن ان
 ارکس بزرگ اور کعبہ حضرت بزرگ ہے۔ بزرگ پیر۔ یا مثلاً ابوبکر کی بزرگی کا
 رسول خدا صلی علیہ وسلم کے بخت سن کے واضح ہے لیکن اس کی اس بزرگی کا
 فائدہ ہو گیا۔ ورنہ کسی کہ خدا تعالیٰ کے طرف سے تعین الیٰ کعبہ وقت ما
 اغنی عنہ مالہ وما کعبہ سے ملے مارا ذات کعبہ کی تکبیر نہ ہو جائے اور
 ان الفاظ میں خط و دے جائے مستحق بنا۔ پیر کے ایک اور کعبہ سمجھ سکتے ہیں
 وہ شہد لال جو سواد عظم کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے اس کے بعد حضرت بنی
 ربیعہ کے بزرگ بزرگ ہیں۔ بخت سن کے اولیٰ کعبہ جب اقول ہے اس کے اس کے
 ترجمہ اس کے بزرگ بنی بکر علیہ السلام ہے، کہ ان کے قبیلہ ہے۔ مانا ہے
 بزرگ اور بنی بکر کے بزرگ بنی بکر کے قبیلہ بنی بکر کے بزرگ بنی بکر کے
 بزرگ بنی بکر کے بزرگ بنی بکر کے بزرگ بنی بکر کے بزرگ بنی بکر کے
 کما قلف اور کعبہ بزرگ الدبا۔ اگر یہ بات صحیح ہو تو یہ کعبہ بزرگ
 عالم ختم نبوت و رسول کا منصب کی دور کو علوہ ذات رسولیٰ کے مرتبہ
 فرما دینا کہ اس وقت بھی سب کے کعبہ بخت حضرت بنی بکر کے بزرگ اور بزرگ

اور اگر کہ جائز نہ ہو مگر بعضی مفسرین نے اس کی ضرورت بھی لازم کی ہے اور بعض نے
 خاب غزوہ - خاب غزوہ طیارہ - خاب غزوہ اعمام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو
 تھے جو بعد از صلوات علیہ السلام اور نیز ان کے بعد جو بعد از صلوات علیہ السلام حضرت کا کنون
 مفرک - معلوم ہے اس کی بر حکومت و سلطنت کا مدد نہیں ہے بلکہ سلطنت ذات
 ذاتیہ اس کا کم کید و رکاوٹ ہے - اور نظام اس کی بابت سن کے نہیں پیدا ہوا نہ اس کے بعد
 سے پیدا ہوا ہے جبکہ غرض ان کے وہ اشتقاق حکومت بھی ملک لایا رکھتا ہے
 کہ بیکہ اصطلاح نظام دنیا جہود و اسکی اور تمدن کی اس کے جو جہود و مفسر
 اس کا دور اس کے سرور کا - اور نظام اس کے جو بانی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام محمد
 نظام کا اس کے مدد میں وہ اس کے مفسر غلام کلام کے بشیر کہ مفسرین بانی تفسیر تفسیر
 کو مدد علیہ درکار - بانی علم کی لیت اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمة و علی ہا
 سلطنت کے بعد اس کے درکار - بانی بابت کی لیت اس کے خدائے کبر و کبر
 اس کی مدد میں اس کے مدد اس کے لکھا کہ اس کے لافنی الا علی ولا الا
 سلطنت کے مدد میں اس کے مدد اس کے - بانی قوت کی لیت خبر و خبر
 کے وفات کے بعد لکھا کہ اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے
 کا اور دکان ان نام اس کے نفز مطلق - علم کا نام کے حکم کا کلام اور اب
 کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے
 بانی اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے مدد اس کے

نزدیک حکومت

۱۱۱۱ آیت اللہ علیہ السلام - بہر صورت اگر سن ۱۲۰۰ ہجری کو مقرر ہو تو خداوند
ان کے لئے نیکوئی سن درمیان اور کوئی حکم بنا جائے گا۔ لیکن معلوم ہے کہ سن ۱۲۰۰
لیس ہند لکھ از سر قسط اور طالع ہے۔ بہر صورت سن کی زیادتی اور کمی
بزرگی محض کوئی اثر نہیں پڑھا سکتی۔ مگر اگر تو مع ذکر یہ کہا کہ سن ۱۲۰۰ ہجری سن ۱۲۰۰
نہا ہے۔ یا بزرگ ہے اس قسم کی بزرگی کا حال ہے درشت جبریل اور ملائکہ
کے معلوم ہونا اگر کوئی انہیں نے سننا نہا ہے۔ اللہ اور حد کے جتنی ستارہ
کے کی فریب دیکھنے کا ذکر ہے اس کا یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سن کی بڑائی
سمجھ میں نہیں ہے۔ مگر جو بھی دفعہ نہیں ہے۔ ان کی ایک طرف کتب مختلف میں
نہا کر ہے اور معلوم ہوتا ہے اس کا سبب جبریل کے ہاتھوں میں
سن دیو کے اعتبار سے ہے۔ (دیو کا سن وہ ہے حکماء و دانشمندان
کا ہمارے) دوسرا ایک اور دفعہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نہا کر کے نام ہے۔ جبریل نے یہاں سے فرمایا۔ ان کے ہوا کو جو جبریل کے
بڑے ہا جبریل نے یہاں سے کہ سبب لکھو اور کہا کہ یہ لکھو اور جسکی تفسیر انہوں نے
یہاں سے کہہ کر جو یہاں سے کہہ کر یہاں سے کہہ کر یہاں سے کہہ کر
چاہئے۔ لیکن اگر وہ دن میں نہیں دیکھتے ہیں۔ اور یہاں سے کہہ کر
ایک طرف سے کہہ کر یہاں سے کہہ کر یہاں سے کہہ کر یہاں سے کہہ کر
قابل دوزخ نہیں ہو سکتی۔ یہاں سے کہہ کر یہاں سے کہہ کر یہاں سے کہہ کر

ایک دفعہ میرزا جبریل کا لکھنا تھا کہ میرزا جبریل صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا جبریل صلا الخافقین عام للطار

الستراح الطوبانی

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

اور میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

میرزا جبریل صلا الخافقین صلا الخافقین صلا الخافقین

چشم بزم جبرئیل اسرار و در عالم انبیا و اولیاء و دیگران غرضت بیا و رحمت بیا اور و
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاہُ وَجِبْرِیلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ

کاتونین یہ کہ اگر وہ ہم میں سے ہو تو وہ جبرئیل کا ہاتھ جلاوے میں حاضر ہو جائے گا
جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور یہاں تک کہ اس نے اس کو
ان ایک نزول و حر کے خلق صدق علیہ السلام نے نفی کر دیا جس کے کسب و کار کی
خاک کا ایک کسمپوشی ہے اور یہ کہ اگر وہ اس کے لئے ہو تو یہ اس کے لئے ہو گا
وہ اس کے لئے ہو گا و جس کے لئے ہو گا اس کے لئے ہو گا اس کے لئے ہو گا اس کے لئے ہو گا
نہ جبرئیل کا ہاتھ جبرئیل کا ہاتھ جبرئیل کا ہاتھ جبرئیل کا ہاتھ جبرئیل کا ہاتھ
اللہ تعالیٰ اس کے لئے مقرر ہے و یہ ہونا حضرت جبرئیل کا ہاتھ ہو گا۔

بہر صورت اس مقام پر جو صحیح ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کہ وہ اس کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ تقریبات کے لئے ہوتا ہے اور اس کے لئے ہوتا ہے
اور اس کے لئے تقریبات کے لئے ہوتا ہے۔

وہ جبرئیل کا ہاتھ ہے

یہ سب کے مقرر ہونے کے لئے ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
خانہ اہلبیت کے لئے ہے تو جبرئیل اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
یہاں تک کہ اس کے لئے ہے جب اس کے لئے ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
نیز اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اور وہ ایک فان اللہ ہو مولاہ و جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حسوت سرور و عالم نے فرشتوں کے درمیان اخوت قرار دیا ہے اور اس کے لئے

۲
 سے دراندک اخوت قائم کی۔ سفینہ کے ذوقا ہر کی اخوت۔ تو جبریل کے ہاں
 کی اخوت فرار فر۔ ~~اصول~~ اصول سے جو اس نے نبی اخوت قائم کی اور لایا انما
 المؤمنون اخوة۔ مومن مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 انہما فی سبیل اللہ۔ اور فرمایا انا صواخ بنیکم کما اخى الله بنی الملکة۔ اسناد میں
 ہم دونوں میں واسطیہ اخوت فرار دیا ہے کہ منہ صاحب بلوغ تھا کہ اس میں اخوت
 قرار دے۔ اس کا کہ آئے عمر۔ ابو بکر کے مکان کی اخوت کی۔ عبدالرحمن
 اور عثمان کے درمیان اخوت قرار دے۔ طلحہ کو زبیر کے بھائی بنا دیا۔ علی نے تقیہ بن ہاشم
 میں بے خلیع خلیع اگر کیفیت کا بار اونی اخوت قائم کی۔ اور امیر المومنین
 سے فرمایا انت اخ فی الدنیا والاخرة۔

بہ اور کہی قدر اصل کی ناگوار ہو۔ فوراً حضرت عمرؓ کی با رسول اللہ آئے
 زحمت سے انہی دختر سیدہ صدیقہ علیہا السلام کی۔ یہ کہہ کر آئے انہی اخوت قائم کی فرمایا
 حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا وسلم اخوت سات قسم کا کرتے ہیں ایک وہ اخوت
 ہے جو مذہب و نسب پر۔ جسکی نسبت فداوت فرمایا۔ والکان لہ اخوة دوسری اخوت
 رضاعی ہے۔ جبے مرد و عورت عالم فرمے۔ و اخوانکم من الرضاۃ تیرے
 اخوت سے بہت تر خدا فرماتا ان المبدین کانوا اخوان الشیاطین جو تھے
 اخوت زبائر و متیشی کا جو کہ جسے البس ملکہ تھے۔ یا ابا العرب یا ابا الہدی
 یا نبیج اخوت طاق و فوم سونے۔ خدا فرماتا ہر والی عادی احاطہ ہووے یا زعم
 کہیاد اس کے ہم سرنے ہووے کہ بغور فرمے۔ اور فرمایا اذ قال لهم فوج
 والی مدین احاطہ متعیا۔ چھپے اخوت میں کلمت رکھتے ہیں۔ نیز جبریل

ششہ قریب اخوت

خبر از دین و دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
علی غیب است به اذن و به واسطه نبی خداوند را که از آنکس خلق عظیم
به روح حق که از خواب امر المؤمنین علیه السلام خبر بر زبان می آید - انا عبد الله
واخو رسول الله - بنی نبی خدا و رسول خدا - او را با یون مرید و کلام

علی ذبیح النبیل و اخو الرسول

و این صفت است که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
انبر صفت بر این صفت که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
کلیه صفت بر این صفت که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا

بر این صفت که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
و میگوید و میگوید و میگوید و میگوید و میگوید و میگوید و میگوید و میگوید

عصر که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
فرا باین صفت که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا

نمیتواند به این صفت که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
فدا که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا

فدا که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
فدا که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا

فدا که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا
فدا که در این دنیا و آخرت و این که هر خدا و خداوندی را که در این دنیا

حزب براریم۔ اور منظر بتجہ کہ میں نے سہی خدا سے سہید ہو گا۔ سرحد و ان و غیر
 کہ علی نام حبیب کے حفاظت جانین امر قابل کہ ہر دو نے کی تو خطا کی جیسے ہزار ہا میل کلو
 کہ میں ہم کو نہیں اخلا نام کہ میں نے وہ خط عراض کا اہل مع اللہ تو فاما تو نہ جانے
 صاحبہ فاضلہ اصبۃ۔ دوائے خطا ہے اور دیکھو نے دنیا میں درمغفل میں اخلا
 نور و نورانی و فاضلہ کو دیکھو کہ فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے
 فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے
 کہ ہے بخیر بخیر میں ملک باہمی طالبیہ اللہ علیہ السلام اور میں نے فاضلہ نے
 میں نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے
 اور فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے فاضلہ نے

[illegible]

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

عبدالرزاق بن محمد بن

و لیسو الذی علیہ السلام فاسم از ذائق خلق نیست اسر طعم و سلیو سکن نیست اسر طعم
ما مقصود اسر طعم یہ کہ حضرت کے طبع سے خلق مکمل روز بروز یعنی ہر لمحہ اس طعم سے
عین نزول زرق و سبار زرق کر تو با سب یہ سو صیغہ اور میں لیسو زرق میں کوئی مکمل
نہیں کہ کونین نہیں لیسو کہ ہم تحرکت المتحرکات و سکت التواکن و ہم نزول اللہ
و غیر اور اگر مقصود اسر حقیقہ فاسم از ذائق اب میں میں حوضہ زرق و سبار فاسم کا
اوس میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام خدا کے سرکب نہیں پایہ اسر سے ایک نام لکھا ہے
کے خام دے میں تو فقیہ یہ سو فاسم کہ وہ ذائق سوار خدا سے کہ اس میں ایک
امیر المومنین علیہ السلام کہ ذائق ہر خدا میں ہے جس طرح اور ذائق ہر علاقہ میں
اسماء اللہ تو فقیہ میں نہ تو اسر نام کے دوسر کو لکھتے ہیں اور ذوق اگر نام خدا
کہ اسر مجوز اسر میں ہے جس طرح کہ خطاب امیر المومنین، سوار خاتم علیہ السلام علیہ السلام
کہ کسی کو نہیں دیا جاتا اور نہ حاضر ہے کہ اسر نام کہ اسر میں اسر نام کی کل اسر
حالہ نہ آمارت مومنین سب کے حضور میں ہی تھے اب امیر المومنین کے سرکب میں ہے
اسر سوال کہ کوہن امیر المومنین نہیں کہ سکتے باوجود کہ اسر نام اسر میں اسر نام
ذوق و سبار فاسم اسر نام فاسم الذر ذائق کا لقب کہ اسر نام کو دیا جاتا ہے
اسر ع کی ذوق کا عزت نہ ملے اور میں یہ اہل ذوق کسی حدت یا اہل ذوق اسر نام
ذوق اسر میں اسر نام امیر المومنین علیہ السلام کو فاسم الذر ذائق یا ذائق و سبار
لفظ اسر نام اسر نام بالجمہ جو ذوق اسر نام اسر نام اسر نام اسر نام

رزق دراصل حظ اور نصیب کو کہنے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے تجالون رزقکم انکم
 تکذبون "تو گویا جھوٹ دینے کو اپنا حظ اور نصیب قرار دے رہا ہے۔" (سورۃ اسراء)
 سمجھ سچ ہو اگر کہتے ہیں "میرے رزق میں رزق اور کئے میں جس کی چیز
 منتفع ہو سکتی ہو جو خدا تعالیٰ بقدر ہر ایک کی حاجت و ضرورت دے گا۔" اسی وجہ سے رزق
 کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک رزق روحانی جو علم و معرفت اور ایمان و کمال و عبادت پر
 دوسرے رزق جسمانی جو فساد و تباهی و مرگ و موت کے ذریعہ بیان میں اور کمال نام
 رزق جسمانی ہے بلکہ جسمانی اور جس سے منتفع ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ رزق روحانی
 حقیقی و عظامی و مستور و نامور و مامن و امانت ہے اے اعلیٰ اللہ و تعالیٰ
 تم پر رزق آبا و اجداد پر حلال ہے با حرام و حلال دونوں کو رزق کہنے میں
 رزق مقبول و خیر و رزق حلال و حرام میں رزق روحانی و جسمانی دونوں پر رزق
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا۔ لا یحلیتکم استبطاء
 فی من الرزق ان تطلبوا من مصیبة اللہ فان اللہ و نعم اللہ رزاق
 بین خلقہ حلالہ و لم یقیمہا حراما نہایت فراموشی سے کہ اس نے لالہ میں
 اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے و ما رزقناہم شیئاً "بہت سے منع ہوا ہے کہ اس میں
 کہ مومنین کا رزق کو کما کر دیا جائے نہ کہ حرام کو بھی رزق کہنے کو جائز
 کہ مومنین کا رزق قابل منع نہ ہوتا نہ کہ مال و عوام کو راہ خدا میں خرچہ کرنے کو ناجائز
 و قابل آہ و گہنہ کہتے ہیں۔ نیز ان لوگوں کی سوس کا موبہ اگرچہ رفقہ صفوان پر ہے۔

مستزاد

کام نہ کرے اور زعم کہ خدا مت پر کلام من جانتی کہ عمر بن قرقہ فرما
 اور عرض کی کہ خدا نے میرا رزق تو مقرر کیا مگر میں دیکھتا ہوں کہ میرا رزق بکود
 بیٹے سے مناسبت تو اسے زینت و تزیین دے گا کہ رزق انبیا کا حد سے زیادہ ہے۔

لا اِذْنًا وَلَا لِرَأْمَةٍ وَلَا نِعْمَةً مَّا عَدَدَ لِيْذْرَئِكَ اِنَّهُ حَلَّالٌ حَلَالًا فَخَرْتُ
 مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ رُفْقَةٍ كَانَ مَحَلُّلَ اللهِ لَكَ مِنْ حَلَالٍ لَا اَنْتَ لَوْ قُلْتَ

بعد ہذا ۹ مقام حضرت خیر با وصیاء " جسے میں نے ہرگز از حضرت
 اور دف بجا کر روز جمعہ کے دن کی اعزیت نہ کر سکتا ہوں دف بھی اللہ کو میں نے
 اللہ ایک بیعت کا مفاد ہے کہ خیر با وصیاء کے کلام میں حضرت نے اعزیت دلائی ہے

سوت پر۔ اَمَوْهَنْ لِيْضِبَ الدَّفُوفُ وَقَالَ اَعْلَنُوا النِّكَاحَ " ایک اور دفع بھی
 دف بجا گیا اور حضرت نے شیر کرنا۔ جس روز اسے مدینہ میں پہنچا نہیں گیا
 منظم سے ہجرت کر کے لوگ وہاں کے خوشی کر رہے تھے۔ پھر دف بجا کر دف بجا کر

ص ۵۵
 سید محمد نوری

بجائے ہوئے

تھیں اور یہ سارا بھر تھیں

مخ حواریں بی بخار یا حبذا محمد بالجار

اور ابوریدہ انما حمام علم مرسلہ کے ہر حضرت کے لئے اگر جانتا اور
 حمام مردانہ بخار خوشیاں کر رہے تھے۔ اور وہ حضرت نے دیکھا اتھوڑتی تھیں
 عرض کی بلی اسے فرمایا واللہ احکم منی بھی نہیں دوست رکھتا ہوں۔ پھر
 اس دفع میں جلاہت تھوڑا دن اور دف بجا کر جو کھانچا جسے مدینہ میں لایا
 بجا کر گئے تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رزق و معاش بر ابراهیم علیہ السلام نازل شد
 الذي عشتى معك رزقك لا اله الا الله
 فلاتحمل همك على هم يومك
 وكونوا من الذين يمشون على آيات الله

و در رنج کوه چرخ دبا نوار جان شد و در رنج تو بنهر نیز به این است
 تمام حجت بر ما بنیبر آمد به نیکوین انعم و طاعت شکر و طاعت زدن نیز از این است
 او منبدر از کف دست و فایده نیکوین که اندا او نیز نفع بال دبا گیا حجت
 نوشت به غدر قطع سوخت - ایزد کو اگر می نفع غدر بنیبر -

و ای ای که می کنی این را بنیای علم خفیه نه و مظهر دنیا و سائر کائنات
 حق بگویم چنانچه هر حقیقت جسم کوکب نشین بود که می او سقوی رقص و رقص طاعت
 او حجت و نفس طاعت بود که او سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 مین عبادت مین که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 شهاب مد نظر می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 ظاهر که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 بابت که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 رست اهر طاعت مین که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 خزان من کان یا کل قبله الا رض حقه بطور خفیه النفل من تنفیع صفای
 لطف حضرت و اذ غایت و نیکوین که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 انبا و دنیا که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 حجت که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 همه که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت
 انس و انس که می سقوی رقص و رقص طاعت بود که او حجت و نفس طاعت

گر خود ان اختیار کو صرف اور اطمینان کے ساتھ قبول نہ کرنا
اس میں نہ کہ حقہ و رتبہ یا بیکہ امیر کہ میں سے اپنا حق حاصل نہ کرے
نہ ان کے حق حضرت متی در خاں کو پس یہ کیوں نہ ہے۔ خاصے جو تہ
الحج و عیسیٰ الخشن و کل اجنب و کان ادا نہ اجمع و سراج الفکر و فاکتہ ما تبت الاض
للبائع و کم تمنیہ رزقہ فقہ و لدولہ مخزنہ و مال ملتہ و آیتہ جللہ و
یدہ اس کے موعود نامہ میں بھی جو خبریں بیان ہو گئی ہیں ان میں سے اور اگر کھانچے
نویسٹم صرف بقایا حضرت برکتقاوی تھے۔ خاصے جو افرامہ بھی دیا
اس کا وہ دنیا سے ملے گا اور اگر اوصیاء نہ بھی اس میں نہ پائے گا خاصے جو افرامہ بھی دیا
عکس کے لئے کہیں دو قسم کی نان خوشتر رکھی گئی کہ خاصے جو تہ
بالعام کہ کو روز اور روز کو کہ۔ خاصے جو تہ دار اگر خون کا کھو بیٹھ
میں رکھ جائے گا۔ اس کی شرف و ذلت دنیا کا نہ ہے موعود نامہ کے
دنیا کے امیر دنیا کا رہے موعود نامہ اور اس کے لذات کو ترک کرنا عین عبادت
سمیٹنے ہے۔ اگر اس دنیا کو ترک کر دے خاصے جو تہ اس کے لئے
نہ ہے۔ اور ہرگز اس کے لئے جو کہ ایک انسان میں نہ ظلم نہ کھانا
اور حق و کو یہ زمانہ کی نسبت آں ادا دے میرا یہ حق نہیں ہے کہ
نامہ صالح کے کلمہ میں ہے۔ میرا یہ گناہ جو کہ اس کے شفیق ہے کہ
اوسوہ اس کے خوار نہ ہو کہ یہ گناہ شہید ظلم ہے حق نہیں ہے کہ
الاولیٰ و سراج الفکر

اس کے سوا کہ اپنے خیال میں جسکے ساتھ میرا وہ ایک سہارا تھا اسے بھی
 ہے جس میں میں نے اپنا دل دیا ہے۔ لیکن یہ کہ وہ میری محبت کو محبت کے بدل میں
 سہارا بھی نہیں دیتا۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس پر جو محبت میں بھی مہارت
 نہیں نظر آتا۔ کہ وہ میرے لیے جس کے لیے کہ انار محبت تو نہ ہوں
 مگر خبر اس قدر ہے کہ ہم اس کا نام لیتے ہیں۔ حشر اللہ کان اور ان کے دشمنوں کے قہر
 بڑا رکھتا اور ان کے دوستوں کی محبت کا بڑا دیکھتا ہے۔ اگر یہ خبر گوارا نہ دے
 انہی اور ہمارے دو عالم کے جو روز تیار ہوں ان کو محبت ہو گئی اور لطیفہ اس پر
 تاج کراں کے جو ان کے سر پر رکھ جائیگا۔ اور دوسرے اس پر میرے نور کے جو
 دوسرے ملک حشر میں رکھ جائیگا۔ اور دوسرے اس کو احمد اس کے حشر میں
 زکوٰۃ باجیگا۔ ہم پر بھی نظر رحمت فرمائیے۔ اور کفایت کر رہے تو ان کا
 اس پر کرم نہ سنا میرے کرم گراں نہیں ہے۔ جسے اگر دانت نہ سکا کہ تن میں
 میں یقین دہانی اس کو کا ہے اس پر انہی سے اگر تمام عالم کے گناہوں کی مغفرت
 دے دیں تو وہ سب کچھ جکھن میں۔ جسے جیسے کہ ایک رقم اور وہ بھی اتنا جھوٹا
 دیا کہ دیگر انوار نہ آسکے۔ میں اس کے زور پر گواہ ہوں کہ نظر نزار اور ایک کائنات
 کے لیے سچے۔ انہی میں ہے جسے بزرگ کا دھڑکا ہوا ہفت ضیاء لکھا وہاں
 ہی لکھے ہوئے طرکاتی خصوصیات و دونوں زور رکھیں کہ سب رسول خدا
 اگر نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ
 کہہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے رسول حسن اور حسین ہیں۔ کہیں فراموش

[illegible]

اس کے بعد یہ سیر کر کے درمیان میں جو کام خیر علیہ السلام میں ہے اس کے بعد میں تھیں باوجود
میں ان میں تھیں۔ کہ یہ مصروف ہے۔ درمیان میں نظر نام میں سب سے زیادہ
قدح میں ہوگی اور جو کہ نظر دیکھتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اور یہ ہیں
کہ یہ مصروف میں ہے۔ اندر میں نظر دیکھتے ہیں اور یہ ہیں
درمیان میں ہے۔ جب تک کہ اس کے بعد میں ہے۔ اور یہ ہیں
خیر علیہ السلام تھیں۔

خبر ابرار المؤمنین علیہم السلام ہے۔
 اگر یہ خدا کی رحمت و توفیق کا ظہور ہو تو ابرار المؤمنین علیہم السلام بہت کم
 نہ ان کا نام ابراہیم علیہ السلام دوں علیہم السلام اور فوق علیہم السلام ہے
 اگر یہ خدا کی رحمت و توفیق کا ظہور ہو تو ابرار المؤمنین علیہم السلام جب
 اور ان کا رنج و آہ و بکاہت علیہم السلام میں اس کی حقیقت کا ظہور ہوگا۔
 اگر یہ خدا کی قوت کا ظہور ہو تو ابرار المؤمنین علیہم السلام سے۔ فخر و غرور
 نہ نہیں تو ان کی کبر و غرور علیہم السلام نہ تو ان کی کبر و غرور
 کہ نہ ہے اگر وہ اسے اپنے نزدیک نہ رکھتے تھے نہیں۔ ضرور اب اس کے
 اگر وہ اپنے لیے ہے ان کے خلاف کے استحقاق ہم ابرار المؤمنین علیہم السلام کو ملے گا۔
 کہ ان کے لیے ان کی صفت کو جاننے کے لیے ان کے لیے ظاہر ہو۔ وہ یہ قول خدا کی
 قوت کا حال ایسی ہے جس سے وہ اس کے عجز و ذلت کی طرف سے
 علیہم السلام اگر وہ اس کے عجز و ذلت کی طرف سے

علم - حلم - روحیت - اخلاق - عبادت - زهد - تقویٰ - معرفت - عدل -

سخا - بیست سبب عفت - یہ تمام باتیں خبر میں باکسر و نعل کی کیفیتیں -

آج خبر نرسنگ کی دوسری دن میں اور جس کی کہ ہے یہ روز سید روز عید ہے
اوس کے خاتمہ صرف اگر کوئی جائزہ ہے کہ حیلہ ان کے مابین لقا آئے -

سراہم کے دوسرا معارف کی بھی ہونا ضروری ہے - کہ نہ وہ محبت خدا اور مردگار -

انجا محبت کو محکم کرنا ہے اور اوس کا کہ ہے یہ ہر روز ہر گاہ معارف کی اور ان -

اس خبر میں تمام کہ اس کے سر میں اور اسی خبر کے الے خبر کو غائب کے

اخبار کی حدت کی ہے اور جو اوس کے دوسرا مشابہت لانت و فتنہ حقیقیہ کے

خاتمہ لاج حسن علیہ السلام نے اس قدر معارف ظاہر نہ کرنا جو اچھا کہیں

نہ آدمی - منعم ہونے - ایک بہرہ ہے لقا ہونے کے محسوس ہونے کا نام

اور ایک مرتبہ خاتمہ حسن علیہ السلام کی صورت کے ایک عذر پر کہ مراد ہے کہ

کثر نفس لیا ہے - اس خبر میں ہر - ایک دھن میں ایک لبر لیا گیا اور

کہ خبر نہ ہونے انبا لبر لیا - وہ دھن لیبیائی نہ ہو خبر کہ خبر نہ ہونے

نہ ہونے و خبر کا کہ خبر میں دھن میں طبع نہ ہونے لیا - اسے لیا لیبیائی

اور کہ کہ نہیں طبع کا کہ خبر میں حال ہم اوسے غصہ کا کہ خبر میں حسن

وہ الی تمام دعا بلام لہ لقا میں ہر ہی لبر صورت میں ہونا کہ وہاں جلا

انفالہ کو خبر کہ خبر میں نہ آئے کہ خبر میں کہ خبر میں کہ خبر میں

انہر اصل کی خبر میں ہر ہر کہ خبر میں اور ہر کہ خبر میں کہ خبر میں

وہ حال جو کہ خبر میں کہ خبر میں کہ خبر میں کہ خبر میں کہ خبر میں

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
عليه السلام

ولكن دعوتنا انما نسعى مجابة لله عز وجل
وغيره سبحانه وتعالى
وغيره سبحانه وتعالى
وغيره سبحانه وتعالى

والمعجزة انما هي ما لا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل
ولا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل

والمعجزة انما هي ما لا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل
ولا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل

والمعجزة انما هي ما لا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل
ولا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
عليه السلام
والمعجزة انما هي ما لا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل
ولا يدرك بالحواس
ولا يحيط به العقل

و باشند بر سر آتش و باشند در رحم الملک الذی ترده و باشند در ملک علی المرتضی
میت الملک و باشند در ملک الموت اقرت الذی عینیت علی الموت و باشند در
الموت امر الله الذی یضع الموت

ایک مرتبہ گنی نامی عسکر کی موت آ کر ہندو محلہ کے سردار کا محمد کے من میں گذر
 آ کر آپ دعا کرنا شروع فرمادے کہ کون عورت کو عراق کو شام کے سرحد پر خود کو غارت
 اور عورت کو خود بیاہ۔ ایک مرد کو مہر دینا۔ والد۔ یہ کون کس کا ہے؟
 آنے سے پہلے کہ با الہضی الا لتجن ان لعدی بین الرجال یہ کھانا تھا
 اے جو مرد شام کو لے کر آئے تھے تین عورت لے جاوے۔ آئے تو بجا تھے تیرے
 مرد ہو گئے۔ اسے بھیجے کہ عورت کو نہ دے کہیں اور بھیجے تھے جو بیدار ہوئے۔
 خانہ اب ہم دیکھ رہے ہیں۔ افرادی کہ کون نام لے گا۔ حضرت نے جو افرادی میں دعا
 اور یہ کہ تیرے کی عورت آئے۔

من شيخ مفيد في سنة مولد السر ومولد الضيفاء ابنه منادى في يومه منادى
 جابر بن لام صهر طبر بن عبد الله قال جابر ادخل الى الحسن بن علي فقالوا ارا من غائب
 ابيك النبي كان يرينا فقال وتوسون بذلك قالوا نعم نعم والله بذلك قال النبي
 تعرفون الي قالوا جميعا بل تعرفه فرفع صوته يستغفروا امر المؤمنين فاعيد فقال
 تعرفونه قالوا باجمعهم هذا امر المؤمنين ونشهد انك ولي الله حقا والامام من
 حبه ولقد اريتني امر المؤمنين بعد منتهى ما رى اليه ابا بكر رسول الله في مسجدنا
 بعد موته فقال الحسن وحكيم اما سمعتم قول الله ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله
 امواتا بل اصابكم بطلان فتعلمون فانما كان هذا نزل فممن قتل في سبيل الله ما تقولون

خبر اسم الله تعالى کی یادداشت
فہریش دیش کی یادداشت

فصيا قالوا انا وجدنا بابن رسول الله

الحسين

حاصل - محمد بن ابي نضر - من ابي عبد الله عليه السلام ان جد حريصان

حريص

فان قالوا له خذناهم فقال له ارجعوا اليهم فقال له عثمان وديك الفتية الذين

واوهم به اني انا عليه السلام فبا الحسين بن علي بن جعفر بن محمد بن ابي

فقر الحسين بن ابي ان المسند له محمد بن ابي نضر - ودم مضجع او دمن مفرج

او ففر من ففر ابيات فقال له وجه واحد من هذا الثلث فامر له الحسين بن

واوهم به اني انا عليه السلام فبا الحسين بن علي بن جعفر بن محمد بن ابي

ثم عثمان فامر له فاصغت فقال له حريص فسلت فامر له يا ابا عبد الله

فبا ابيات قال واني حسبت اني انا عليه السلام فبا الحسين بن علي بن جعفر بن محمد بن ابي

در محمد بن ابي نضر فامر له فاصغت فقال له حريص فسلت فامر له يا ابا عبد الله

واعطى له الثاني سورة وارجع اليها واعطى له الثالث سورة وارجع اليها واعطى له

عثمان ودم فاسئل هو لدر الفتية ودم فاسئل هو لدر الفتية ودم فاسئل هو لدر الفتية

منافق - عن محمد بن ابي نضر - قال يا ابا عبد الله فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص فامر له فاصغت فقال له حريص

سبب

فتعجب منه فذكر فقال لا تعجبين يا امامه فان كبر السمع وسمع الله او قفى
فخرج على يقينه

قوله ولا زمره فقد صبر فرؤيته العظمى ان احسن من حسه ان اذ انضما
اربعه منفسه ومان الزامع ما ايسر من رفع راسه وقول الضيق بايك احسن
قد انك المسمى فتمت اذ عرغ فيص ما عند رجبها ما عند كبره

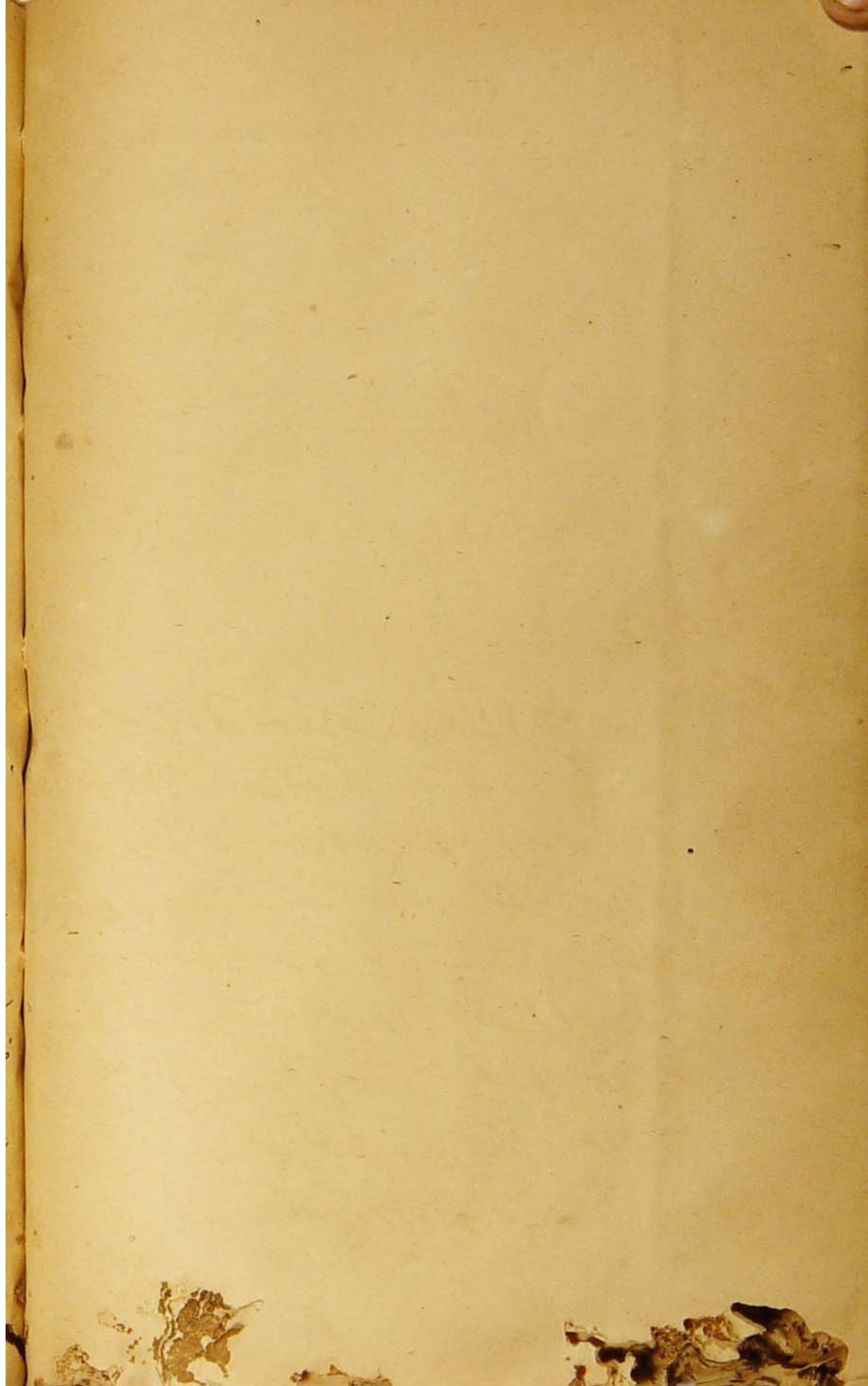
ابو نعيم في الحديث قال احسنه انى استحيى من ربه ان القاء ولم يشك به بشيه فمضى عن عمر
معه من الحديث على جليله - وروى عبد الله بن عمر عن ابن مسعود قال لما صلب
عنه من حديثه قال ما اسى على شئ اشد على ان ارجع ما شيا - ولقد حج احسن من حجة ابراهيم
حجة يثيا واث النجاة لتفاد منه وقد قسم له من يثي في ان كان ليعبر السعد
سب النور ويطر الحقد وملك الحقد

قوله من شاة ما روى ان احسن من حسه جل فاعطاه عشرين الف درهم وخمسة مائة
وقال ايت بحال حيدر فانه بحال حيدر قال بحال فاعطاه طيلة فقال هذا
كره الحال - وصار به لوجه العراب فقال اعطوه ما فرغوا فذهبوا الف
ديارهم - فدفعوا له الكد البر فقال الكد البر يا مولد الله فكنى الراجحى ان شدة قسى
فان احسن

نحن اناس نوالنا حضل برقع فقيه الرجال والامل
نجد قبل السؤال الفنا خوفا على ماء وجه من قيل
لو علم البحر فضلنا لنا لفاض من بعد فضله حبل
تمت معنى اكب منبه آيت من رتبة كبره - ارماديه كبره رتبة كبره

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَعِبَدُوا اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ أَنْ تَوَلَّوْا أَوْجُهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْإِلَهَ



قال الله تعالى ليس الذين تولوا اوجوهكم قبل المنشق والمغرب ولكن الذين امن بالله
واليوم الآخر والملئكة والكتاب والنبين الله (ترجمہ عام آیت)

[illegible]

بین الملل و کتب الفقه
وزنه و اجزای و غیره

[illegible]

کتنی اور گزرنے کو نہ ہو سکا کہ - اور جب خدا سے کوئی راجی نہیں ہے تو ہر چیز کو
دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ کیا ہے - عینہ القیاس ہے کہ ہر شے کو اس کا حق دینا
اس طرح ہے کہ جب یہاں کی شے کے لئے اور ہر شے کا حق دینا
برہنہ نہیں - مخلوق ایک اسلام کے ہر شے کا حق دینا اور ہر شے کا حق دینا
برہنہ نہیں - اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حق دینا کی اہمیت
کے دیکھ کر اتنی برہنہ نہیں ہے - بعض گمانے والے اور بعض گمانے والے ہر شے کا حق دینا
نہیں سمجھتے جو کہ اللہ تعالیٰ اور حق سبحانہ ہے - یہ ایک خاص خصوصیت ہے جو اہل اسلام
ہر کو حاصل ہے نہ کہ فرق کر - اور یہی وجہ ہے کہ ہر شے کا حق دینا کتب سابقہ
اور کتب میں مصححین سے ملتا ہے ہر شے کا حق دینا کہ قرآن و کتب اشہر وغیرہ
مکمل ہے انوار و فروغی اس لئے کہ ان الکلمات میں لا کثر النفع من العلم ولا مال
اربح من العلم ولا حسب وضع من الغضب ولا قرین ازین من العقل ولا
رفیق اشہب من الجہل ولا شرف لغز من التقوی ولا شرف کرم اہوں
من ترک اہوں ولا عمل افضل من الثقل ولا حسنة اعی من الصبر ولا شدة
اخفی من الکبر ولا شے البی من الرفق ولا داو او جع من الخرق ولا رسول عادل
من الحق ولا عار اشق من جمع المال ولا فساد من الطمع ولا حقہ الہی من الضمہ و
لا معنیہ اھنے من العبادہ ولا عبادہ احسن من الخشوع ولا غنی احسن من الصنوع و
لا عار من اخف من الصمت ولا قرین اقرب من الموت ولا دلیل انصح من العقل

مذخره فی الجمله

عنا انما سر اور کتاب کے ہر صفحہ میں جن میں مختصراً اپنے عہد میں جو کچھ
کئی نہ جانتے تھے اس کے ساتھ ساتھ درج کیا ہے کہ باجھوتہ نفاق کو زمانہ

ہند میں نہیں آئے تھے بلکہ نہ متفرق الاہانت اور سور انزلت نہ غیر الاواح

وغیر الصحف والنورۃ ولا جملہ اور انزلت کھلا حدیث الاواح والوہی

ہوئے کہ ایک لکھنے کے وسیع پیمانہ پر خاص کے لئے ان کے نام تراست کہ انہ

ارجال کے وقت ایک سار میں رکھ دیا تھا۔ تو خود شامی نے اور خود کوئی بھی ان کے

نہ ہزار کو سو نہ ہو اور یہ الواح زبردست لکھی گئی تھیں۔ خاص کے اور کھار کے پاس

آئے وہ شامی کو یہ مختلف الواح ملفوظاً ظہراً جدا جدا لکھیں اجل علیہا علم نزل

نے اہم ہے کہ ان کے لئے جملہ فائدہ کہ من الہمین برہم والہم فلما شہدوا

الاجیل انفرج اجل و فوجت الواح ملفوظہ کما وضعوا من فاضلہ المقوم

ایہ السیر

اس کے اور نیز دیگر روایات سے وسیع پیمانہ پر عام کتب انبار الیقین اور علم کے

ہر معدود حقین خاصہ ایک لکھنے میں خاص اس کے ہر ترشہ کو لکھا ہے کہ علم نزل

تو ان کے ہاتھ میں رکھ رکھ کر لکھنے والے الہم و دفعا الی

فیر تو وہ کہ تو خواب وسیع کے کبریا پر سیدہ وار بطور تواریخ علیہ

جاننا کہ ہر حال اس کے ہر اور وہاں کے اس کے طہر علیہ السلام آئے

بجای دیگر اور نیز اور عام احکام اور ہر ایک کے مکتوب کے اور نیز اور

بجای دیگر اور نیز اور عام احکام اور ہر ایک کے مکتوب کے اور نیز اور

خانہ صفحہ ۱۲۱ کے نسخہ نزول است ان کتاب کی ان صفحات کو جمع فرمائی
جلد ان کتاب کی جانب تو افسوسہ نام کیا کہ کہ نسخہ نزول است ان کتاب کی صفحہ ۱۲۱ کے نسخہ

مجمع البيان في الحوزة غفر له محمد بن الحسين المكي حرره في ربيع الاول سنة ١٢٠٥

ابراهيم لثلاث مضامين من سفر مصان وبع رواية الواحد في اول المدينة وانزلت

لوراء موی است مضرب من مشهور رمضان و قال انجیل علی لنت عشر لنت خلعت

من رمضان وانزل زبور داود ثمان عشرة ليلة مضت من رمضان وانزل في

القرآن على محمد لا ربع عشر من شهر رمضان

رضا بن شریف نازکی بحر ادر بر دایب و اصد سلجی تاریخ منی - ادر ازیست مورخه سلیم

عقبی مارشخنی باه رمضان کی اور انجمن خفا عسکری تبریزی کے ساتھ منی اور زوردار اور دم

شماره پنجم. اورنگ‌آل محبیه جوهری شهر رمضان کرمان ۱۳۰۱ هـ.

اسی نے ظاہر کر دیا کہ انعام ان کے لئے نہیں بلکہ عذاب ہے

و من بعد آنکه تر و آبی منقطه گمانی - التبه - غور در حلقه قرآن مجید افراشته

تبریه محمد و سرافند نام منقض لاح و دیگر گفت من ندو کور من و سرافند -

و منشی کے حضور نماز خاصہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اعطیت مکان التعلیم

سبع الطوار وكان الاغصان الممانه وكان الزهور المأمنه وفضلت

ما الفضل من محض نوریت کی عکس و رسم طوالت و بزرگت و شرافت و کرم و دلالت

فصل اول در بیان احوال و عادات و آداب و اخلاق و انظار و سلیقه

...مدرسه ...

[illegible]

کی جس کا جس پر اس کا تہا۔ جس کا دھڑلے غرض جتنی خبریں اس کا مطلوب ہے اس کا
 حاصل کفایت ہے۔ اور اگر کسی کو کتبہ ہو تو اس پر اس کا علوم و توانا کو کفایت ہے اور اس
 کفایت کے عین میں اس کے بیان و تقوا آجائے۔ اور اس کے ساتھ یہ بات ہے کہ اس کے
 اعلیٰ و بر جی کی تہا میں نہیں۔ ہر یہ بھی اس کے لئے ہے کہ اس کے تہا میں اس کے ساتھی کی
 مسوغ اس کے قرار میں اس کے قرآن و تہا میں اس کے احاطہ مقرر ہے اور اس کے
 تہا میں اس کے تہا۔ تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 علوم و اس کے وقت و تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 خود اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 یا جبریت تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 فان اللہ هو صلاہ و جبریل و صالح گوشت و الملائکہ بعد اللہ تبارک و تعالیٰ
 ملائکہ کا صف تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 ان میں میں اور در طرف صالح گوشت ہے۔ ہر تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 صالح گوشت اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 کامل تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں
 ناقص اس کے تہا میں۔ جو تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں اس کے تہا میں

جو مختلف میں تمام علم کے موجد سے زیادہ میں۔ اس کے ایک طرف نورانی حیات اور حیرت
انکا۔ اور صوفی علم کے اسرار کو دیکھا تو وہ سمجھنے لگا کہ یہ کون سا علم ہے اور اسرار کیا
اس صوفی کے اسرار کیا تھے کہ یہ کون سی برکت تھی۔ اس صوفی نے اسرار کو
نور سے ایک نسبت غلط سمجھی تھی۔ اس کے دو طرف اور عظیم سرور اور اسرار کے ساتھ
خدا کے اسرار کو کہا ہے۔ اور جو اسرار اس وقت تک مفاد کی تھی کہ جو اسرار
کے ہر حرف کو اسرار میں سمجھ کر خفیہ معنی کے بارے میں لکھ دیا۔ حق الہی ذوالجلال
العلی بن ابی طالب فقال خیر اللہ فیہ واللہ تعالیٰ من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ من اللہ
سبح اللہ تعالیٰ وسبح اللہ تعالیٰ واما المؤمنین وفائدہ صغیر الحجابین اذ امان لوم القاتل
حار علی غافۃ من ذوق الخیرۃ ثم اضاءت القیامۃ من اذیۃ علی اسرار تاجہ وضع
بازر جہد وایا قوت قبول المکرمۃ منہ مکرمۃ۔ وبقول الشیون نہ انہی اصل
فتیاد نہاد من تحت لیلان العشر نہاد القدران اللہ نہاد وحی حبیب اللہ رب
ان من نہاد علی بن ابی طالب فی حیرۃ نصف علی من ضیم فی حیرۃ منہا من حیرۃ بانی
ارباب الخیرۃ فیہ فضل فتیاد ولسانہ فی حیرۃ۔ یہی حیرت ہے جو حیرت
قرآن ہے اسرار خفایہ۔ یا یحییٰ یہ قرآن مجید اسرار حق کا حق چاہل ہے کہ
دور کا دور کہ خفیہ معنی آتا ہے (اصول کا حق) کہ فیہ کائنات میں ہے
دور کا دور کہ فیہ انعم اللہ علیہ وعلیٰ آلہ جہنم فیہ انعم اللہ علیہ وعلیٰ آلہ
فیہ کائنات میں ہے خفیہ معنی آتا ہے۔ دور اور دور حیرت کے یہاں جہنم میں ہے

نیکان مندرج ہوئے ہیں اور ان کی نسبت سے کہ جس کی زبان مندرج ہو
اور وقت اللہ تعالیٰ کو عبادت ہے اور ان کی مندرجہ وقت مندرجہ وقت
حرف مندرجہ وقت اور در وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
ان کی اور نیکان کی تمام مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
نوم مندرجہ وقت مندرجہ وقت اور عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
کو عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
اور وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
القرآن و مذاہب خداوندی مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
التوبہ و عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
اور وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
و عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
اندر رضا و عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
کو عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
شرعاً عبادت اور عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت
و عبادت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت مندرجہ وقت

سورۃ الباقہ
نزلت فی مدینہ

سورۃ توبہ

اگر چہ ہمارے حرف اس قدر گام فرما رہا ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اس پر بلا صبر نہ آئیں بلکہ
 کہ کتب نہ لے من اللہ کے باب میں ہمیں یہ کلف نہیں دیا گیا ہے کہ اس کا تمام فریاد کر دیتے ہیں
 حرف اس قدر جان فدا فرما رہا ہے کہ ایک سو ضعف اور چار سو تباہی خدا عزوجل کے طرف سے نازل ہو
 کہیں اگر کہیں یہ تفسیر بھی اذی علی الملک ہو سکے تو اس کے دل میں پاشنہ نہیں کر سکتا ہے۔ اور یہاں
 کتب کے عاقبت دوسرے جو دشمن بننے اور اولے عبرت حاصل کر کے اور کم انکم یہ ہم اگر کہیں
 عبرت نہ حاصل کر سکیں تو سنیں اس کے کہ اگر کوئی شرف اتنا درود۔ بجا رہی خدا کے زور
 و خیر کے لئے مناسب معلوم ہوا اور دشمن اس مقام پر وارد کیا جائے گا کہ دشمن کے قلوب میں نور ہوا
 رہا نہیں ہو رہے ہوئے ہے ہر ایک کے کتب اور یہ نہیں کے اس مقام پر ذکر کے جائے نہیں
 لا ارجی منہ عن حبیب حسبتانی عن ابی جعفر النافی قال فی التوبۃ مکتوباً بآیات

أَتَى خَلْفَتَكَ أَصْطَفَاكَ قَوَّيْتُكَ أَمْرَتَكَ بِطَاعَتِي وَهَبْتُكَ عَنْ مَعْصِيَتِي
فَإِنْ أَطَعْتَنِي أَغْنَيْتَكَ عَنْ طَاعَتِي وَإِنْ عَصَيْتَنِي لَمْ أَغْنِكَ عَنْ مَعْصِيَتِي يَا مُوسَى وَلِي
الْمُنْتَصِلُ عَلَيْكَ طَاعَتِكَ وَلِي الْحَبَّةُ عَلَيْكَ فِي مَعْصِيَتِكَ -

(إمامي) يَا مُوسَى خَفْنِي فِي سِرِّ أَمْرِي أَحْقَظْكَ مِنْ وَرَاءِ عَوْنِكَ وَادْكُرْنِي فِي خُلُوتِكَ
وَعِنْدَ سِرِّ لَذَاتِكَ إِذْ كُنْتُ عِنْدَ غَفْلَتِكَ وَأَمْلِكْ غَضَبَكَ عَنْ مَمْلَكَتِكَ عَلَيْهِ
أَلْفَ عَنَاءٍ غَضَبِي وَالْحَقُّ مَكُونُ سِرِّي فِي سِرِّكَ وَأَخْطِرْ عِلَانِيَتِكَ الْمُدَارَةَ
عَنِّي لَعْدُو وَعَدُوكَ مِنْ خَلْفِي -

(إمامي) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ ع قَالَ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ غُرُوحًا إِلَى مُوسَى بْنِ عِرَانَ
يَا مُوسَى خَلِّقِ الثُّوبَ نَفَقَةَ الْقَلْبِ جِلْسَ الْبَيْتِ مَصْبَاحَ الدَّلِيلِ تَعْرِفُ فِي أَهْلِ الْهَمَاءِ
وَتُخَفُّ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ يَا مُوسَى أَبَاكَ وَاللَّجَاجَةُ كُلُّهَا مِنَ الْمَشَائِينِ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا تَصْخَرُ مِنْ
غَيْرِ عَجَبٍ وَأَبِكَ عَلَى خَطِيئِكَ يَا ابْنَ عِرَانَ -

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبٌ يَا ابْنَ كُورَمَ تَفْرِغْ لِعِبَادِكَ أَمَلًا فَلَمَّا خُوفًا
مَنِيَّ وَإِنْ لَا تَفْرِغْ لِعِبَادِكَ أَمَلًا فَلَمَّا تَغْلًا بِالْذُّنْيَانِ لَا اسْدَاقَكَ وَأَطْلَكَ
إِلَى طَلِبِهَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ فِي التَّوْرَةِ أَرْبَعُ أَسْوَاطٍ مِنْ لَا يَسْتَشِيرُ نَدِيمَ وَالْفَقْرَ
الْمَوْتَ لَا كِبَرَ وَكَأَنَّكَ نَدَانِ وَمَنْ مَلَكَ اسْتَأْثَرَ -

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ع يَقُولُ كَانَ فِيمَا أَعْطَا اللَّهُ غُرُوحًا إِلَى مُوسَى
الْأَوَّلِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدِي أَقْبَلْكَ الْمَتَالِفَ وَالنَّسْلَ لَكَ فِي عَمَلِكَ وَأُحْيِكَ
جَنَّةَ طَبِيبَةٍ وَأَقْبَلْكَ إِلَى خَيْرِ مَنَاهَا - عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّ

في التوراة مكتوبا يا ابن آدم اذكرني حين تغضب اذكرني عند غضبي فلا احقق فمن اعق
فاذا اظلمت مظلمة فارض بانتصارك لك فان انتصارك لك خير من انتصارك لنفسك
عن ابي بصير عن ابي عبد الله ع قال في التوراة مكتوب اشكروا من انعم عليكم
وانعم على من شكرك فانه لا نزول للنعما اذا اشكرت ولا تبار لها اذا كفرت
والشكر باقية النعم واما من الغير

سجدته في الارض واصل لموسى عليه السلام يا موسى قد نطق في الدنيا ملك فنفسي قلبك في قلب
من عبده - اميت قلبك خشية وكن خلق الشياطين صديقه القلب يخفى على اهل الدنيا
وتعرف بنى اهل السما والارض من كثرة الذنوب صايح المار من عذوبة السبعين
وبعد ذلك فاني انعم المسحون - يا موسى كما نافع العباد والمعبود وكل من
داخرون فاشتم نعمتك على نعمتي وكن على ذمك ايد استنزل ولا تترك
محب الصالحين - يا موسى مني داعوتي وهديتي فاني ساغفر لك على ما كان منك
الشمار تسبح لي وجلدوا الملك كمن مخافتي مسفقون وارضى التسبح لي طعنا وكل الخلق
يسبحون لي داخرون ثم عليك الصلوة فاضا مني عبادي ولما عندي عهد وثق والحق
بها ما منها زكوة القرآن من طيب المال والطعام فاني لا اقبل الا طيبا روي عن
اقرن مع ذلك صلوة الموحدين فاني انا الله الرحمان الرحيم والرحم اني خلقتهما فضلا
من رحمتي لتعيا طف به العباد ولما عندي سلطان في مني والذخيرة وان فالحق من
قطعها وواصل من وصلها وكذلك افعل بمن ضيع احري - يا موسى قد تسنى على كل حال
ولا تنفر من كثرة المال فان سباني في القلوب مع كثرة المال كثرة الذنوب

سليمة والسماطية والسليمانية فمن عساني شقة فانا الرحمان رحمان كل زمان انما شقة
لقد ارضاه وباراه بعد الشدة وبالموت له المموت ومكفر قائم دائم لا يزول ولا يخف
على شيء في الدنيا ولا في الآخرة وكفى فخرا على ماني مستبده وكيف لا يكون شكركم
عندي واتي ترجع للموت يا موت طيبا عن الدنيا والقلوب عنها فانها
ليست وليست بالملك ولقد انا لمن اتد لعل فيها خير فانها نعم الدار (عن علي)

ابن شهاب بن العباس

تسج (سورة المائدة من الزبور من سيد السور) اياها الناس لا تعفلوا عن الآخرة
ولا تغرنكم الدنيا والآخرة الدنيا ونصارها بني اسرائيل لو تفكرتم في منقلبكم
ومعاكم وذكرتم القيامة وما اعدت من العاصين قل ضحككم ونزل بكم
ذلكم غفتم عن الموت ونبتتم عهدكم وراؤكم ظهوركم واستخفتم بكم كما كنتم
مسيئين ولا محاسبين كم تقولون ولا تفعلون ولم تعدوا ولا تتخلفون ولم
نعاهدكم فستفنون لو تفكرتم في خشونة الثرى وحشة القبر وعلامة القل
كلامكم وكثر ذكركم وشتاكم الى ان المال كمال الآخرة واما كمال الدنيا فتغترزوا
لا تفعلون في خلق السما والارض وما اعدت فيها من الآيات والندار
وحبب الدنيا سوا السمار لبيح وسيسر في رزقي ولما العصور الرخيم
الموت (سورة نائلة غفر من الزبور) يا بني الطين والماء المهيى وبني العفلة
والغرة لا تلبسوا الا لفات الماخوت عليكم فلور انتم محاربون الذنوب لا تستقدتموه
(بني النشيب) بني آدم ركن الموت اعلموا انكم في الدنيا ولا تكونوا في الآخرة

لسوا وعلما وان من فارضى تحت رعايته وتوفروا بها ومن فارض الشيطان في قرن
 ما كنتم تتنا من الدنيا وتعدون على الحق غرتكم احكامكم فما حسب امرى خلق من العطين
 انما احب عندى هو التفرغ من ادم وما قبله من عذون الله في نار جهنم انتم منى براء وانا
 برى منكم لا حاجة في عبادتكم حتى تسلموا اسلما مطلقا وانا الغيرة احكم سبحانه خالق النور
 (روح ال ربه والدر عينى) سبي ادم لا تتخفوا بحق فاستفت بكم في انذار ان اعظم الامور
 تقطع امساكم واسا وكم اذا نادىتم الصداقات فاعلموا بما لا يقين فانه البسط
 بينى قديسين الله قد فافوا كانت من عوام خذفت بها في معصية المفسد والظالم
 من حلال قلت انزاله قصر رايه الحية وليت الربا رايته الملك انما امرية
 رايته الله فخر سبحان خالق النور (روح ال ربه والدر عينى) انه رايه اودم مسخت
 سبي ارسى فجلت منهم القوة وقتلوا زير لانهم اذا صار مع الغنى بالذمت الزمهم
 واذ اجاب المسكين بالذل منه انتقموا منه وجبت الغنى على كل مستطاع الا فقرا
 بل تقسم الغنى والفقير باجماع واحد انكم تتقون الله في الدنيا ابن المقر من اذا
 تخليتكم كرمه منكم عن الانفاة ٢٠٠ م المؤمنون وكالت السنكم في
 اعراض الناس سبي خالق النور (روح عند النير) (روح عند النير)

محمد بن عبد الله

بحق اقول لكم اعلمكم لتعلموا ولا اعلمكم لتعجبوا انكم منى نالوا ما تريدون
 ان تتركوا ما تشتهون ومن نظر ابا نالون الله بالبصر على ما ترون - اياكم وانظروا
 فانها تزرع في القلوب الشهوة وكفى بها لصاحبا فتنة فطوبى لمن جعل البصر في
 قلبه ولم يجعل البصر في نوا عينيه - لا نظروا في عيوب الناس كالارباب وانظروا في عيوبكم



كهنه عبيد اناس - انما اناس رسل الله مني فاحموا الهنبا واحموا الله على الهنبا
باني اسرائيل اما تتخبرون من الله ان احدكم لا يبيع ابنته بغير ثمن ولا يبيع ابنته
انما الفقيه من احرام - الم تعلموا ان قيل لكم في التوراة صلوا ارحامكم وكافوا ارحامكم وانا قول
لكم صلوا من قطعكم واعطوا من منعكم وحسنوا الى من ساوكم وسلموا على من سبكم واصفوا
من فاحكم واعفوا عن ظلمكم كما انكم تحبون ان تعفوا عن ساوكم فاعفوا والبقوا الله عنكم الذين
انتم انتم في شدة على العاجل والآخرين منكم ومن مطرة نزل على الصالحين والناظرين منكم
فان كنتم قد تحبون الله من احبكم ولا تحبون الله الا من احب اليكم ولا تقفون الله من اعطاكم
فافضلكم اذا على غيركم ~~فما يرفع~~ قد يرفع هذا السحاب الذي من حيث هم فضول ولامهم
اصدم ولكن ان اردتم ان تكونوا احباء الله واصفيا بالله فاحسنوا الى من ساوكم
واعفوا عن ظلمكم وسلموا على من اعرض عنكم سموا قولا وحفظوا وصينوا وارجعوا عنكم
كما تكونوا عبادا رفقاء - بحق اقول لكم ان قلوبكم حيث تكون كنوزكم وكذلك الناس يحبون
الواهم وتترقى اليها انفسهم فضعوا كنوزكم في السحاب حيث لا ياكلها السوس ولا تبا لها
القصص - بحق اقول لكم ان الله لا يقدر على ان ينجيكم من ايديهم ولا ينجيكم من ايديهم
الا فخر وان جسدك لا يخلص حب الله وحب الدنيا - بحق اقول لكم ان شر الناس
الرجل عالم اتردنا به على علمه فاجبها وطلبها وجسد عليها حتى لا يستطيع ان يعمل الناس
حيرة لفعل وماذا يعني الا على نور الشمس وهو لا يبرح الا كذا لا يعني على العالم على اذا
سولم يعمل - ما كنز ثمار الشجر وليس كل ما ينفع ولا يوحل وما انز العلماء وليس كلهم شافع عالم
وما اوسع الدار وليس كلهم لكس وما انز المسجون وليس كلهم لصيق فاحفظوا
من العلماء كمن انزلهم ثياب الصوف مسكوا رؤسهم الى الارض يذرونوا الخطايا ليعرفون

من تحت حواصيم كما رفق الذباب وقولهم يخالف فهم دل بحسن من السورج العنب ولكن الغنفل
العين وكذلك لا يوزن قول العالم الكاذب الذي زوروا ليس كل يقول الصديق -

بحق اقول ان الزرع ينبت في السهل لا ينبت في الصفا وكذلك الحكمة تغز قلب المتواضع
ولا تغز في قلب المتكبر الجبار ام تعلموا من شيخ براس السقف شجرة ومن خفض براس

عنه ينظف ثمرة والله ذلك لمن لم يتر اضع الله ~~تعالى~~ خفضه ومن اضع الله رفوه
انه ليس على كل حال يصلح العمل في الزقاق وكذلك القرب ليس على كل حال تغز الحكمة فيها

ان الزق مالم يتوق او يقبل او يقبل فكيف فوف يكون العمل وعاء وكذلك القلوب
مالم تغز فيها الشهوات في بدنها الطمع وتقيها الشعيم فوف يكون او غيب الحكمة - بحق اقول

ان الحق يقع في البيت الواحد فذو ال ثقل من بيت البيت حتى يحترق بوقت كثره
الله ان استبدك البيت الاول فبهم قواعد فلا تجد فيه النار عمدا وكذلك الظالم الاول

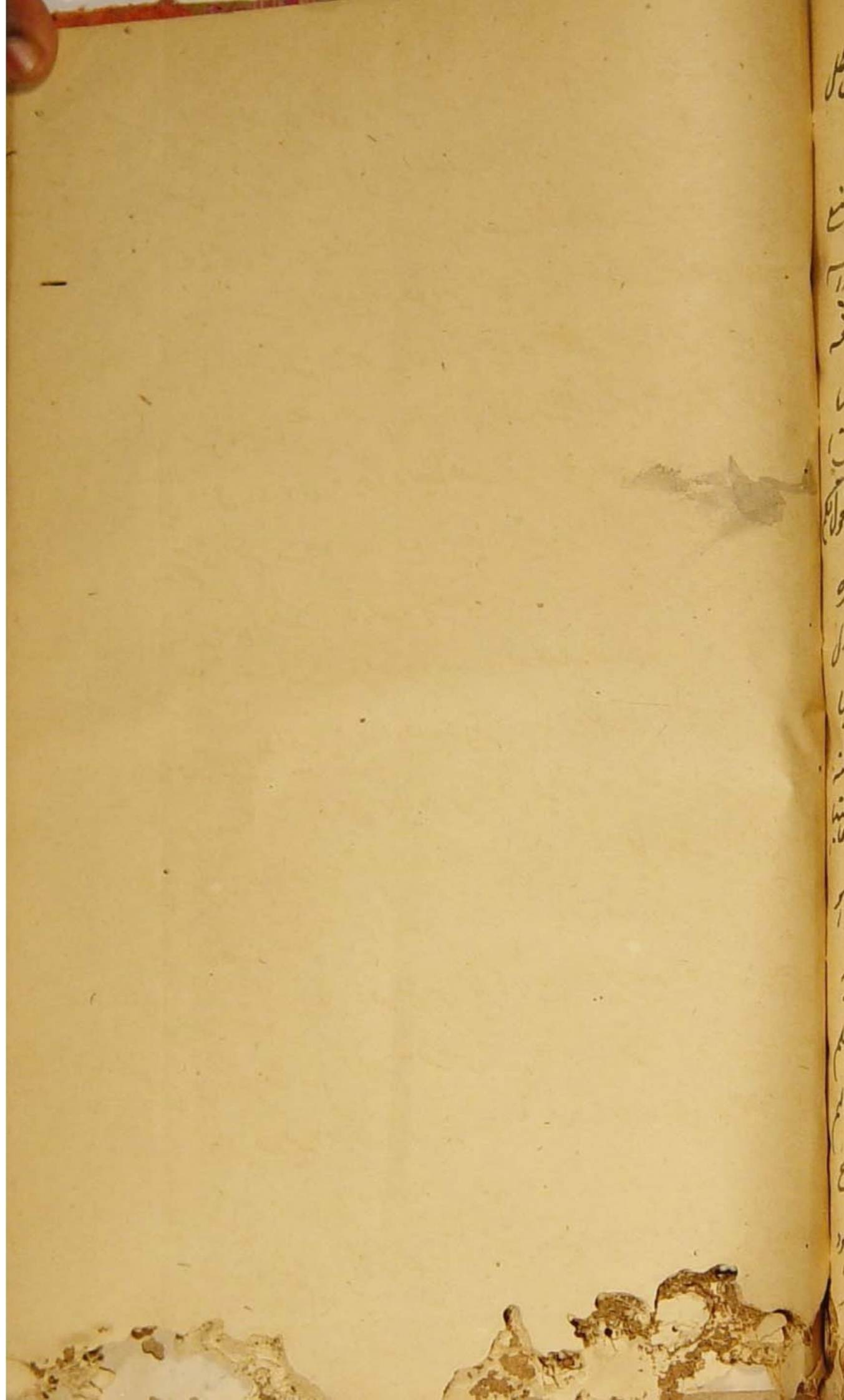
لو اخذ على يديه لم يوجد من بعده لانهم ظالم فبايتون به كما لو لم تجد النار في البيت الاول خشبا
والواحد ظالم مخوف شيئا بحق اقول لكم من نظر الى الحية توم اخاه لتدغمه ولم يحذره حتى قتلته

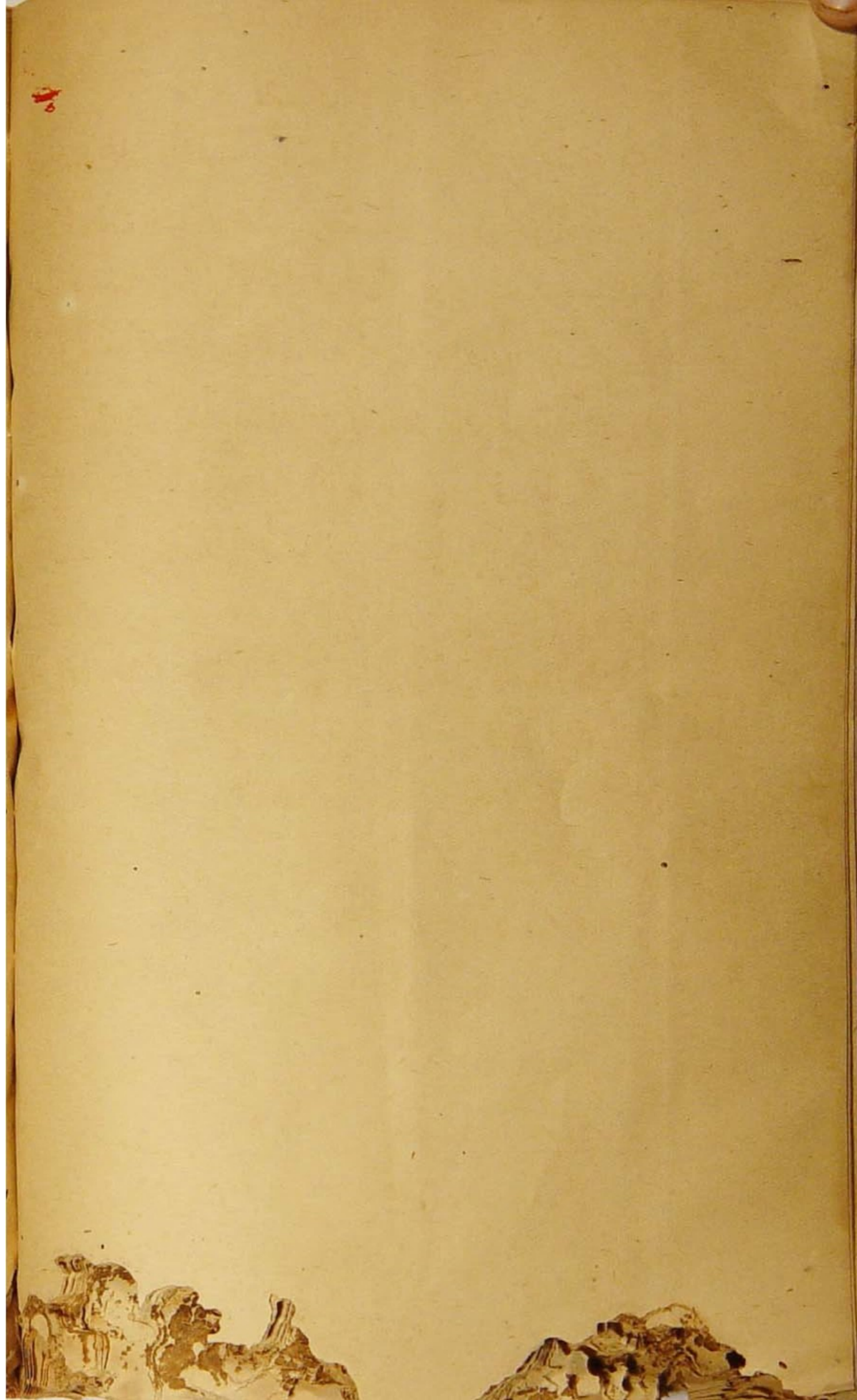
فقد تاب من ان يكون قد شركت في دمه وكذلك من نظر الى اخيه يعمل الخطية ولم يحذره عاقبا
حتى احاطت به فقد تاب من ان يكون قد شركت في اغته ومن قد ران في غير الظالم ثم لم يغيره فهو

كفاحه وكيف ياب الظالم وقد امن من اظهركم ديني ولا يغير عليه ولا يؤخذ على يديه
فمن امن بقصر الظالمون ام كيف لا يغيرون فحسب احدكم ان يقول لا اظلم ومن شاء فليظلم

ويرى الظلم فلا يغيره فلو كان الدرع على ما تقولون لم تعاقبوا مع الظالمين لم تعملوا باعمالهم
حين تنزل بهم العشرة في الدنيا وليكن باعبد السوء كيف تحزن ان يؤسكم الله من قريش

يوم القيامة وانتم تخافون ان تسن في طاعة الله وتطيعونهم في معصية وتنفون لهم بالهدى
الى اخره قال عبد الصمد بن علي وعنه





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله حمداً عظيماً ونشكره على الأمان شكراً باقياً مؤبداً. واشتد عليه ثناء من صنّا
مُسَدِّداً. وألقه نعتاً على شوائب السمعة وأخاليط الرأى مجوداً. ونصّل على نبيه
الذي بعث معه ديناً مثيلاً وشرعاً موطئاً وأرسله إرشاداً وبرهاناً مسدداً.
ومُسَدِّداً. وثبت له من اسمه الحمقى اسماء أفضى بها أحمداً وعهداً ونسباً على
ذرية الطائفة عترته الأماجد الذين لم ينزل بهم السلام مؤبداً ولا سيما
على مركان لغليل الصدر صبراً. ولا خراب الكروب من ثغور القلوب صبراً.
وإزال صدأ الشرك عن مرآة الأذهان إذا وصلت سيفاً مجوداً وثقف رعداً
مجدداً. وبني من التقوى صرحاً مرموقاً. وأقام من الورع عماداً محمداً. وبعد
فقد قال الله عز وجل في كتابه ليس البر أن تولوا وجوهكم قبل
المشرق والمغرب. **منجبه** ابن امرئ بن جبر استر جليلان رتبة المكان
من بئر. كما أطلق في كتابه. **ألقى المال على حيدر** استر نفقاً نفير من راد نفير
منفرد من. **لصونه سبيل** حبه في ضمير ما جمع مال من بئر بئر وضمير من أن
وجوده مال من حبه. **أودع** حاتم أبو ابن نفير من ماله من حبه
أودع خدائين من كسب نفير من أفضل الأعمال أخرجها جوهر نور من أودع
بها كسب نفير من حبه. **أودع** حاتم أبو ابن نفير من ماله من حبه
أودع خدائين من كسب نفير من أفضل الأعمال أخرجها جوهر نور من أودع
بها كسب نفير من حبه. **أودع** حاتم أبو ابن نفير من ماله من حبه
أودع خدائين من كسب نفير من أفضل الأعمال أخرجها جوهر نور من أودع
بها كسب نفير من حبه.

تیسرا حصہ اے اللہ عزوجل نے خدا کی محبت میں دوسرا حصہ لکھا اور اس کے بعد تیسرا حصہ لکھا
پھر چوتھا حصہ لکھا ہے یہ تمام حصے جو کہ اس میں مذکور ہیں وہ سب ایک ہی نام سے منقسم ہیں کہ ان
اس اتفاق کے ساتھ کہ ہر حصہ کے ساتھ ایک ہی اسم لکھا گیا ہے اور اس کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ
لکھو کہ سب سے پہلے اس کے بعد دوسرے کے بعد تیسرے کے بعد چوتھے کے بعد پانچویں کے بعد
چھٹے کے بعد ساتویں کے بعد اسی طرح سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
اس کے بعد چھٹے کے بعد ساتویں کے بعد اسی طرح سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
فارہجہ کر دینا۔ عداوت کے خلاف نہ لڑنا۔ انما تقبل اللہ الذین امنوا اور نظام
جو سب کے ساتھ ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
جو پھر چوتھے کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
اس وجہ سے کہ عداوت کے خلاف نہ لڑنا۔ اور احسن صدق ال
ہے۔ اور مال کے عیب نہ لکھنا۔ اور سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
محبوب کے لئے خدا کی طرف سے عداوت کے خلاف نہ لڑنا۔ اور سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
حال معلوم ہوا وہاں اس کا مطلب بھی معلوم ہوا اور اس کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
اگر اس کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
اور اس کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
وہاں لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
تو بالکل درست ہے کہ حلقہ کے لئے ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد
کھر محمد بن محمد تھا۔ عداوت کے خلاف نہ لڑنا۔ اور سب کے بعد ایک ہی حکم لکھا ہے کہ لکھو کہ سب کے بعد

کہ جس نے لکھا کہ میری دست پر ہے اگر ایک آن صدق ہے تو تیرے لیے افسوس لو کہ ان ہم
 خصاصہ کے اور اتفاق و اتحاد کے حدود پر فائز نہ ہو کہ ان کے طعام و زینا
 جس کے ایک کافر فضیلت معلوم ہوئے۔ اور فائدہ سے بھی ہر صفت سے بہت صفت
 حاصل ہو ورنہ عالم نظام میں نہ تو اس لیے جو معہ ہر اوقاف مداح ہو اور اس لیے کہ ان
 بہت کے اور جو کہ نسبت اور ان کے اور معلوم ہو تو ان کے لیے بہت سے اور جو
 وہاں مل کر فائدہ سے جتنا جائز ہو جو جس سے اور اس کے لیے بہت سے اور جو
 اس مطلب کو ورنہ عالم نہایت کے مفاد سے تو ان کے لیے بہت سے اور جو
 کہیں بہت سے اور جو مفاد سے اور جو بہت سے اور جو بہت سے اور جو بہت سے اور جو

الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیۃ فاعلموا انہم عندہم
 ولا خوف علیہم ولا هم یحزنون ترجمہ ان کے کہ صرف ان کے لیے بہت سے اور جو
 جہاں اور جو نظام سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو
 نہ ہو کہ وہ کلمہ صرف سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو
 والفقوا اما انہم فاما کو من قبل ان بانی احکام الملت فیقول رب لا اخفی
 الی اجل فرید فی صدق واکن من الصالحین " اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو
 مبرا کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو
 کہ دونوں اور صفت کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو
 سے نہ تو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو
 جو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو اس کے لیے بہت سے اور جو

[illegible]

لا تبتلووا صدقاتکم بالفقیر والافعی بہی لطیف کہ اگر انفق کرو تو جان نہ خوار
و اگر سب انفق کرو تو نہ ازبہر بخاؤ۔ اور جان ختم کے دونوں طلب ہو گئے ہیں
نہایت تلخ جان ختمنا۔ یا خدا جان رکھنا۔ کہ نہ اس پر کس کف ہی تھو جو
اچان کرے خدا جان ختم نہ کونہ کرے کہ یہاں گاہ گاہ اس کی شہادت ہو
جو قدرت فرما ہے قتلہ مثل صفوان علیہ تراب فاصابہ و ابل فترکہ صلا
لا یقدر علی ما کسوا غیر از کس شہادت سر تن کو کسی کی حسیب نہ ہو
نہی جب اس پر نہ بڑا رخصت کیا گیا۔ جب مال پر رخصت ہو رہا ہو
سارے رخت رخت صفا صفا اور کھر کھر تنفس قادر نہیں ہوتا کہ وہاں
وہیں کہ اس طرح وہ عمل ہی اس طرح بالحد تقاضا دو ماہ روکی ہوگی اور اس
تہارک کی امید نہیں کی کہ یہی ہے لعل الخیر غریب کی لدا کیا
تسیرے پر وہاں کی آفت دہشت نہ ہوئی ہے۔ جب ہم اس کی آفت کے اندر نہ
نہاں کالذی ینفق مالہ ما یراک الناس نیز ہمارے صدقہ دہاں ہمارے اس طرح
اس طرح سے منہ و جان ختم ہوا اور جس کے بعد علی کو اندہ بھی ہوگی وہ بالذات
میں دراز کا فائدہ کم ہو کر نہ ہو گیا۔ جو تھے ایمان بھی بوجھا جائے جب ہم اس
امت کے آخر میں نہاں و لا یوفین باللہ والیسوع الاقر نیز صدقہ اسے تنفس
صدقہ ہونا چاہیے جو خداوند فیض پر ایمان نہیں رکھتا۔ کہ نہ ایمان نہ اعمال
کے نہ کفر نہ ایمان اور نیز کے تمام اعدا صاف ہوا ہمارے ہیں۔ یا جو ہیں اس طرح

مفوضه در رضا و اما موجب از دنیا و انفقون الا ابتغار و حد الله
حاجه حاجه نظایر در روز رضا و روز عالم که در که مفوضه که بیان کردیم
در غیر این است که این است که

صد لحدیت خبر من است که هر چه در این کتاب
چون شریعت و حد و طیب و کبر و جیست برود عالم را تمام نماید
یا ایها الذین امنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم وما اخذناکم من الارزاق
ولا تمسوها بالخبث ایما با دالو - حرف کو آن یک مال ضعیف می باشد یعنی

[illegible]

ہیں۔ جنہی اتفاقاً ان کے ہونے کی مشورہ دینے کی دیکھی نہ ہوگی اس لیے اس سے
 پیدا ہوتے ہیں۔ کتبہ واضح ہے کہ زراعت کے جو اہل محض وہاں کو زمین میں فروغ دینا
 کے اوپر پیداوار کے فائدے نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ جو وہاں کہہ فرما رہا ہے
 کہ نہ لڑنے میں۔ اور نہ تو جو زراعت کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتا وہاں اس کے
 نہیں اٹھا سکتا۔ اول تو یہ شخص نہ اعلیٰ درجے کا رہا تو وہاں کے ممالک نہ

کوشش زنانه دوا در بر دارد و آن صمغ و گلاب و روغن اسب و طلا و زعفران و ...
در سر کوبیده و فک ملاحظه می نماید - جوهری در ...

بکد زمین عمدتاً شکر کرنا ہے۔ یا پھر بنیہاں کو دانہ کو چھوٹا کر دینا۔ دانہ زمین کے اوپر سے
نور سے روغن اور شکر کا جاپس۔ چھوٹے دانے اور بڑے دانے کو کہہ کر عیش کرنا یا عیش
کرنا یا عیش کرنا یا عیش کرنا۔ سب سے زیادہ دانہ اگاتا ہے اور اسکی
شکرانی تر ہے کہ جو دیر ہند کے نصف کرہ میں۔ اسی طرح جو دیر ہند کے نصف کرہ میں
اوسکی فائدہ اور شکرانی ہے۔ کاشتکار اپنے دانے سے فائدہ اٹھاتا ہے اور پھر
وہ کھیت کو پہلے مال طیب و کھاد شکر کرے۔ کہ جو کہ جیلے کھانا اور دانہ شکر کرے
اسکی طرح مال و عام کی شکرانی ہے جس کے فائدہ ہوگا۔ پھر اگر وہ کھانا اور دانہ شکر کرے
آتش یا برہم دانہ اور نہت بھی خالص کرے جس طرح زرعت کرے وہ دانہ نہت
نہت کے خاک اور جس طرح شکر کرے۔ پھر اسکی نہت بھی شکر کرے
کہ اگر وقت میں یہ شکر کرے تو زیادہ نفع دے گی کہ جو کہ جیلے دانوں کے قطر فضل
کو فضل کرے۔ پھر یہ فضل میں اسکی زرعت کرے فائدہ ہوگا اور اسکی زرعت میں
کم کو سطح شکر کرے جس طرح زرعت میں زیادہ نفع دے گی اور اسکی زرعت میں
کم۔ شکر کرے۔ اس میں شکر کرے اور اعام جو کہ زیادہ نفع دے گی
نہت اور نہت کرے۔ پھر یہ فضل میں اسکی زرعت کرے فائدہ ہوگا اور اسکی زرعت میں
نورہ زرعت میں دانہ شکر کرے۔ کاشتکار اپنے دانے سے فائدہ اٹھاتا ہے اور پھر
سے جس کے فائدہ ہوگا کہ جو کہ شکر کرے۔ پھر یہ فضل میں اسکی زرعت کرے
اس میں نہت کرے۔ اور ان نفع دے گی کہ جو کہ شکر کرے۔ پھر یہ فضل میں
نورہ زرعت میں دانہ شکر کرے۔ کاشتکار اپنے دانے سے فائدہ اٹھاتا ہے اور پھر

[illegible]

منہ بھی سارے نو غور میں اس میں بہت زیادہ جمل آئی ہے۔ ورنہ نسبت اور صرفہ و فائدہ
فرسہ لے لے کر جن میں مقصود صرف اسی ہے۔ اور حالت پروردگار یا بغیر
کمال آسمان پر۔ اور وہ کسی اسکے نمائندہ ہونا چاہیے۔ پس غافل کو غافل قرار دیا
اس میں مدنی اسی طرح انہماک کرے جس طرح ہمارے علم میں مدنی ہے۔
اور ان کے افواج کی تعداد کرنا چاہیے۔ اس میں مدنی کفر اور کفر تمام ہے۔ حوت مدنی
سے مروجہ ہوتی ہے۔ اور اس میں نفقت یا اس میں نفقہ عرضت کی حاجتہ قال و اس میں
لھا اھلا قلت تم یا امیر المومنین کہ جنہا اللہ عنہ خیر انتم تمام علی السراج فاعشاھا و جلس
ثم قال انما اعشیت السراج لئلا یرى ذل حاجتہ و وجھان فقہم فانی سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخواج مانہ من اللہ و صدقہ العباد فمن کتمھا کتبت له عاقبہ و من افشاھا کان
حقا علی من سمعھا ان یعینہ۔ ابوبکر سید الزماں میں ہمارے حنفیہ فائدہ عن مجاہد عن ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہ نہ تو نہ رکھا لا تلھم تجارتہ ولا بیع عن ذکر اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لہ
سلام و ذلک ان یبتغیہ اعطی علیا ثوبا ثلثا و دینار اھتد بہ الیہ قال علی فاخفھا و قلت ان اللہ
لا یصدق اللہ فی ذلک الذناہر صدقہ یقبلہا اللہ من فی صدقہ اللہ بالذخیر مع رسول اللہ
افذت مائۃ دینار و فوجت و اسمیہ فاستقبلتہ امراۃ فاعطیتھا الذناہر فاصبح کما سیر بالہ فقولین
لصدق علی اللہ مائۃ دینار علی امراۃ فاجوزہ فاعتمت عاتدیا فذل صدق اللہ علیہ صلی اللہ علیہ
افذت مائۃ دینار و فوجت و اسمیہ و قلت و ارثہ لصدق اللہ علیہ صلی اللہ علیہ فقلت
صلی اللہ علیہ وسلم علی الذناہر فاصبح کما سیر بالہ فقولین لصدق اللہ علیہ صلی اللہ علیہ
فاغتمت عاتدیا و قلت و اللہ لا یصدق اللہ صدقہ یقبلہا اللہ من فی صدقہ اللہ بالذخیر مع رسول اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انتم فوجت و اسمیہ و مع مائۃ دینار فقلت و اللہ لا یصدق اللہ علیہ صلی اللہ علیہ
قال امیر المومنین لصدق علی الذناہر فاصبح کما سیر بالہ فقولین لصدق اللہ علیہ صلی اللہ علیہ
خبرہ فقار نے ہے ہذا جہیل بقولہ کہ ان اللہ غور و دل فقہ صدقہ فائدہ و نہ کہ عکس الذناہر

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

عن محمد بن يامن نفي بوجوب الوجود وجل جلالك يا من لا يؤمى لا عطاء ولا حمد
وقال جددك يا من لا تأخذ سنة ولا هجو وتسا كرمك من ان ينزف بحره على
كثير السؤل وتواتر الوفود وتقدس جنالك من ان يضرب الكفر والحجو وتزمت
ذلك ان تحيط بها العدد وصفاتك من ان تعثرها حكمة او جهل فلك نيت
تحدث باستحقاق الجود وانت المحمود صل على جيبك الذي بذل اباك غايه الجود
وسعى في ابتغاء مرضاتك حتى قام به للذين عود واخضر به للاسلام عود
وعلى اوصاله المياصب وعزته الطاهرين الذين كانوا صاوك كل مقصص مطرود
وموئل كل كيب كمود المؤمنين من عند الله المعبود والمسدين لدفع كل مثل
والدين كمود صلوة مثاليه طاب ثوابك في رعد قعاقع الرعود وام الملائكة

من السماء واليهاتزل وصعود **وبعد فقد قال احسن الناس**

وامت الصادق في كتابه المبين ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق

والغرب ولكن البر من امن الله (ترجمه است) بيان سابق سے معلوم ہوا کہ امراتہ
و عطا مدوح ہے نیز امور میں جسے مرد و عا عالم نے امر و نہی میں بہت سی صورتوں کے بیان فرمائے
لیکن یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ صرف انباء و کتب میں ان کو دنیا و دین کے لئے مرد و عا عالم

اس معروف کو خود مرد و عا عالم نے امر و نہی میں لایا ہے **للفقراء و احصوا في سبيل الله**

الابطيون ضربا في الارض يحبسهم الجاهل اغنياء من العتقف تعرفتم بياهم لا

الناس الحافا **بمنزل معروف** و معروفہ ہیں جنہوں نے امر و نہی کو استفادہ کرتے ہوئے

و کہ میں نے اس سے بہت سے عبادت یا مرض یا خوف کے روک رکھے ہیں جنہیں طاقت نہیں

ہے کہ وہ اس سے بڑھ کر ہی ان کے لئے عتقف میں لگے اور ان کے سبب سے ان کو

ان کے لئے ہرگز ایسا حال نہ ہو کہ وہ ان کے لئے ہرگز ایسا حال نہ ہو کہ وہ ان کے لئے

[illegible]

[illegible]

فحش و راز و کمال دنیا و دنیا پر اور فحش و راز و کمال دنیا و دنیا پر
جہاں کو کر کے خود پر سوار کر کے لے کر کر کے۔ کس کو کو مار دیا اور
دنا کی کو کر دیا اور فحش و راز و کمال دنیا و دنیا پر
حضرت اس کے مخوفی ہو اور آجکا بہ خون بہ نسبت سے خون کے جو اندر سے کھڑکے
خوار و ناب ہوا۔ اور ظاہر ہر مظلوم رنات و نہا جائے خاک و تر آتے مظلوم و ناگھان
بہر سہم جو باغداد کے رنات و نہا اور فحش و راز و کمال دنیا و دنیا پر
میں یہ بھی روئیں کہ رنات و نہا فحش و راز و کمال دنیا و دنیا پر
کی آفات کینے شریف لہ اور کینے شریف لہ۔ دنیا پر اس کو ایک طرف اور
ما محمد حضرت کا خون و مظلوم رنات و نہا اور فحش و راز و کمال دنیا و دنیا پر
اطلع علی حزنک لعدیہ الحال اتی الحالین برید اور کمال دنیا و دنیا پر
مطلوع ہوا جو سہم کا کمال دنیا و دنیا پر اور کمال دنیا و دنیا پر
کون سا کمال دنیا و دنیا پر اور کمال دنیا و دنیا پر۔ آنے فرما جو سہم کا کمال دنیا و دنیا پر
لنہم کو کر دیا اور کمال دنیا و دنیا پر اور کمال دنیا و دنیا پر
جہاں کو کر دیا اور کمال دنیا و دنیا پر۔ ان دنوں کمال دنیا و دنیا پر
اچھا اور کمال دنیا و دنیا پر اور کمال دنیا و دنیا پر اور کمال دنیا و دنیا پر
وہ دونوں دیدہ و شہر اور کمال دنیا و دنیا پر اور کمال دنیا و دنیا پر
سعدیہ جواب دیا۔ دو درجہ کی فحش و راز و کمال دنیا و دنیا پر
محمد اس کا کو کر دیا اور کمال دنیا و دنیا پر اور کمال دنیا و دنیا پر

[illegible]

[illegible]

اور سب پر گرا۔ چلا بھی ہوا ایسے ہی حکیم کہ برہنہ تھے۔ ان کے ہاتھ مہر مہر تھے جو ہر
حاکم حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
اور میں نے جو خدا پر ایمان رکھتا ہوں میں نے کہا کہ میں نے اس خدا کے اور اس خدا کے حکیم کے حکیم کے
میں نے بھی لکھے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔
اور خدا پر ایمان رکھتا ہوں میں نے کہا کہ میں نے اس خدا کے اور اس خدا کے حکیم کے حکیم کے
ایک ہی ہے۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
اس کے حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
میں نے بھی لکھے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔
اور ایک کر کے فانی ہو کر رہ گیا۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
اور ایک اور شخص۔ فانی ہو کر رہ گیا۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
خود از زمین نہ تار تار ہوا۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
سب تر قیامت کا قیام اس کے ہاتھ میں تھا۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
ہو گیا کہ فانی ہو گیا۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
دھس گئے۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
وہر عجب۔ اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جو حکیم اور کی خدمت میں حاضر ہو کر
میں نے بھی لکھے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔ ان کے ہاتھ میں تھے۔

[illegible]

[illegible]

بسم الرحمن الرحيم

الحمد لله العزيز المحب المفيض للمفيد الفعال لما يشاء واللاتي بمسائر لا ادران
بوجوب محبت و بوجوب عيب احد من خلقه تابع نعم المتعاقبة ومنه انما ثبت
ورفود الغالب و سبابة العلية و عطية الفاضل و سيور الواسع
التي في كل يوم غم و كل آن تزداد و اصل على خاصته من خلقه و صفوة من برته و
المخصوص بنوته و المحبة المحبة المصطفوية سبب سبب و المحبة لاسماع مقالته الذكر
بأنه في حق الله تعالى التمجيد و الملحق اصول التكبير و التوسيل و التمجيد سبب الفاسم
تحم و الحب التي اذلفت لهم محبة غير عيب و بنات لهم من الخيرات بالنسبة
نزيه و لعنة على اعدائهم جميعين على المشابهة و المغفرة لاسم مغفرة بتجليه
واما بعد فقد قال غرض من قال في بنات آية و محكمات كلمة ليس القرآن لولوا
احد من مومنين ان فقرار كمال برضا طر برضا آياتي فيهم او انك لم تدر
انما من سبب جوهر ذلك و انما من سبب في اى مومنين انما من سبب اسمين رنگ كيان
بمبا تيرى في خاک فاسيرى في جانب صبا و في آل محمد صلوات الله و سلامه عليه و آله
ان فقرار المومنين يتقلبون في رياض المحبة قبل اغنائهم باربعين خروفا ثم قال
ساضرب لك مثل ذلك انما مثل ذلك مثل سفيتين قوتها على عاشر فنظر في حد
فلم يوشيا فقال اسر بوجها و نظره الاخرى فاذا هي موقرة فقال احبوها غنة عليه
الصلوات على الله و آله ان الله جعل القرآن امانة عند خلقه فمن ستره عطاء الله مثل الحجوم

الْقَائِمُ وَمَنْ اَنْشَأَ اِلَى مَنْ قَيَّدَ عَلَى قِضَاءِ حَاجَتِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ هَذَا قَتْلُهُ اَمَّا اَنْهَ قَتَلَ
سَيْفِ دَلَارِجٍ وَلَكِنَّهُ قَتَلَ بَاقِيَ مَنْ قَلْبِهِ - به بھی حضرت نے فرمایا ہے

کلاماً انرا داد العبد ایما انرا داضیقاً و معشیتاً نقاباً انرا زبیراً موفراً زلسب
 ایمان کی وجہ محبوب و درگاہ عالم و صبیح اور وہ جانیہ و ان کے اخوت کی بے انتہائی
 متغیر فرائد و خود میرا او کے تہ و کمان بھی مبارک و حلی سبک و اخوت کلمہ
 اور نقات غنوکے لیبید ہو۔ اور ملک و سیاق کے سر جو انرا دینبر ان کا کر خدا کی
 قرب و محبت کے لیبید نام اسو کہ اور اس کی جبر کو سکرتنا متبر و ان کو پورا
 حصہ پاک نیز یہی مفر لیبید ایمان کے فرائد و برکات انرا نام نہیں کر سکتا جو نہ
 وہ جانیہ جو مفر و کلام و زن مصیبت و غفلت کا فوسلہ کہ کسنا مفر کو دینبر
 فانیہ اور رننا و خود لیبید ایمان کے فرائد و محبت و حق میں کو کسنا کرنا کسنا جو کسنا
 فقر کا شکی میں مشدد را اسو کہ اسو کہ غفلت و غفلت و کسنا اسو کہ اسو کہ کسنا زبان
 و کسنا۔ مگر وہ دنیا میں کسنا و غفلت و کسنا اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ
 تمام ہو کہ وہ۔ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ
 و کسنا کہ کسنا و کسنا اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ
 کسنا۔ کسنا و کسنا اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ
 غفلت و کسنا اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ
 غفلت و کسنا اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ اسو کہ

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَلَقَّتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْفُقَرَاءَ الْمَوْتَى شَبَابًا بِالْمَعْتَدِ وَقَالَ

وَعَزَّيْ وَصَلَّى مَا أَفْرَكُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَيْفَ عَلَيَّ وَلَتُرَوْنَ مَا أَصْنَعُ بِكُمْ السَّيِّئِ

فمن زوّجكم في الدنيا معروفاً فخذوا به فادخلوا الجنة قال فيقول رجل

منهم ما يرتب ان هل الدنيا منافوان في دنياهم فليحوا النار ويسبوا الثياب

اللبنة واكلوا الطعام وكنوا اللد وركبوا المشهور من الدواب فاعطى

مثل ما اعطيتهم فيقول تبارك وتعالى وكل عبد منكم مثل ما اعطيت اهل الدنيا منكم

الی ان نقص الدنيا معجون ضففا - نیز مسموع منہا ہر امانت کے افقوں میں

جب یہاں سے صوفیہ کے ملازمین نے اس کو روک دیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے اس کو روکا ہے۔

اذا رأيت الفقر مقبلاً فقل مرحباً بك يا فقير واذا رأيت الغنا مقبلاً فقل ذنبك

مختار عقوبت ممبر دودا عالم لانا جات صراف کیسے فرما رہا ہے دیکھو

الحمد لله الذي رزقنا هذه النعمه وحبنا لغيره العظمى وحبنا لغيره العظمى

و در کمال دوستی و محبت خود را که در این راه می بیند

دوستان و یاران و رفقاء و یارانی که در این راه

در سال اول و دوم کارهای بسیار شد و در سال اول و دوم کارهای بسیار شد

او حقیقت بھی ہے کہ ہم دہلی میں اس کے پسر دوست رام اور سفید اور

وینمن زیاب بنی او سفید او کف زبیر - او سفید ارکلی به احتشانی زیاده

اوستفید اوک از امانت ذمیه من - اوستفید اوک حفظ وضع کوک تلف من

کشف حقیقیه - من اولاد اوکا دشمن میباشم - از روی اوکا دشمن

[illegible]

بقدر اختیار کہ انہی میں سے ایک کو اس کے دوستوں کا اتنا خرچہ اور دوا وغیرہ
 جو اس میں مشورہ کیا گیا۔ اور کچھ دکانوں سے اس طرح اور کچھ بیچنے پر کچھ خرچ کیا گیا
 اور صرف اس حال کے اپنے نفس کو نامہ کیسوں یا مشتمل ان سمجھنے میں بارہ سو روپے میں
 ایک شخص۔ اور فقراء کا اس طرح اور کچھ بیچنے یا بارہ سو روپے نقد ہذا ہر سو
 تیسے میں باقی رہا۔ خیرہ خانہ اس میں سو روپے کے مقررہ اور آٹھ سو روپے
 اللہ عزوجل بقول انی لم اغن الغنی للامۃ منہ بہ علی ولم افقر الفقیر لہو ان
 بہ علی واما بتبلیت بہ الاغنیاء بالفقراء وکولا الفقراء لم یتوجب الا غنایا لہ
 نیز مذکور قال امیر المؤمنین علیہ السلام الفقراء من المؤمنین من العذر علی حد
 الفریض خیر اربعۃ اقسام من علیہم کے فقراء کہی قال اما کان مولد ام
 مومن اللہ فقیر اولد کا فرادہ غنیہا حقے صابر ابراہیم علیہ السلام فقال زنا لا یجوز فتنہ
 لذلین لفرقوا فقیر اللہ فرمولہ امولہ و حاجتہ و فرمولہ اموالہ و حاجتہ ،
 خلاصہ یہ کہ غریب حال کو جو اپنے آپ کو کسی کو غریب قائل کر دے شک نہیں ہے اور
 اگر کسی وقت دشمنی ہو اور دنیا کے وساوس شناسی نہ کرے اصحاب و اہل و عیال کے
 حال نہ نظر کرے نہ کسی کو غریب نہ دیکھے اور یہ سمجھا جائے کہ میں غریب ہوں کچھ کچھ بدترین
 کاموں میں سے ایک ہے کہ غریب کی غریب میں دیکھ کر کہ یہ سمجھا جائے کہ اگر کہ
 دور کا اور کسی کو اس کو اپنے غریب نہ دیکھے اس کو کہ یہ سمجھا جائے کہ یہ غریب
 کہ ایسے لوگوں کے غریب نہ ہوں۔ بلکہ خود اس کے غریب اور کسی کو غریب نہ دیکھے۔

جب ہم احوال امد صفہ معلوم کر آئے غداوند کا ہر شرف لیا اور ان کی کمیت میں
بہت سے اور ان کو لغو فرمایا۔ اور جس نے نہ محبت فرمائی نہ سبک ایک فرمایا اور ہم
موجودات کے ہر ایک کو بال خواہش کیا اگر شایا ہو انہا میں ان میں ایک ہر ایک کو
نقص میں کیا اگر نقص نہ تھا تو ان کا (مالدار) مبدوس بنیوے۔ قبض الملوک تبارہ میں
مکت فخر ہے اور دیکھنے کے ایک ایک ان کے حیرے ان کی شہر کو بھیج دیا جب حضرت
بہ مدد فرمایا تو ان کو سخت ناگوار ہوا اور اس کے زمانہ اخفت ان میں سے ایک نے فرمایا
کہ ہم ڈرے اس کا فقر نہیں بلیٹ جا سکتا۔ قال لا ادریہ کیا نہیں۔ تو نہ بیا خفت ان الصبر
میں غنا کے کہ ہر بات کے ذریعہ غنا میں سے کہہ اس کے ہر صبر جا سکتا۔ قال لا
کا نہیں۔ فرمایا محمد علی صفت جو کہ فرمایا جو امام کا ہر صبر جو نہ کیا۔
فقال یا رسول اللہ لا یخوفنا یزید بل کل فیہ و یقع لکل شئ عین کی اور یہ بولتا
مجھے ایک سلطان مسلمان جو ہر بات اور ہر شے میں غنا میں نہ تھا اور ہر ایک اور
مرا کہ شے مجھے نہ ملتا تھا۔ اچھا میں اپنا نصف مال اسے فقیر و غنا میں نہ تھا
ایک طرف شہر اور نہ ہر بات میں اس کے عطا و نصیب سے ہر اور سے عین کی میں
آج ہر ایک میں میں جاتا۔ تو ان کے ہر ایک کمیت کا احوال ان کے دخلی
مابین ملک میں ذرا ہر ایک جو نہیں نہ ہر ایک اور ہر ایک مال کے ہر ایک میں ہر ایک
کہ خود مرد کا عالم میں ان امد صفہ سے عید محبت کرتا تھا اور ہر ایک اور ہر ایک
تو فوراً اس کے شہر بہ وقتہ کہی نہ۔ خانہ آیت لا تفرح الذین مدعوں رہتے بالعداۃ
والعنتے یریدون وجہہ اسے ہر ایک ہر ایک کو ان کو جو تھا ہر ایک ہر ایک ہر ایک

[illegible]

سائل
 مقصود عقدت بابت خود هر علیه بعد از معرفت منی حاجی - جب از رشت بگل محمدی می آمد
 قال و فرستاد خط خود را در آن روز و فرستاد به فرستاد که از مشعل ان اعرابا جارا
 من علی علیه السلام و قال ما من رسول الا قد صغت فيه كالملة و عجزت عن احادته فقلت له
 اسئل الکریم الناس ما رأيت اكرم من اهل بيت رسول الله فقال الحسن ما يا اخا العرب اسئلا
 عن ثلث مسائل فان اجبت عن واحد اعطيت ثلث المال وان اجبت عن اثنين اعطيت
 ثلثة المال وان اجبت عن الكل اعطيتك الكل قال الاعرابي ما من رسول الا مثل سئل عن
 و انت من اهل بيت العلم والشرف فقال الحسن ما من سمعت حمدي رسول الله يقول المعروف
 بعد المعرفة فقال الاعرابي سل عما بدا لك فان اجبت ولا تعلمت منك ولا قوة الا
 بالله فقال الحسن عليه السلام احي احوال افضل فقال الاعرابي الثقة بالله فقال الحسن عليه
 فما بين الرجل فقال الاعرابي على وجه علم قال فان اخطأ ذلك فقال مال مع معرفة
 فقال الاعرابي فان اخطأ ذلك فقال فمر معه صبر فقال الحسن ما فان اخطأ ذلك
 فقال الاعرابي مضاعفة نزل من السماء فخرقة فانه اهل لذلك فضحك الحسن و مر
 بصرة الله فيها الف دينار و اعطاه خاتمه وفيه فضة فتمت ما سأله فقال الاعرابي اعط
 الذهب في غرابك و اصر في الحاتم في ثقتك فاحذره الاعرابي و قال الله يعلم خبا
 ما في السالك

هذه احوال من رآه من اهل ان نال ملائقة - بر مطلق سائلين که است
 لیکن اگر سوال کن که نعم کی طرف می نوازد که کما علم و ما جاسی - اندمان ذراته انی
 بر دانه رکن استقونی شریه من الما و قد نصت منه من العلاء کویا من از فرزند رسول که
 و مال و ما که طالت می بدو و انکه جرم از طبع فرشته - او و معنی است من
 شدت تشنگی که کتاب را که آنرا بنفیس است نه ماکه در بوزار که سوال کنی
 خوشتر کی - از آب هم مضائقه کردند کوفان خوش نشسته و مت بهمان که بعد
 بودند و بود و می یک و می یک و خاتم محمد آیه بیان از عبد

